نام معتمد	صراحت عہدہ	تاریخ ماموری	نام معتمد	صراحت عہدہ	تاریخ ماموری
۱	۲	۳	۴	۵	۶
مہدی حسن فتح نواز جنگ	ہوم سکرٹری و معتمد عدالت و کوتوالی	سنہ ۱۲۹۸ ف	سر بلند جنگ	معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ	۲۹ مہر سنہ ۱۳۱۳ ف
			مولوی عزیز مرزا بی اے	″	۱۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۶ ف
عماد جنگ	معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ	سنہ ۱۳۰۲ ف	.	.	.

صدر تختہ اخراجات معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف

ابواب معہ تعداد اسامی	رقم	ابواب معہ تعداد اسامی	رقم
۱	۲	۳	۴
معین المہام عدالت و امور عامہ ۱	[illegible]	پرسنل مددگار ۔ ۱	[illegible]
منتظم ۔ ۱	[illegible]	منتظمان ۔ ۲	[illegible]
مترجم ۔ ۱	[illegible]	اٹاچی ۔	[illegible]
چپراسیان ۔ ۵	[illegible]	اہلکاران وغیرہ ۔ ۵۵	[illegible]
مد خرچ گرانی غلہ ۔	[illegible]	چپراسیان وغیرہ ۔ ۳۸	[illegible]
صادر بموجب تقرر ۔	[illegible]	عملہ نگرانی باغ وغیرہ ۔	[illegible]
ابواب مشترکہ ۔	[illegible]	الونس ۔	[illegible]
جملہ میزان معین المہام عدالت و امور عامہ	[illegible]	صادر بموجب تقرر ۔	[illegible]
صیغہ عدالتہائے کوتوالی و امور عامہ		ابواب مشترکہ ۔	[illegible]
معتمد ۔ ۱	[illegible]	جملہ میزان صیغہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ ۔	[illegible]
مددگار اول ۔ ۱	[illegible]		
مددگار دوم ۔ ۱	[illegible]	صدر میزان ۔	[illegible]

عدالت

صل ۲ اِس صیغہ کی موجودہ حالت اور محکمہ جات موجودہ کے بیان کرنے سے پہلے یہ امر ضروری خیال کیا گیا

کہ وہ حالات جو قبل سنہ ۱۲۳۱ف تھے اور وہ اصلاحات جو سنہ ۱۲۴۱ف سے سنہ ۱۲۹۴ف تک وقتاً فوقتاً مختلف طور پر عمل مین آئے ہین بیان کیجاوین لہذا فصل ہذا حسب ذیل تین حصون پر منقسم کی گئی ۔

حصہ اول

حالات عدالتی قبل از سنہ ۱۲۳۱ف خاص عدالتی اختیارات صوبہ کو حاصل تھے صوبہ صاحب دیوانی مقدمات کا فیصلہ کرتے تھے اور کوتوال خاص ناظم فوجداری تھے اضلاع مین عدالتی کام عملدارون کے سپرد تھا اور اُن کو کل مقدمات دیوانی فوجداری متعلق فوجداری مین قاضیون سے مدد ملتی تھی۔ جن مقدمات مین ہندو دو فریق رہتے تھے پنچایت سے فیصلہ ہوا کرتے تھے۔ اس زمانہ مین بلدہ کے خاص عدالتین دار القضا اور محکمۂ کوتوالی اور صدر الصدوری تھی محکمہ آخر الذکر مین مقدمات یومیہ داران و قضارت وغیرہ فیصل ہوتے تھے ۔ یہہ عدالتین فقط زبانی تجاویز صادر کرتی تھین اور اُن کے فیصلون کا مرافعہ جائز نہ تھا مگر اُن کے فیصلے کی نہ تو وقعت ہوتی اور نہ اُن کی تعمیل کرائی جاتی تھی ہر ایک فریق مقدمہ اپنے طرف فیصلہ کروا سکتا تھا۔ اور مجرم اور قرضدار کسی زبردست رئیس کے مکان مین پناہ گزین ہونے سے قانون کے اثر سے محفوظ رہ سکتے تھے۔ علاوہ برین جن مقدمات کا کہ ان عدالتون مین فیصلہ ہونا چاہیے تھا اکثر مدار المہام کے سامنے پیش ہوتے تھے اور وہ بغیر لحاظ کسی قانون وغیرہ کے فیصلہ کر دیا کرتے تھے ۔

اضلاع مین کوئی باقاعدہ عدالتین نہ تھین سوداگر اور تجار عرب اور روہلہ کے جوق کی جوق نوکر رکھتے تھے ۔ اور انہین کے ذریعہ سے قرضدارون سے اپنی رقم وصول کرتے تھے اگر کوئی سوداگر اپنی رقم وصول نکر سکتا تو وہ اُن کے سپاہ کی ایک جوق کو قرضدار کے مکان پر اسوقت تک کے لیے تعنات کر دیتا تھا جب تک قرضہ بیباق نہ کر دیا جائے ۔ یا قرض کی ادائی مین وہ اپنے مکان کا اسباب اسکے حوالہ کر دینے پر راضی نہ ہوتا تھا۔ افغان اور عرب قرضخواہ دوسرون کے بہ نسبت بہت ہی بیرحم تھے ۔ جو قرضدار کہ اپنا قرضہ ادا نکر سکتے ان کے سرون پر پتھر رکھے جاتے اور بعض اوقات اُن کے جسم پر گرم لوہے سے داغ دیئے جاتے تھے ۔ اکثر اشخاص رقم کی ادائی مین یا ایسی دستاویز کی تحریر کے لیئے جس مین قرضخواہ بہت ہی مبالغہ سے رقم قرض کو بڑھا دیتا تھا تا ادائی رقم یا تحریر دستاویز یہہ بیچارے فاقہ کیا کرتے تھے ۔ اگر کبھی عرب کو شبہ ہوتا کہ کوئی قرضدار بھاگ جائیگا قرض سے محفوظ رہنا

چاہتا ہے تو وہ دو یا تین اشخاص اُس پر مقرر کر دیتے تھے تاکہ وہ لوگ رات دن اُس کی حفاظت کرتے رہین اِسطرح اُسکا بھاگنا بالکل غیر ممکن ہو جاتا اور اس نظر بندی کے اخراجات غریب قرضدار ہی کے سر پر پڑتے تھے ۔

جن اشخاص کے نسبت قتل یا ڈکیتی یا رہزنی کا شبہ ہوتا انھین فوراً وہ سپاہی جو خاص اُسی کام کے لیے مقرر تھے گرفتار کر لیتے۔ ان اشخاص کی نسبت کوئی تحقیقات نہ ہوتی اور ایک بڑی رقم جرمانہ کی ادائی پر رہا کر دیئے جاتی تھی ۔ یہہ طریقہ کارروائی سال بسال جاری رہتا تھا۔ جبتک جرمانہ اسیطرح وصول ہوتا رہتا تھا اس امر پر کوئی بھی لحاظ نکرتا کہ جو شخص کہ شبہ پر گرفتار کیا گیا ہے آیا مجرم ہے یا نہین ۔ مجرم جو بعد تحقیقات سپرد جیل ہوتے وہ میعاد قید کی منقضی ہونیکے قبل رہا کر دیئے جاتے یا ایسی میعاد کے بعد جو عہدہ داران اضلاع پسند کرتے ۔ مقدمات دیوانی اور فوجداری کی سزاؤن مین کوئی تفریق نہین کی گئی تھی ۔ ڈکیتی اور ہر قسم کے چوریان عام طور سے روزمرہ ہوا کرتی تھین ۔ لبعض اوقات عملدار لوگ اپنے اضلاع کو ڈکیتی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ڈاکون کے مشہور گروہ کو رقم دیا کرتے ۔ جو فوج ڈکیتی کی انسداد اور ڈاکون کی گرفتاری کے لیے مقرر تھی عملاً بیکار تھی ۔ اکثر مقابلون مین ڈاکو کامیاب ہوتے مگر جن شاذ صورتون مین ڈاکو دھوکہ مین آجاتے اور لوٹ کا مال دیدینے پر مجبور کیے جاتے تو فوج اس لوٹ کے مال کو اپنا تصور کرتی اور اُس کے مالک کو کبھی واپس کرنے کا خیال تک نہ کرتی سپاہیون کی تنخواہ فی سپاہی تین یا چار روپیہ ہوتی تھی اور علاوہ برین دس دس مہینے کی انکی تنخواہ چڑھی رہتی تھی پس ایسی حالت مین اگر وہ لوگ چوری کے مال پر قبضہ نکرتے تو کیا کرتے ۔ مقدمات جن مین کہ رقم متدعویہ ۳۰۰ یا ۴۰۰ سے زیادہ ہوتی شاذ ہی عدالتون مین دایر ہوتے ۔ اور قرضخواہ وصول رقم مین اپنی ہی طرز کارروائی کو پسند کرتے ۔ مقدمات فوجداری تاوقتیکہ سنگین نہ ہوتے بہت کم عدالتون مین رجوع کیے جاتے اور مجرم ایک کثیر رقم جرمانہ ادا کرلنے پر رہا کر دیا جاتا ۔

اصلاحات عدالتی من ابتداے سنہ ۱۲۳۱ ف لغایت سنہ ۱۲۹۴ ف

حصہ دوم

دیوانی بزرگ سنہ ۱۲۳۱ ف مین نواب منیر الملک بہادر وزیر اعظم نے بلدہ مین ایک عدالت موسومہ بہ عدالت بزرگ

قایم کی۔ اس عدالت مین مختلف لوگ حاکم رہے ۱۲۳۶ف مین اس عدالت کے حاکم مولوی شرف الدین نامی تھے ۱۲۴۲ف مین ان کے انتقال کے بعد حکیم غلام حسن خان اس کام پر مقرر ہوئے اُن کے بعد مولوی تفضل حسین مقرر ہوئے۔

عدالت فوجداری

۱۲۴۷ف مین یعنی جبکہ راجہ چندو لال بہادر نے عنان وزارت اپنے ہاتھ مین لی اور ایک عدالت مقدمات فوجداری کے لیے قایم کی گئی اور اس پر مولوی کرامت علی جو شمالی شہر کے رہنے والے اور لایق شخص تھے مقرر ہوئے۔ انہون نے عدالتی کارروائی کے لیے اس ملک مین سب سے اول ایک دستور العمل بنایا۔ اُس زمانہ مین عدالتی محکمون پر جو حاکم تھے اُن کو داروغہ کہتے تھے جو نالشات ان کے پاس پیش ہوتے تھے وہ دیوان کے پاس لیجاتے تھے جو حکم دیوان دیتے تھے اُس سے وہ فریقین کو آگاہ کردیتے تھے

۱۲۵۶ف مین نواب سراج الملک نے اس صیغہ کے طرف خاص توجہ کی۔ بلدہ کے علاوہ اضلاع کے صیغہ جوڈیشیل کا بھی آپ نے انتظام کیا۔ بلدہ کے عدالت دیوانی کے اختیارات بڑہایے اور اضلاع مین [illegible] روپیہ ماہوار کے منصف اور [illegible] ماہوار کے میر عدل یعنی جج ضلع مقرر کیے یہہ لوگ دیوانی اور فوجداری دونون قسم کے مقدمات سماعت کرتے تھے اور اُن کے فیصلے کسی قسم اور کیسی تعداد کے کیون نہ ہوتے تھے۔ عدالت فوجداری کی منظوری کے بغیر نافذ نہین ہوسکتے تھے۔ نواب صاحب نے اُس زمانہ کے موافق قواعد اور ضوابط بھی جاری کیے۔ پہلا قاعدہ جو انہون نے جاری کیا وہ مقدار سود کے بابت تھا۔ اُس قاعدہ سے کوئی عدالت ایک روپیہ سیکڑے سے زیادہ سود دلانے کی مجاز نہ تھی قطع ید کی سزا اُس زمانہ مین موقوف کردی گئی۔ ستی ہونیکی ممانعت بھی اُسی اثنا مین ہوئی۔ اُس زمانہ مین یہہ لوگ عموماً عدالت مین جانا معیوب سمجھتے تھے اور ان کی خواہش یہہ ہوتی تھی کہ اپنی ہر قسم کی شکایت اور درخواست جو دیوان کے پاس لیجائین۔ نواب صاحب نے بلحاظ اس امر کے ایک سررشتہ اپنے مکان پر عرائض کا قایم کیا۔ اس سررشتہ کے قایم ہونے سے ہزارہا عرائض دیوانی فوجداری کے گذرنے لگے اولاً اُس پر فخر الدین خان مقرر ہوئے۔ اُن کے بعد مولوی عبدالعلی اُس کے ناظم قرار پائے۔ ان کے زمانہ مین اس سررشتہ کی صورت ایک

عدالت چینی خانہ یا عدالت دیوانی

عدالت کی ہوگئی۔ اُس محکمہ کا نام چینی خانہ تھا جو بعد عدالت دیوانی خورد سے موسوم ہوا۔ اُس زمانہ مین

عدالتون کے اختیارات بہت ہی محدود تھے اُن کا اختیار صرف اُنہین لوگون پر تھا جو کسی امیر یا جمعدار کے ملازم ہوتے اور اُن سے تعلق نہ رکھتے تھے کیونکہ یہہ لوگ خود اپنے اور اپنے متعلقین کے معاملات جج تھے اور اپنی ڈیوڑی پر بذریعہ اپنے کارپردازون کے نزاعات کا تصفیہ کرا دیتے تھے ۔

اُس زمانہ مین کسی قسم کی جوڈیشیل آمدنی نہ تھی سنہ ۱۲۶۴ف مین عدالتون کا خرچ عہ۱۱ للعہ اور مفصلات کے عدالتون کا خرچ عہ سعہ سالانہ تھا۔ باوجود ایسے اخراجات کے عہدہ داران عدالت کی ہدایت اور ان کو اپنے فرض منصبی کی تعمیل مین پابند کرانے کے لیے نہ کوئی قواعد اور قوانین جاری تھے اور نہ مقدمات دیوانی اور فوجداری مین کسی قسم کی تفریق تھی۔ دیوان درحقیقت خود جج تھے اور ہر قسم کے فیصلہ جات مقدمات دیوانی اور فوجداری بذریعہ دفتر عرائض مندرجہ بالا اُن کے سامنے پیش ہوتے تھے ۔

سنہ ۱۲۶۴ف مین نواب مختار الملک مرحوم مدار المہام ہوئے۔ گو اُس وقت حاسدونکی کثرت خزانہ کی ابتری اور دوسری دقتین ایسی تھین کہ اگر کوئی دوسرا شخص ہوتا تو وہ انتظام کے میدان مین قدم رکھنے کی جرأت نہ کرتا مگر آپ نے اپنی مدبری اور عالی ہمتی سے موجودہ ظلمت اور بدانتظامی کو رفع فرمایا۔ اور باین خیال کہ جوڈیشیل اور عاملانہ حکومت کا اختیار ایک ہی شخص کو حاصل رہنا خلاف مصلحت ہی۔ اور عامہ خلائق کی بہبودی کے لیے متعدد محکمہ جات کا مقرر ہونا زیادہ مناسب ہی اس لیے آپ نے عدالتون کو آزادانہ اقتدارات دیکر اپنی آپ کو عدالتی اختیارات سے بالکل علٰحدہ کر لیا۔

عدالت بادشاہی

عوام الناس کے ضروریات کے رفع کرنے کی غرض سے نواب موصوف نے ایک نئی عدالت قایم کی اور بنظر اسکے کہ عام لوگون کے نظر مین اُسکی وقعت ہو اُسکا نام عدالت بادشاہی رکھا گیا۔ اور حکم جاری کیا گیا کہ کُل دعوے اور استغاثے اُسی عدالت مین پیش ہوا کرین ۔ اس عدالت بادشاہی پر مولوی احمد علیخان مقرر کیے گیے اور اُن کو کل اقتدارات دیوانی اور فوجداری عطا ہوئے صرف قتل و حبس دوام کے مقدمات مین مدار المہام کی منظوری کی ضرورت ہوتی تھی۔ اُسوقت حیدرآباد مین عوام الناس کا یہہ خیال تھا کہ احکام عدالت کچھہ واجب التعمیل نہین ہین عدالت کا کام صرف یہہ ہے کہ نزاع کو فیصلہ کر دیے اُس فیصلہ کا ماننا یا نہ ماننا فریقین کے اختیار مین ہی۔ اِس خیال کے رفع کرنیکے لیے مدار المہام نے ایک عام حکم اِس

مضمون کا مشتہر کیا کہ عدالتون کے احکام کی فوراً تعمیل کرنی چاہیے اور یہہ بھی اعلان کر دیا گیا کہ عدالت
بادشاہی کے احکام کی ہمیشہ تعمیل کرائی جائیگی۔ ۱۔ بردہ فروشی کی ممانعت مین ایک قانون جاری ہوا
جس مین بتایا گیا کہ بردہ فروشی شرعاً بھی ناجائز ہے۔ ۲۔ اسی سال ڈکیتی و رہزنی کے استیصال کی نسبت
بھی نوابصاحب نے خاص توجہ فرمائی۔ ۳۔ آپ نے اس اصول کی غلطی کو بھی دریافت کرلیا کہ پولس کے
عہدہ دار کو مجسٹریٹ کے اختیارات دیے جائین کیونکہ کوتوال بلدہ کے اختیارات بہت وسیع حاصل تھے
اور علاوہ عہدہ دار پولیس ہونیکے اُنکو مجسٹریٹی کے بھی اختیارات حاصل تھے پس آپ نے کوتوال کے اختیارات کو
محدود کیا سیکڑون اشخاص جو حوالات مین پڑے ہوئے تھے جن کی تحقیقات کوتوال کی فرصت پر منحصر تھی وہ
چھوڑ دیئے گئے یا عدالتون کے سپرد کیے گئے جیسا کہ نتیجہ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ اور یہہ بھی حکم دیا گیا کہ بحیثیت
عہدہ دار پولیس کوتوال مجاز نہین ہین کہ بلا منظوری عدالت کسی قیدی کو چار یوم سے زیادہ حوالات مین رکھین۔

عدالت ابرہمنی
سنہ ۱۲۷۰ف مین اور ایک عدالت قایم ہوئی جس پر ایک ہندو جج مقرر ہوا اس نئی عدالت پر مسلمانون کی
مذہبی تعصب نے بہت کچھہ جوش مارا تھوڑے ہی دنون کے لبعد یہہ عدالت خود بخود معدوم ہوگئی سنہ ۱۲۷۲ف مین حکام
عدالت کے اقتدارات محدود اور معین کر دیئے گئے کیونکہ مناسب قواعد کے نہونے سے بہت ہی بدانتظامی پہیلی
ہوئی تھی بعض مجرم جن کا کسی خاص حکام کے روبرو حاضر ہونا ضروری تھا۔ عہدہ داران حوالات اُن کو دوسرے
حکام کے پاس لیجاتے تھے جس سے عہدہ دارون مین بہت ہی ناراضگی پیدا ہوتی تھی۔ اسی زمانہ مین دیوانی
اور فوجداری کے اقتدارات مین بھی فرق کیا گیا اور یہہ امر قرار پایا کہ مقدمات مفصلہ ذیل عدالتہائے
ذیل مین دایر و فیصل ہونگے۔

دار القضا — مقدمات نکاح و طلاق و حضانت و تقسیم ترکہ اہل اسلام و مقدمات خون۔

محکمہ گوبند راؤ — مقدمات تنازعت وطن داری گوسائیان و نزاع جوشیان وغیرہ۔

عدالت بہمنی خانہ — علاوہ عدالت دار القضا و عدالت گوبند راؤ و دیگر ہر قسم کے مقدمات دیوانی تا یک ہزار روپیہ

عدالت دیوانی بزرگ — مقدمات زاید از یک ہزار و جملہ مقدمات سرکار عظمت مدار۔

کوتوالی — جملہ مقدمات زد و کوب و ضرب خفیف۔

عدالت بادشاہی

جملہ مقدمات فوجداری بلدہ باستثنار مقدمات اندرون حد سماعت کوتوالی دار القضاء۔

دار القضاء اور محکمہ اجرار

اسی زمانہ مین جناب مولوی آل حسن مقرر ہوئے اور دار القضاء پر میر ذو الفقار علیخان۔ نواب صاحب نے یہہ بھی خیال فرمایا کہ فیصلہ جات عدالت کی اگر تعمیل نہو تو عدالتون کا قایم کرنا بالکل بیکار ہی۔ لہذا خاص اس کام کے لیے ایک محکمہ تقرر کیا گیا جسکا نام محکمہ اجرار رکھا۔

اسی سال مین کاغذ مہور کے لیے ایک نامکمل دستور العمل بھی جاری کیا گیا۔

معتمدی عدالت

معتمدی عدالت سنہ ۱۲۷۲ف مین نواب صاحب مرحوم نے صیغہ عدالت کی مزید نگرانی کو ضروری تسلیم کر کے خاص کر اس صیغہ کے واسطے ایک معتمد کے تقرر کا ارادہ کیا اور مولوی موید الدینخان جو دلی مین سب ججی کے عہدہ پر ممتاز تھے اُن کو شمالی ہندوستان سے طلب فرما کر اس عہدہ پر اُن کا تقرر فرمایا۔ یہہ نہایت محنتی وجفاکش شخص تھے انہون نے اپنے زمانہ معتمدی مین بہت کچھہ کام کیا بلکہ اصلاحون کی ابتدا انھین نے کی۔ سنہ ۱۲۷۵ف مطابق ۱۸۶۴ع مین تمام ملک اضلاع مین تقسیم کیا گیا اور ہر ضلع مین حاکمان ضلع مقرر ہوئے ان کو اختیارات دیوانی وفوجداری عطا کیے گئے اور اسی سال مین اختیارات عدالتی حدود رزیڈنسی مین صاحب رزیڈنٹ کو دیے گئے۔ اور بعض مقدمات کے نسبت یہہ قرار دیا گیا کہ تحقیقات ایک عدالت مشترکہ کے روبرو ہو جس مین ایک عہدہ دار سرکار عظمت مدار اور ایک عہدہ دار سرکار عالی کا رہتا تھا۔ اس سال حیدر آباد کے عدالتون کا خرچ [illegible] اور مفصلات کا [illegible] جملہ [illegible] سالانہ تھا۔

صدر المہام عدالت

سنہ ۱۲۷۹ف مطابق ۱۸۶۹ع مین نواب صاحب مرحوم نے صیغہ عدالت کی کارروائی عمدہ طور سے چلانے کی غرض سے ۱۲۸۶ رجب نواب بشیر الدولہ بہادر کو صدر المہام عدالت مقرر کیا۔ اور انکی معتمدی پر مولوی مودودی صاحب ۱۰ رجب کو مقرر ہوئے۔ اور اضلاع مین تعلقداران اول دوم وسیوم کے پاس عملہ صیغہ عدالت وصیغہ مال کے عملہ سے جدا کر دیا۔ اسی زمانہ مین مولوی نصر اللہ خان ڈپٹی کلکٹر (ممالک مغربی شمالی) بلائے گئے اور ناظم فوجداری بلدہ مقرر ہوئے۔ یہہ ایک نامور شخص حیدر آباد مین گذرے ہین سنہ ۱۲۸۲ف مطابق ۱۸۷۲ع مین نواب صاحب مرحوم نے بہت ہی ضروری اصلاح کی اور اپیل فیصلہ جات حکام ضلع وبلدہ کے سماعت کیلئے مجلس مرافعہ قایم کی

مجلس مرافعہ

صدر محکمہ جات بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد قایم ہوئی جس مین ایک میر مجلس اور چار اراکین مقرر ہوئے

یہہ لوگ مولوی اور مفتی تھے۔ یہہ فوجداری اور دیوانی دونون قسم کے مقدمات صیغۂ مرافعہ مین سماعت کرتے تھے لیکن ہر طرح سے اپنے کامون مین صدر المہام عدالت کے ماتحت تھے۔

اس مجلس سے مختلف اقسام کے احکام جاری ہوتے تھے مجلس کے کسی مقدمہ مین فیصلہ صادر کرنے پر صدر المہام عدالت یا مدار المہام حکم دیتے تھے کہ اس پر مکرر غور کیا جائے اگر مجلس اپنے پیشتر کے فیصلہ پر قایم رہتی تو اسوقت تک غور کے حکم آتے رہتے تھے جبتک مجلس دوسرا فیصلہ نہ کرتی۔

سنہ ۱۲۸۴ف مین مدار المہام نے یہہ حکم جاری کیا کہ تجویز کا زبان فارسی مین لکھنا لازمی نہین ہی۔ حکام کو جس زبان مین آسانی ہو اُس زبان مین فیصلہ لکھین۔

سنہ ۱۲۸۵ف مین اقتدارات عدالت بلدہ مین کچھہ ترمیم ہوئی اور مدار المہام نے مجلس مرافعہ کے کام مین اپنی اقتدارات کو اور بھی کم کیا اور حکم دیا کہ اُس کے کل فیصلہ جات قطعی قرار دیے جائین لیکن اس حکم پر کبھی پوری طور سے عمل درآمد نہین ہوا اور نیز مجلس کی بناوا قفی قواعد اور بہت سے دیگر اسباب سے ممکن نہ تھا کہ اُن کے فیصلہ جات عامہ خلایق کی نظر مین عزت سے دیکھے جاتے اور فریقین کو اُن کی صحت پر اطمینان ہوتا۔ اسوجہ سے مدار المہام کو ہمیشہ مجلس مرافعہ کے فیصلہ جات مین مداخلت کرنیکا موقع ملتا رہتا۔ اس عرصہ مین حسب ذیل اصلاحین اور ترمیمات ہوئے۔

۱۔ موقوفی عدالت بادشاہی۔ ۲۔ تحریر اظہارات و ترتیب مثل کے قواعد مرتب ہوئے (۳) عدالت بادشاہی موقوف ہوئی۔ ۴۔ عدالت دیوانی کے اقتدارات مین توسیع کی گئی۔ ۵۔ محکمہ اجرا موقوف ہو کر حکم ہوا کہ ہر فیصلہ کا اجرا اُنھین محکمہ سے ہوا کرے جہان کا فیصلہ ہو۔ ۶۔ ایک روپیہ سیکڑہ سود کی قید جو سراج الملک نے لگائی تھی وہ موقوف کیگئی۔ ۷۔ خفیف مقدمات مین زراعت پیشہ لوگون کے تحصیل تک جانے سے کار زراعت مین ہرج واقع ہوتا تھا اسوجہ سے پولیس پٹیل کو جزوی اختیارات دیئے گئے اور کار عدالتی کی نسبت مختلف قوانین اور گشتیات جاری ہوئین محکمۂ دار القضا کو سماعت مقدمات شفعہ کا اختیار دیا گیا۔ عدالت فوجداری کل مقدمات فوجداری کے کرنیکی اور محکمہ پولیس کے مرافعہ سُننے کی مجاز ہوئی۔ اس انتظام مین عدالت دیوانی کا نام عدالت بزرگ رکھا گیا۔ دیوانی بزرگ مین ایک شاستری مقرر ہوا اور مقدمات متعلقہ اہل ہنود کی نگرانی اُسکے سپرد ہوئی۔

انھین ایام مین یعنی غرهٔ اردی بہشت ۱۲۸۷ف کو مجلس مرافعه صدر محکمه جات کا نام مجلس
عالیه عدالت ممالک محروسهٔ سرکار نظام الملک آصفجاه قرار پایا - اور اقتدارات حسب سابق
قایم رہے ۱۲۸۸ف مین کوتوال سے اختیارات مجسٹریٹی بالکل جدا کرلیے گئے اور ناظم فوجداری بلده کو تین
سال کی قید اور صما روپیه جرمانه کا اقتدار دیا گیا اس سے زاید سزا کے مقدمات کی نسبت حکم ہوا که
مجلس عالیه عدالت کے صیغهٔ ابتدائی مین سُنے جائین -

محکمهٔ دار القضاء سے اختیارات فوجداری لیے گئے عدالت دیوانی خرد کے اقتدارات بڑھائے گئے
اور مجلس عالیه عدالت کے لیے جدید قواعد بنے -

۱۲۸۵ف مین سرکار کی توجه اسطرف مبذول ہوئی که قواعد اور قوانین صیغهٔ عدالت کی کارروائی کے لیے
مدون کیے جائین چنانچه اس کام کے لیے اولاً ملک اوده سے منشی فدا حسین خان جو اوده مین وکیل تھے بلوائے
گئے اور پھر اُن کا تقرر عہدہ میر مجلسی عدالت العالیه پر بھی ہوا - انھون نے قلیل عرصه مین عمده کارروائی کی
مولوی مشتاق حسین (نواب انتصار جنگ بہادر) معتمد صدر المہام مقرر ہوئے ان کے زمانه مین صیغهٔ عدالت کی
اصلاح اور ریفارم کی تاریخ کی ایک نئی بنیاد پڑی آپ نے اپنی بے انتہا محنت اور فطرتی لیاقت سے
ملک مین بہت سی ضروری اصلاحین کین اور عدالتون کی طرز کارروائی بالکل بدل گئی اور آزادی
حاصل ہوئی جو اسوقت تک نه تھی آنکی ہی سفارش پر مدار المہام نے مقدمات کی نسبت اپنی مداخلت کو روکا
اور حکام عدالت کی تنخواہون مین اضافه کیا اسکے قبل یہه بے ضابطگی که بعض حکام جن کی تنخواه سو کے اندر
تھی بہت ہی بھاری اقتدارات دیوانی و فوجداری رکھتے تھے انھون نے عدالتہائے تحت کی نگرانی کے
لیے ایک کامل انتظام جاری کیا -

اسی عرصه مین مسٹر ٹرنیور بیرسٹر دو ہزار روپیه ماہانه پر مامور ہوئے منشی فدا حسین خان کے انتقال کے
بعد قواعد و ضوابط کی ترتیب ان کے سپرد ہوئی مگر چونکه یہه صاحب حالات و زبان و رسم و رواج
و طرز معاشرت و حالات ملک سے ناواقف تھے اسوجه سے وه اپنی خاص قابلیت کو پوری طور سے
صرف نکر سکے - انھون نے اپنے تمام ملازمت مین صرف ایک مسوده قانون حد سماعت کا بنایا جس کو

مدار المہام نے اس بنا پر کہ وہ ملک کی حالت کے مناسب نہ تھا نامنظور کیا۔

۲۵۔ ربیع الثانی ۱۲۹۴ھ کو حسب الحکم مدار المہام عدالت دیوانی بلدہ سے ایک حصہ بیرون شہر جدا کر لیا گیا اور اُس میں مسٹر ٹریور جج مقرر کیے گئے۔ مسٹر ٹریور نے اس کام سے بدین عذر استعفا دیا کہ اُنکی تنخواہ اُن کے کام کے لحاظ سے کم ہے۔

ان کے بعد مسٹر عمود بیرسٹر ایٹ لا اس عہدہ پر بشاہرہ دو ہزار روپیہ مامور کیے گئے اُنھوں نے قریب ایک سال اس کام کو انجام اور بعد ازان اس خدمت سے اس لیے استعفا دیدیا کہ وہ ممالک مغربی و شمالی میں مستقل طور ہائیکورٹ کے جج مقرر ہو گئے تھے۔

مرقوقی عدالت دیوانی و فوجداری بزرگ

اسی اثنا میں عدالت دیوانی بزرگ اور عدالت فوجداری بزرگ شکست کی گئیں اور مجلس عالیہ عدالت میں شریک کر دی گئیں اور دو جج صیغہ ابتدائی دیوانی و فوجداری کے کام کے لیے علی الترتیب مقرر ہوئے ایک واسطے سماعت مقدمات صیغہ ابتدائی۔ اور دوسرا واسطے صیغہ ابتدائی فوجداری ۱۲۸۸ف میں کل عدالت اور محکمہ کے اخراجات باستثنا اخراجات محکمہ صدر المہام عدالت ۔۔۔ تھے ۱۲۹۰ف تک یہی حالت قایم رہی ۱۲۹۰ف میں نواب صاحب مرحوم نے صیغہ عدالت کی رفارم کی طرف مولوی مشتاق حسین کی معتمدی کے زمانہ میں خاص توجہ مبذول فرمائی اور حسب ذیل امور تجویز فرمائے ۔ ۱۹۔ رمضان ۱۳۰۱ھ میں نواب بشیر الدولہ بہادر عہدہ صدر المہامی سے دست بردار ہوئے تو اسوقت صدر المہام عدالت کا محکمہ بالکل تخفیف کر دیا گیا۔ اور کل اختیارات مجلس عالیہ کو دیئے گئے اور حکام مال سے صیغہ عدالت کا کام بالکل نکال لیا گیا اور جج اور سب جج اسمات اور اضلاع و تعلقات میں مقرر کیے گئے۔ مگر قبل اسکے کہ اسکا پورا انتظام ہو اُنھوں نے انتقال فرمایا۔ اسکے بعد جو ایک سال گذرا نہایت بے انتظامی اور بے امنی کا تھا جسکا اثر ان تمام انتظاموں پر بھی پڑا جو نواب صاحب مرحوم اپنے وقت میں تمام کر چکے تھے ۱۲۹۳ف میں حضرت بندگانعالی نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور سالار جنگ ثانی دیوان ہوے۔ اُنھوں نے شروع سے اسطرف خاص توجہ مبذول کی کہ انکے والد کے غیر مکمل انتظامات کی تکمیل کریں ۔ اُسوقت مجلس عالیہ عدالت میں حافظ عبد الکریم ۔ مولوی محمد صدیق ۔ سید ولی احمد ۔ سید حسن رضا ۔ سید بدر الدین ۔ حافظ عبد اللہ ۔ مولوی علی رضا خان ۔ مولوی فخر الحسن

مولوی محمد حسن خان وغیرہ عہدہ دار کام کرتے تھے۔

۲۷۔ امرداد ۱۲۹۳ف کو مولوی محمد صدیق خان بہادر معتمد عدالت ہوئے اور اُن کی جگہ مولوی محمد حسن خان کو دی گئی۔ اور مولوی بدر الدین و حافظ عبد اللہ۔ اور سید حسن رضا محکمہ انعام مین منتقل کیے گئے اور مولوی ولی احمد کو پنشن دی گئی۔ سید اقبال علی جو اودہ کے ایک لائق منصف تھے طلب کیے گئے۔ اور مجلس مین رکن اوّل مقرر ہوے۔ میر افضل حسین جو عرصہ سے نواب بشیر الدولہ بہادر کے ملازم تھے اُنکا بھی تقرر ہوا اور اب تعداد ارا کین کی چھہ رہ گئی۔

۹۔ اسفندار ۱۲۹۴ف مین مجلس عالیہ عدالت کو کامل اقتدارات عطا ہوئے بعد انتقال حافظ عبد الکریم میر مجلس مولوی مہدی حسن میر مجلس مقرر ہوئے۔

اخراجات صیغہ عدالت اُسوقت ۹ لاکھ سالانہ تھے۔ ۲۹۔ اسفندار ۱۲۹۴ف کو سید اقبال علی بسبب اپنی خاص قابلیت کے انتظام جدید سمت غربی کے لیے مقرر ہوئے۔ اور وہ اپنی کوششون مین عمدہ طور پر کامیاب ہوئے۔ پھر مجلس نے اجرائی قوانین و ضوابط پر توجہ کی اور چند قانون جاری کیے جن کا ذکر اجرائی قوانین کے بابؔ مین درج ہے۔ قانونی امتحانی (وکالت اور جوڈیشیل) مقرر ہوا اور عہدہ دارونکی تنخواہ مین اضافہ ہوا۔ اسطور پر سرکار عالی نے جو توجہ عدالتون کی اصلاح اور انصاف و آزادی کو ترقی دینے کی غرض سے مبذول کی ہے۔ اُس کے نتائج قابل اطمینان ظاہر ہوتے جاتے ہین۔ چنانچہ اس لحاظ سے اب عدالتون کے موجودہ اقتدارات اور محکمہ جات ہین جن کا ذکر باب سوم مین درج ہی۔

حصہ سوم

اسکے بعد جو انتظامات اور تغیر تبدل اور اصلاحات اور تقررات عہدہ داران صیغۂ عدالت ہوتے گئے اُس کا ذکر مسلسل ذیل مین درج کیا جاتا ہی۔

تقرر عہدہ داران عدالت

۱۔ ۹۔ شہریور ۱۲۹۲ف کو مشیر قانونی کا تقرر ہوا۔

۲۔ ۲۹۔ خورداد ۱۲۹۴ف کو نواب فخر الملک بہادر معین المہام عدالت ہوئے۔

ؔ۔ بعض وجوہات سے اجرائی قوانین کا باب شریک نہین ہوا

۳- ۲۹، بہمن ۱۲۹۵ف کو نواب فخر الملک بہادر نے بہ سبب ناسازی مزاج ۶ ماہ کی رخصت حاصل فرمائی اور نواب بہرام جنگ منصرم معین المہام عدالت ہوئے۔

۴- ۲۷، اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو حسب فرمان اعلیحضرت فتح نواز جنگ منصرم میر مجلس مستقل میر مجلس ہوئے۔

۵- ۱۲- دے ۱۲۹۹ف کو عماد جنگ میر مجلس مجلس عالیہ عدالت مقرر ہوئے۔

۶- ۲۴، فروردی ۱۲۹۹ف کو پردہ نشین عورتوں کے اظہارات کے لیے فاطمہ صغرا بیگم کا تقرر بماہوار ۱۵ ایک سال کے لیے ہوا۔

۷- ۱۱، خورداد ۱۲۹۹ف کو کرنل کیمبل کا تقرر نظامت بیرون بلدہ پر بماہوار ال ۱۵ ہوا

۸- ۶، شہریور ۱۳۰۰ف کو مولوی شریف الحسن مرحوم کی جگہہ مولوی لیسین خان مرحوم کا تقرر بمشاہرہ الطــہ ہوا

۹- مولوی نظام الدین حسن خان نے رکنیت مجلس عالیہ عدالت کا جائزہ ۲۸، تیر ۱۳۰۱ف کو حاصل کیا۔

۱۰- ۱۳ بہمن ۱۳۰۲ف کو حسب منظوری اعلیحضرت میر افضل حسین مرحوم کا تقرر منصرمانہ میر مجلس عالیہ عدالت پر ہوا۔ اور انکی جگہہ مولوی محی الدین خان صاحب کا تقرر ہوا۔

۱۱ حسب فرمان اعلیحضرت مورخہ ۲۰، فروردی ۱۳۰۴ف حافظ احمد رضا خان مرحوم ناظم عدالت صوبہ بیدر اور مولوی محی الدینخان صاحب ناظم عدالت صوبہ اورنگ آباد مقرر ہوئے۔

مولوی احمد رضا خان مرحوم کی جگہہ ۸، اردی بہشت ۱۳۰۴ف کو نواب سر بلند جنگ بہادر اور مولوی محی الدین خان کی جگہہ ۲۲، شہریور ۱۳۰۴ف کو جائزہ بخشی رگھوناتھ پرشاد نے حاصل کیا بوجہہ تقرر بخشی رگھوناتھ پرشاد شاستری کی جگہہ تخفیف کیگئی۔ مفتی محمد سعید خان کی جگہہ مفتی لطف اللہ صاحب کا تقرر ہوا۔ اور آپ کی علالت کی وجہ سے مولوی نور الضیاء الدین صاحب مقرر ہوئے۔

۱۲- مولوی خدا بخش خان ۱۵، اردی بہشت ۱۳۰۴ف کو میر مجلس عالیہ عدالت کا جائزہ حاصل کیا اور مولوی میر افضل حسین صاحب رکنیت پر واپس ہوئے۔

۱۳ مسٹر کیمبل ناظم عدالت بیرون بلدہ ۲۹، اسفندار ۱۳۰۵ف کو خدمت سے سبکدوش ہوگئے۔

۱۴- ۱۹، خورداد ۱۳۰۷ف کو خدا بخش خان واپس ہوئے اور مولوی افضل حسین منصرم میر مجلس مقرر ہوئے

۱۵- مولوی نظام الدین احمد صاحب ۱۵ آذر ۱۳۱۱ف کو عہدہ انڈر سکریٹری مجلس وضع آئین و قوانین پر مقرر ہوئے۔

۱۶- ۴ دے ۱۳۱۲ف م ۲۷ شعبان ۱۳۲۰ھ کو مولوی نظام الدین حسن نے حضور نواز جنگ بہادر کو جائزہ دیا۔

۱۷- ۳۱ شہریور ۱۳۱۴ف نواب سربلند جنگ بہادر کی جگہ میر قمر الدین مرحوم وکیل کا تقرر رکنیت مجلس عالیہ عدالت پر ہوا۔

۱۸- ۵ مہر ۱۳۱۴ف حسب فرمان اعلیحضرت ۴ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مولوی میر افضل حسین صاحب مرحوم متصل مقرر ہوئے

احکامات انتظامی

۱- ۱۲۶۱ف کو ستی کی ممانعت ہو چکی تھی مگر پوری تعمیل نہیں ہوئی تھی اس لیے ۱۸ شوال ۱۲۹۳ھ کو اسکی تجدید کی گئی۔

۲- ۳۱ خورداد ۱۲۸۶ف کو عدالت بیرون بلدہ کا دفتر قایم ہوا ۱۵ اردی بہشت ۱۳۰۵ف کو برخاست ہوا اور بیرون بلدہ کے مقدمات معمولی عدالتوں میں رجوع ہونیکا حکم ہوا۔

۳- ۱۰ اسفندار ۱۲۹۳ف کو حکم جاری ہوا کہ جملہ دفاتر ہائے عدالت میں بزبان اردو مراسلت کی جاوے۔

۴- حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف میں عدالتہائے صوبہ اورنگ آباد کے تعلقات کے لیے منصفوں اور ضلع کے لیے صدر منصفوں اور صوبہ کے لیے (دبیر عدل) ناظم عدالتہائے صوبہ کا تقرر ہوا۔

۵- ۱۲۹۶ف میں ذریعہ گشتی فوجداری نشان ۸ حکم جاری ہوا کہ رشوت دینا دلانا جرم ہے اور دینے اور دلانے والے کو سزا دی جائیگی۔

۶- ۴ آبان ۱۲۹۶ف کو مجلس عالیہ عدالت سے حکم جاری ہوا کہ ہر سہ درجہ کے وکلائے عدالت بیرون بلدہ میں مجاز پیروی ہیں۔

۷- ۲۳ آذر ۱۲۹۷ف کو بذریعہ گشتی نشان ۴ حکم جاری ہوا کہ کسی وکیل کو عدالتہائے سرکار عالی میں بزبان انگریزی گفتگو کرنے کا حق نہیں ہے۔

۸- ۲۸ آبان ۱۲۹۸ف کو محکمہ قضایائے عرب بلحاظ انتقال مولوی محمود ناظم تخفیف ہوا۔ اور حکم ہوا کہ عرب کے مقدمات محکمہ نظم جمعیت میں اور مجلس عالیہ عدالت میں رجوع اور فیصل ہوا کریں۔

۹- ۱۳- آذر ۱۳۱۱ف کو عدالت دیوانی خرد کا نام عدالت دیوانی بلدہ رکھا گیا لفظ خرد خارج ہوا۔

۱۰- ۴- اسفندار ۱۳۳۲ف کو اُس قطعہ زمین کے متعلق جو علاقہ سرکار عالی مین واقع ہے جہان سے بارسی روڈ ٹراموے جاتی ہے جسکا طول چند میل ہے تمام اختیارات عدالتی گورنمنٹ آف انڈیا کو دیے گئے۔

۱۱- حسب جریدۂ غیر معمولی موزخہ ۲۹- اسفندار ۱۳۳۲ف مجلس عدالت العالیہ کے عہدہ دارون کی تنخواہ حسب ذیل مقرر ہوئی اور حکم ہوا کہ ہر سال ایک رکن ۲ ماہ دورہ کیا کرے۔

(۱) میر مجلس العہ حسب سابق - ۲- چارون ارکان فی الصلعہ - ۳- مفتی العہ - ۴- عثمانی الصلعہ جدید تقرر - ۵- معتمد مجلس العہ پہلے ؁ تھی - ۶- مددگاران فی ماہ صہ -

۱۲- ۸- تیر ۱۳۰۷ف کو حسب فرمان اعلیحضرت بوجہ اخراج سکندر نواز جنگ محکمۂ عدالت صوبہ بیدر تخفیف ہوا اور اُسکا کام مجلس عالیہ عدالت مین ضم ہوا۔

۱۳- ذریعۂ رزولیوشن نمبر ۱۳/۲ ۱۳۱۴ف مجریہ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ صاحب عالیشان بہادر کو حسب فرمان اعلیحضرت (کل مواضع وغیرہ جو صاحب عالیشان بہادر کے تحت مین ہین) کامل اختیارات فوجداری تفویض کیے گئے۔

۱۴- حسب فرمان اعلیحضرت مشرفہ ۱۷- ربیع الاول ۱۳۲۴ھ (جریدہ ۱۶ تیر ۱۳۱۵ف جلد ۳ صفحہ ۶۴) ہر علاقۂ پایگاہ جاگیرات کی کل عدالتین مجلس عالیہ عدالت کے ماتحت و نگرانی مین کی گئین اور حکم دیا گیا کہ مجلس عالیہ عدالت براہ راست عدالتہائے مذکور کی نگرانی کرنیکے عیوض اُن علاقون مین جو اعلیٰ درجہ کی عدالت ہو اُس ذریعہ سے دیگر عدالتہائے ماتحت پر نگرانی رکھے - ان عدالتہائے جاگیری کے موجودہ اقتدارات وغیرہ بحال رکھے گئے اختیارات مین کمی و بیشی کی ضرورت ہو تو مجلس عالیہ عدالت کی رائے کے ساتھہ حکم مناسب کے لیے پیش ہونیکا حکم ہوا کوئی علاقہ پایگاہ و جاگیر مستثنیٰ نہ رہنے کا حکم دیا گیا۔

۱۵- اشتہار محکمۂ معتمد عدالت و کوتوالی موزخہ ۳۱ تیر ۱۳۱۵ف مجریہ (جریدہ ۱۳ امرداد ۱۳۱۵ف) کے ذریعہ سے حکم دیا گیا کہ جسطرح سرکار عالی کے اضلاع کی عدالتین مجلس عالیہ عدالت کے ماتحت ہین اُسیطرح سے ہر علاقہ جات پایگاہ اور جاگیرات کی عدالتین مجلس موصوفہ کے ماتحت ہین۔

۵ الملک سرکار عالی مین اکثر امرا و جاگیردار حاضری عدالت سے بوجہ اعزاز معاف تھے ۵۔ رجب ۱۳۱۸ھ
کو حسب فرمان اعلیحضرت حضوری عدالت کی معافی سلب کی گئی (جریدہ ۱۵۔ رمضان ۱۳۱۸ھ جلد ۳۲
نمبر ۱۹) لیکن مرشد زادگان حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہین جن کی فہرست ذیل مین درج ہے۔

فہرست مرشد زادگان جو عصبات سے ہین اور حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہین۔

(جریدۂ جلد ۳۹ مطبوعہ ۲۹۔ فروردی ۱۳۱۷ف / ۱۳۲۶ھ نمبر ۲۴ صفحہ ۳۰۲)

متعلقہ میر بشیر الدین علی خان المخاطب صمصام الملک مغفور ۵۱

علاقہ حسام یار جنگ بہادر

۱۔ سر قلندر علیخان صاحب المخاطب حسام یار جنگ بہادر خلف صمصام الملک مغفور
۲۔ میر دوست علی صاحب فرزند میر بہادر علیخان موصوف
۳۔ میر عشرت علی صاحب فرزند ایضاً۔

علاقہ بابر جنگ مرحوم۔

۴۔ میر وزیر علی صاحب المخاطب آصف یاور الملک بہادر فرزند مرحوم۔
۵۔ میر سکندر علی صاحب فرزند ایضاً۔
۶۔ میر بہادر علی صاحب فرزند آصف یاور الملک بہادر
۷۔ میر چراغ علی صاحب فرزند ایضاً۔
۸۔ میر فیروز علیصاحب فرزند ایضاً۔
۹۔ میر محمود علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب۔
۱۰۔ میر احمد صاحب فرزند ایضاً۔

علاقہ اعتماد جنگ مرحوم

۱۱۔ میر محمود علی صاحب فرزند اعتماد جنگ مرحوم
۱۲۔ میر نظام علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب
۱۳۔ میر مظفر علی صاحب فرزند میر جوہر علیصاحب مرحوم
۱۴۔ میر راحت علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۵۔ میر واصف علی صاحب فرزند میر مظفر علیصاحب مرحوم
۱۶۔ میر مبارک علی صاحب فرزند میر داور علیصاحب
۱۷۔ میر وزیر علی صاحب فرزند میر مبارک علیصاحب
۱۸۔ میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً
۱۹۔ میر ولایت علی صاحب فرزند اعتماد جنگ مرحوم ۵۲

علاقہ معز جنگ مرحوم

۲۰۔ میر رزاق علیصاحب فرزند میر یوسف علیصاحب مرحوم
۲۱۔ میر حبیب علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۲۔ میر انتخاب علی صاحب فرزند میر یوسف علی صاحب مرحوم
۲۳۔ میر ادریس علیصاحب فرزند ایضاً

۵۱ خلف حضرت سکندر جاہ مغفرت منزل علیہ الرحمۃ
۵۲ صحت ابنیت کی کارروائی جاری ہے۔

۲۴- میر یعقوب علی صاحب فرزند میر حشمت علی صاحب

۲۵- میر خورشید علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب
نبیرہ میر بہادر علی صاحب مرحوم۔
علاقہ سہام جنگ مرحوم

۲۶- میر زاور علی صاحب فرزند مرحوم موصوف۔

۲۷- میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً۔

۲۸- میر تلاوت علی صاحب فرزند ایضاً

۲۹- میر اقبال علی صاحب فرزند میر ور علی صاحب۔

۳۰- میر کفایت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۳۱- میر دلیر الدین علی صاحب فرزند میر دلاور علی صاحب

۳۲- میر حسن الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۳۳- میر فیروز علی صاحب فرزند میر تلاوت علی صاحب
علاقہ غیرت جنگ مرحوم

۳۴- میر نامدار علی صاحب فرزند مرحوم موصوف
علاقہ میر شمس الدین علی صاحب

۳۵- میر مقام الدین صاحب فرزند مرحوم موصوف

۳۶- میر دیانت الدین علی صاحب فرزند ایضاً

۳۷- میر صادق الدین علی صاحب فرزند ایضاً
علاقہ میر راحت علی صاحب مرحوم

۳۸- میر خورشید علی صاحب فرزند مرحوم۔

۳۹- میر جہانگیر علی صاحب فرزند مرحوم۔

۴۰- میر ذوالفقار علی صاحب فرزند
میر خورشید علی صاحب۔

۴۱- میر غلام علی صاحب فرزند میر جہانگیر علی صاحب
علاقہ میر دلاور علی صاحب مرحوم

۴۲- میر افتخار علی صاحب فرزند مرحوم۔

۴۳- میر فرحت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۴۴- میر ریاضت علی صاحب فرزند افتخار علی صاحب

۴۵- میر راحت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۴۶- میر فرخندہ علی صاحب فرزند ایضاً۔

۴۷- میر تہنیت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۴۸- میر انتصار علی صاحب فرزند ایضاً۔

۴۹- میر نجابت علی صاحب فرزند میر فرحت علی صاحب
علاقہ میر حسام الدین علی صاحب مرحوم۔

۵۰- میر احمد علی صاحب فرزند مرحوم۔

۵۱- میر نصرت علی صاحب عرف میر حسام الدین علی صاحب
فرزند میر احمد علی صاحب۔
علاقہ میر سعادت علی صاحب فرزند میر
مکرم علی صاحب۔

۵۲- میر منور علی صاحب فرزند میر سعادت علی صاحب

۵۳- میر کاظم علی صاحب فرزند ایضاً۔

۵۴- میر وارث علی صاحب فرزند میر سعادت علی صاحب

علاقہ آفتاب جنگ مرحوم عنہٗ

۵۵ - میر معظم علیصاحب فرزند مرحوم -

علاقہ چراغ علی صاحب مرحوم عنہٗ -

۵۶ - میر مہر علی صاحب فرزند مرحوم -

علاقہ میر سبحان علی صاحب مرحوم عنہٗ

۵۷ - میر جلال علی صاحب فرزند مرحوم -

تعلقہ میر فیاض علیخان المخاطب

۵۸ - ذوالفقار الملک مرحوم - [۵۱]

۵۸ - میر مظفر علی صاحب فرزند میر مظہر علیصاحب مرحوم

۵۹ - میر سعادت علی صاحب فرزند ایضاً -

تعلقہ میر فتح علیخان مظفر الدولہ مرحوم [۵۲]

۶۰ - میر بہادر علیصاحب فرزند مرحوم موصوف

۶۱ - میر محمد علی صاحب فرزند میر احمد علی صاحب مرحوم

تعلقہ میر افضل علیخان سیف الملک مرحوم -

۶۲ - میر ریحان علیصاحب المخاطب سیف الملک بہادر

فرزند شرف الدولہ مرحوم -

۶۳ - میر وزیر علیصاحب فرزند میر اسد علیصاحب مرحوم

۶۴ - میر ناصر علی صاحب فرزند ایضاً -

تعلقہ میر منور علی خان منور الدولہ مرحوم [۵۳]

۶۵ - شجاعت جنگ بہادر فرزند مرحوم موصوف

۶۶ - میر جہاندار علی صاحب فرزند شجاعت جنگ مرحوم

۶۷ - میر معین علیصاحب فرزند میر جہاندار علیصاحب

۶۸ - میر کاظم علیصاحب فرزند میر فریدون علیصاحب

۶۹ - میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً -

۷۰ - میر فرخندہ علی صاحب فرزند ایضاً -

۷۱ - میر سلطان علی صاحب فرزند میر نامدار علیصاحب

۷۲ - میر نظام علی صاحب فرزند منتظم جنگ مرحوم -

۷۳ - میر فخر الدین علی صاحب فرزند ایضاً -

۷۴ - میر معز الدین علی صاحب فرزند میر سلطان علیصاحب

۷۵ - میر نصرت علی صاحب فرزند دل دلیر جنگ مرحوم

۷۶ - میر منور علی صاحب فرزند میر نصرت علیصاحب

۷۷ - میر اکبر علیصاحب فرزند ایضاً -

تعلقہ میر گوہر علیخان مبارز الدولہ مغفور - [۵۴]

۷۸ - میر سکندر علی صاحب فرزند میر عابد علیصاحب مرحوم

۷۹ - میر محمد علی صاحب فرزند میر عابد علی صاحب مرحوم

۸۰ - میر محمود علی صاحب فرزند ایضاً -

۸۱ - میر خرم علی صاحب فرزند ایضاً -

۸۲ - میر سرفراز علی صاحب فرزند ایضاً -

۸۳ - میر آصف علی صاحب فرزند میر سکندر علیصاحب

۸۴ - میر اشرف علیصاحب فرزند میر محمود علیصاحب -

[۵۱] خلف حضرت سکندر جاہ منفرت منزل علیہ الرحمہ [۵۲] ایضاً [۵۳] ایضاً [۵۴] ایضاً -

۸۵۔ میر احمد علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب۔

۸۶۔ میر حسین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۸۷۔ میر اظہر علی صاحب فرزند میر سرفراز علی صاحب۔

۸۸۔ میر اعجاز علی صاحب فرزند میر سرفراز علی صاحب۔

۸۹۔ میر غفار علی صاحب فرزند میر فتح علی صاحب مرحوم۔

۹۰۔ میر واحد علی صاحب فرزند ایضاً۔

۹۱۔ میر پرورش علی صاحب فرزند میر غفار علی صاحب۔

۹۲۔ میر بہادر علی صاحب فرزند میر پرورش علی صاحب

۹۳۔ میر محمود علی صاحب المخاطب احتشام جنگ بہادر
فرزند شمس الدین علی صاحب مرحوم۔

۹۴۔ میر گوہر علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب۔
تعلقہ ہمایون جاہ مرحوم[۱]

۹۵۔ میر منور علی صاحب فرزند میر اکبر علی صاحب۔

۹۶۔ میر افتخار علی صاحب فرزند میر منور علی صاحب۔

۹۷۔ میر محبوب علی صاحب فرزند میر اکبر علی صاحب۔

۹۸۔ میر گوہر علی صاحب فرزند میر شبیر علی صاحب مرحوم۔

۹۹ میر مظفر علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۰۔ میر فتح علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۱ میر فرخندہ علی صاحب فرزند میر گوہر علی صاحب

۱۰۲ میر حسین علی صاحب فرزند میر نامدار علی صاحب

۱۰۳۔ میر مکرم علی صاحب فرزند وزیر الدین علی صاحب

۱۰۴۔ میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۵۔ میر اعظم علی صاحب فرزند میر دلاور علی صاحب۔

۱۰۶۔ میر محبوب علی صاحب عرف میر محب علی صاحب
فرزند میر اعظم علی صاحب۔

۱۰۷۔ میر وزیر علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۸۔ میر شہامت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۰۹۔ میر یوسف علی صاحب فرزند میر اعظم علی صاحب

۱۱۰۔ میر محمد علی صاحب فرزند میر شہامت علی صاحب۔

۱۱۱۔ میر محمد خرم علی صاحب فرزند میر ہدایت علی صاحب

۱۱۲۔ میر محمد حسین صاحب فرزند میر محمد خرم علی صاحب

۱۱۳۔ میر محمد معین الدین علی صاحب فرزند میر محمود الدین علی صاحب
مرحوم۔

۱۱۴۔ میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۱۵۔ میر محمد الفت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۱۶۔ میر منیر الدین علی صاحب فرزند میر محمد
معین الدین علی صاحب۔

۱۱۷۔ میر معز الدین علی صاحب فرزند میر محمد
دلاور علی صاحب۔

۱۱۸۔ میر مراد علی صاحب فرزند میر محمد دلاور علی صاحب

[۱] ۔ خلف حضرت آصف جاہ مغفرت آب علیہ الرحمہ۔

۱۱۹- میر محمد قادر علی صاحب فرزند میر دلاور علی صاحب
۱۲۰- میر محمد مشیر علی صاحب فرزند میر کاظم علی صاحب۔
۱۲۱- میر جہاندار علی صاحب فرزند میر جہانگیر علی صاحب۔
۱۲۲- میر تہور علی صاحب فرزند میر جیون علی صاحب۔
۱۲۳- میر محمد علی صاحب فرزند تہور علی صاحب۔
۱۲۴- میر محمد حسام الدین علی صاحب فرزند میر
شمس الدین علی صاحب۔
۱۲۵- میر محمد علیم الدین علی صاحب فرزند میر
شمس الدین علی صاحب۔
۱۲۶- میر محمد اکرام الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۲۷- میر محمد عظیم الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۲۸- میر نظام الدین علی صاحب فرزند
میر حسام الدین علی صاحب۔
۱۲۹- میر علیم الدین علی صاحب فرزند محمد کریم الدین علی صاحب
مرحوم۔
۱۳۰- میر وزیر الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۳۱- میر شمس الدین علی صاحب فرزند
محمد کریم الدین علی صاحب مرحوم۔
۱۳۲- میر محمد امداد علی صاحب فرزند
میر احمد الدین علی صاحب۔
۱۳۳- میر بہادر علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۳۴- میر کریم الدین علی صاحب فرزند
میر پرورش علی صاحب۔
۱۳۵- میر فتح علی صاحب فرزند میر مراد علی صاحب مرحوم۔
۱۳۶- میر قاسم علی صاحب فرزند میر فتح علی صاحب۔
۱۳۷- میر رحیم الدین علی صاحب فرزند
میر ناصر علی صاحب۔
۱۳۸- میر کرامت علی صاحب فرزند
میر رحیم الدین علی صاحب
۱۳۹- میر دلاور علی صاحب فرزند ایضاً
۱۴۰- میر آصف علی صاحب فرزند میر اعظم علی صاحب
۱۴۱- میر محمد فخر الدین علی صاحب فرزند
میر عظیم الدین علی صاحب علاقہ معلی جاہ۔
۱۴۲- میر نوازش علی صاحب فرزند میر غضنفر علی صاحب
۱۴۳- میر فیاض علی صاحب فرزند میر فضل علی صاحب
۱۴۴- میر امداد علی صاحب فرزند فیاض علی صاحب۔
۱۴۵- میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۴۶- میر کرامت علی صاحب فرزند میر فیروز علی صاحب
۱۴۷- میر سبحان علی صاحب فرزند میر کرامت علی صاحب
۱۴۸- میر احمد علی صاحب فرزند میر فیروز علی صاحب۔
۱۴۹- میر فرخندہ علی صاحب فرزند میر احمد علی صاحب
۱۵۰- میر سرفراز علی صاحب فرزند میر فیروز علی صاحب۔

۱۵۱۔ میر سکندر علی صاحب فرزند میر خورشید علیخان مرحوم

۱۵۲۔ میر تلاوت علی صاحب فرزند
میر خورشید علی خان مرحوم۔

۱۵۳۔ میر ہاشم علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب

۱۵۴۔ میر ہدایت علی صاحب فرزند
میر سکندر علی صاحب۔

۱۵۵۔ میر معین الدین علی صاحب فرزند
میر تلاوت علی صاحب۔

۱۵۶۔ میر کامل علی صاحب فرزند
میر نوازش علی صاحب۔

۱۵۷۔ میر فیض الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۵۸۔ خواجہ بہاء الدین علی صاحب
المخاطب نظام الدولہ بہادر۔

۱۵۹۔ میر تہور علی صاحب فرزند میر نور الدین علیصاحب

۱۶۰۔ میر محبوب علی صاحب فرزند میر تہور علیصاحب

۱۶۱۔ میر یسین علیصاحب فرزند ایضاً۔

۱۶۲۔ میر محی الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۶۳۔ میر اسد علی صاحب نبیرہ میر شمشیر علی صاحب
تعلقہ بسالت جنگ مرحوم

۱۶۴۔ میر رکن الدین علی صاحب فرزند میر غضنفر علیصاحب

۱۶۵۔ میر یوسف الدین علی صاحب فرزند
میر رکن الدین علی صاحب۔

۱۶۶۔ میر معین الدین علی صاحب فرزند
میر رکن الدین علی صاحب۔

۱۶۷۔ میر یسین علی صاحب فرزند یاور علی صاحب

۱۶۸۔ میر دلاور علی صاحب فرزند میر یسین علیصاحب

۱۶۹۔ میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۷۰۔ میر منور علی صاحب فرزند میر بہادر علی صاحب

۱۷۱۔ میر محبوب علی صاحب فرزند میر منور علیصاحب

۱۷۲۔ میر دوست علی صاحب فرزند
میر گوہر علیصاحب۔

۱۷۳ میر کامیاب علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۷۴۔ میر فرخ علی صاحب فرزند ایضاً۔

۱۷۵۔ میر تبارک علی صاحب فرزند
میر لیاقت علی صاحب۔

۱۷۶۔ میر محمد علی صاحب فرزند میر مظفر علیصاحب۔

۱۷۷۔ میر سرفراز علیصاحب فرزند میر فرخ علیصاحب

۱۷۸۔ میر غیاث الدین صاحب فرزند ایضاً۔

۱۷۹ میر شرف الدین علی صاحب فرزند
میر وزارت علیصاحب۔

۵۱ ۔ خلف حضرت آصف جاہ مغفرت مآب علیہ الرحمۃ۔

۱۸۰- میر فضل علی صاحب فرزند میر قادر علی صاحب
۱۸۱- میر کریم الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

تعلقہ صلابت جنگ مرحوم [۱]

۱۸۲- میر نثار علی صاحب فرزند میر احمد الدین علی صاحب
۱۸۳- میر سکندر علی صاحب فرزند
میر احمد الدین علی صاحب۔
۱۸۴- میر محمد معین الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۸۵- میر جہانگیر علی صاحب فرزند میر احمد الدین علی صاحب
۱۸۶- میر سلطان علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۸۷- میر فخر الدین علی صاحب فرزند
میر نثار علی صاحب۔
۱۸۸- میر قادر علی صاحب فرزند میر جہانگیر علی صاحب
۱۸۹- میر اکرام الدین علی صاحب فرزند ایضاً
۱۹۰- میر اعظم علی صاحب فرزند میر مراد علی صاحب۔
۱۹۱- میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۹۲- میر قاسم علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۹۳- میر راحت علی صاحب فرزند
میر مظہر علی صاحب مرحوم۔
۱۹۴- میر گوہر علی صاحب فرزند میر مظہر علی صاحب مرحوم
۱۹۵- میر مظہر علی صاحب فرزند میر گوہر علی صاحب
۱۹۶- میر بشارت علی صاحب فرزند میر گوہر علی صاحب
۱۹۷- میر محبوب علی صاحب فرزند میر تراب علی صاحب

علاقہ رفیع الدین علی صاحب

۱۹۸- میر مومن علی صاحب فرزند ایضاً۔
۱۹۹- میر شرف الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۰۰- میر عابد علی صاحب فرزند میر محی الدین علی صاحب
۲۰۱- میر بشیر علی صاحب فرزند میر محمد الدین علی صاحب
۲۰۲- میر شمس الدین علی صاحب فرزند
میر نامدار علی صاحب۔
۲۰۳- میر قمر الدین علی صاحب فرزند ایضاً
۲۰۴- میر محبوب علی صاحب فرزند میر فضل علی صاحب
۲۰۵- میر قادر علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۰۶- میر فضل علی صاحب فرزند ایضاً۔

تعلقہ فیروز جنگ مرحوم [۲]

۲۰۷- میر اعظم علی صاحب فرزند میر شہاب الدین علی خان صاحب مرحوم
۲۰۸- میر احمد علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۰۹- میر اکبر علی صاحب فرزند میر شہاب الدین علی خان صاحب مرحوم
۲۱۰- میر منور علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۱۱- میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً۔
۲۱۲- میر احمد الدین علی صاحب فرزند میر ظہور الدین علی صاحب

[۱] خلف حضرت آصف جاہ مغفرت مآب علیہ الرحمۃ [۲] ایضاً۔

۲۱۳- میر کاظم علیصاحب فرزند میر اعظم علی صاحب۔
تعلقہ فرید ونجاہ مرحوم عن ۱

۲۱۴- میر اکرام علی صاحب فرزند میر محبوب علی صاحب
تعلقہ ظہیر جنگ فرزند انتظام علی خان جمشید جاہ ۲

۲۱۵- میر دلاور علی صاحب فرزند ظہیر جنگ۔

۲۱۶- میر سردار علی صاحب فرزند میر دلاور علیصاحب

۲۱۷- میر یوسف علی صاحب فرزند میر سردار علیصاحب
علاقہ سپہدار جنگ فرزند انتظام علیخان جمشید جاہ عن ۳

۲۱۸- میر روشن علی صاحب فرزند میر منور علیصاحب مرحوم
تعلقہ اکبر جاہ ۴

۲۱۹- میر سعادت علیصاحب فرزند میر داراب علیصاحب مرحوم

۲۲۰ میر ممتاز علی صاحب فرزند میر داراب علیصاحب مرحوم

۲۲۱- میر داراب علیصاحب فرزند میر سعادت علیصاحب

۲۲۲ میر سبحان علی صاحب فرزند ایضاً۔
تعلقہ جہاندار جاہ ۵

۲۲۳- میر لیاقت علیصاحب فرزند میر رستم علیصاحب۔

۲۲۴ میر بہادر علی صاحب فرزند
میر نوازش علی صاحب۔

۲۲۵- میر قادر علی صاحب نبیرہ نوازش علیصاحب۔

۲۲۶ میر کشور علی صاحب فرزند میر یاور علیصاحب۔

۲۲۷- میر ولایت علی صاحب فرزند
میر ظفر علی صاحب۔

۲۲۸- میر نظام الدین علی صاحب فرزند ایضاً۔

۲۲۹- میر آصف علی صاحب فرزند
میر جمشید علی صاحب۔

۲۳۰ میر شجاعت علی صاحب فرزند ایضاً۔

۲۳۱ میر بسالت علی صاحب فرزند
میر واحد علی صاحب۔
تعلقہ رئیس الملک مرحوم عن ۶

۲۳۲ میر جہانگیر علیصاحب فرزند میر عابد علیصاحب مرحوم۔

صدر تختہ اخراجات عدالت بابتہ ۱۳۱۵ف ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسامی		تعداد رقم	نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسامی		تعداد رقم
۱	۲		۳	۱	۲		۳
	مجلس عالیہ عدالت۔			۲	ارا کین۔	۴	[illegible]
۱	میر مجلس۔	۱	[illegible]	۳	مفتی۔	۱	[illegible]

۱ خلف حضرت نظام علیخان نظام الملک غفران مآب علیہ الرحمہ ۲ ایضاً ۳ ایضاً ۴ ایضاً ۵ ایضاً ۶ ایضاً

نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم	نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۴	رجسٹرار ۱	[illegible]	۲۱	ابواب مختصہ۔	[illegible]
۵	مددگار رجسٹرار۔ ۱	[illegible]		میزان عدالت دیوانی بلدہ	[illegible]
۶	وکلار۔ ۳	[illegible]		عدالت فوجداری بلدہ۔	
۷	اہلکاران۔ ۶۲	[illegible]	۱	ناظم اول۔ ۱	[illegible]
۸	چپراسیان وغیرہ۔ ۶۲	[illegible]	۲	ناظم دوم وسوم۔ ۲	[illegible]
۹	عملہ متعینہ مطبع مجلس۔ ۹	[illegible]	۳	اہلکاران وغیرہ۔ ۱۸	[illegible]
۱۰	الونس۔	[illegible]	۴	چپراسیان۔ ۲۲	[illegible]
۱۱	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	۵	الونس۔	[illegible]
۱۲	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	۶	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]
۱۳	ابواب مختصہ۔	[illegible]	۷	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
	میزان مجلس عالیہ عدالت	[illegible]	۸	ابواب مختصہ۔	[illegible]
	عدالت دیوانی بلدہ۔			میزان فوجداری بلدہ۔	[illegible]
۱۴	ناظم اول۔ ۱	[illegible]		دار القضار بلدہ۔	
۱۵	ناظم دوم وسوم۔ ۲	[illegible]	۱	ناظم۔ ۱	[illegible]
۱۶	اہلکاران وغیرہ۔ ۳۲	[illegible]	۲	مددگار۔	[illegible]
۱۷	چپراسیان وغیرہ۔ ۳۸	[illegible]	۳	اہلکاران وغیرہ۔ ۱۲	[illegible]
۱۸	الونس۔	[illegible]	۴	چپراسیان وغیرہ۔ ۲۳	[illegible]
۱۹	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	۵	الونس۔	[illegible]
۲۰	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	۶	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]

نمبر	ابواب معہ تعداد اسماء	تعداد رقم
۱	۲	۳
۷	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
	میزان دار القضاء بلدہ۔	[illegible]
	اسپشل مجسٹریٹ ڈکیتی۔	
۱	مجسٹریٹ۔ ۱	[illegible]
۲	اہلکاران۔ ۳	[illegible]
۳	چپراسیان۔ ۵	[illegible]
۴	الونس۔	[illegible]
۵	صادرہ بموجب تقرر۔	[illegible]
۶	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
۷	ابواب مختصہ۔	[illegible]
۸	میزان اسپشل مجسٹریٹ۔	[illegible]
	اسپشل مجسٹریٹ دریافت متعلقات	.
	یوربین و امریکن۔	.
۱	الونس عملہ اسپشل مجسٹریٹ۔	[illegible]
	عدالتہائے اسمات۔	
۱	ناظم صوبہ اورنگ آباد و گلبرگہ ۲	[illegible]
۲	صدر مددگار صوبہ ورنگل ۱	[illegible]
۳	اہلکاران صوبہ اورنگ آباد و گلبرگہ و ورنگل۔ ۴۲	[illegible]

نمبر	ابواب معہ تعداد اسماء	تعداد رقم
۱	۲	۳
۴	چپراسیان۔ ۳۳	[illegible]
۵	الونس۔	[illegible]
۶	صادرہ بموجب تقرر۔	[illegible]
۷	ابواب مشترکہ۔	[illegible]
۸	ابواب مختصہ۔	[illegible]
۹	میزان عدالتہائے اسمات۔	[illegible]
۱۰	عدالت ہائے فوجداری اضلاع و تعلقات	
۱	خمس و ربع حصہ تنخواہ اول تعلقداران	[illegible]
۲	خمس حصہ تنخواہ دوم تعلقداران	[illegible]
۳	" " سوم تعلقداران	[illegible]
۴	مددگاران اضلاع صوبہ ورنگل	[illegible]
۵	خمس و ربع حصہ تحصیلداران	[illegible]
۶	عملہ۔ ۱۲۰	[illegible]
۷	ملازمین ایضاً۔ ۶۰	[illegible]
۸	اہلکاران عدالتہائے فوجداری دوم تعلقداران۔ ۲۱	[illegible]
۹	" سوم تعلقداران۔ ۲۲	[illegible]
۱۰	" تحصیلداران۔ ۱۱۱	[illegible]

نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد و رقم	نمبر شمار	ابواب معہ تعداد اسمار	تعداد و رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱۱	الونس۔	[illegible]	۳	اہلکاران عدالتہائے دیوانی اضلاع ۸۱	[illegible]
۱۲	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	۴	چپراسیان عدالتہائے دیوانی اضلاع ۴۶	[illegible]
۱۳	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	۵	اہلکاران منصفین تعلقات ۶۰	[illegible]
۱۴	ابواب مختصہ۔	[illegible]	۶	چپراسیان منصفین ۴۵	[illegible]
	میزان عدالتہائے فوجداری اضلاع و تعلقات۔	[illegible]	۷	الونس۔	[illegible]
	عدالتہائے دیوانی اضلاع و تعلقات۔			میزان عدالتہائے دیوانی اضلاع و تعلقات۔	[illegible]
۱	نظار عدالتہائے دیوانی اضلاع (صدر منصفی) ۱۲	[illegible]	۱	واپسی۔	[illegible]
۲	منصفان تعلقات۔ ۱۵	[illegible]		صدر میزان عدالت۔	[illegible]

امتحان وکالت وجوڈیشل

سنہ ۱۲۹۲ف کے قبل امتحان وکالت باقاعدہ مقرر نہ تھا بلکہ بعض اشخاص کی درخواست پر سرسری طور پر انکی لیاقت کا اندازہ کرکے اول درجہ کی سند دیجایا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک کثیر تعداد ایسے وکلاء کی اسوقت بھی موجود ہی جب سنہ ۱۲۹۳ف مین باقاعدہ طور پر امتحان وکالت اور جوڈیشل قایم ہوا ہی تو اسوقت سے سالانہ امتحان مقرر ہوا۔ اور تین درجہ یعنی درجۂ اول درجۂ دوم۔ درجۂ سوم قرار پائے۔ درجۂ اول اور درجہ دوم کی کتابین بھی ایک ہی اور پرچہ بھی ایک ہی ہوتے تھے۔ صرف فیس مین فرق تھا اور نمبر محصلہ کے حساب سے کامیابی کی سند باعتبار درجہ دیجایا کرتی۔ اور درجہ سوم کے پرچہ علیحدہ

مرتب ہوئے تھے - اور کتابین بھی بہ نسبت درجہ اول کے کم تھے - ان تینون درجون کے امیدوارون کو
ہر پرچہ مین نمبر مقررہ حاصل کرنا ہوتے تھے - اگر ایک پرچہ مین بھی نمبر مقررہ سے
کم نمبر حاصل کرے تو وہ فیل کر دیا جاتا تھا - اور دوسرے سال از سر نو امتحان دینے کی ضرورت
ہوتی تھی - یہہ امتحان ہر سال مجلس عالیہ عدالت مین ہوا کرتے تھے صرف درجہ سوم کا امتحان اضلاع مین
ہوتا تھا - جب ۱۹ آذر ۱۳۰۵ف م ۲ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ کو مجلس عالیہ عدالت سے حکم ہوا کہ امتحان وکالت
درجہ سوم مجلس عالیہ عدالت مین بھی ہوا کرے گا - اُس وقت سے اس وقت تک ہر سال ماہ بہمن مین ہوتا ہی
درجہ اول کی فیس داخلہ ۲۵ روپیہ اور درجہ دوم کی ۱۵ روپیہ اور درجہ سوم کی ۱۰ روپیہ مقرر ہی اور
سالانہ سند کا تجدید کرانا ضروری ہی جس مین وکلاء درجہ اول سے ۵ روپیہ اور درجہ دوم سے ۳ روپیہ
اور درجہ سوم سے ۲ روپیہ فیس لی جاتی ہی - اور یہہ فیس دو ماہ قبل داخل کرنا ہوتی ہی ۱۲۹۵ف اور ۱۲۹۶ف
مین اُن طلبا کا امتحان جو صرف زبان مرہٹی جانتے تھے اُنکا امتحان زبان مرہٹی مین لیا گیا - اور درجہ
اول و درجہ دوم کی سندین دی گئین تھین جو تختہ سے ظاہر ہی -

جوڈیشل کے بھی دو درجہ مقرر ہین ایک اعلی اور ایک ادنی - اس مین وہ کل کتب قانونی امتحان وکالت
داخل ہین - اور علاوہ اسکے فیصلہ نویسی اور زبان ملکی مین بھی امتحان لیا جاتا ہی اور باعتبار مضامین چار حصے
رکھے گئے ہین - ان چار حصون مین سے کسی حصہ مین کامیابی کے نمبر آجائین اور کسی حصہ مین فیل ہو جاے تو
اُس کو دوبارہ صرف فیل شدہ حصہ مین امتحان دینا ہوتا ہی - اور کل حصون کی کامیابی پر باعتبار نمبر حاصلہ اعلی
اور ادنی کی سند دیجاتی ہی - اس مین ایک یہہ سہولیت ہی کہ اگر کوئی شخص درجہ اعلی یا ادنی مین کامیاب ہو جائے تو
وہ وکالت درجہ اول کی سند بھی لے سکتا ہی - اسکی فیس داخلہ ۵ روپیہ مقرر ہی - اور ہر سال ماہ اسفندار مین
بمقام مجلس عالیہ عدالت ہوا کرتا ہی -

اِن ایام مین بھی باوجود قواعد اور دستور العمل امتحان وکالت درجہ اول سے مستثنی کر دئے گئے - اور درجہ
اول کی سندین بلا امتحان اور بلا آزمایش ملا کی ہین اسیطرح امتحان جوڈیشل مین بھی اکثر اشخاص مستثنی کیے گئے
جب قانون وکلا کا نفاذ ہوا تو وکالت درجہ اول کی استثنار کا قاعدہ موقوف ہوا لیکن امتحان جوڈیشل مین

اسوقت تک لوگ مستثنی کردیے جاتے ہین حسب دفعہ ۹ قانون وکلا سند دوامی بھی مل سکتی ہی۔
سنہ ۱۳۰۹ف مین جب قانون وکلا نافذ ہوا ہی تو حسب دفعہ (۵) ایک لا کلاس بھی قایم ہوا اور مولوی عبد الغفور صاحب وکیل۔ اور رای بیجناتھہ صاحب ایم۔ اے لکچرار مقرر ہوئے۔ اب اس قانون کی رو سے کوئی شخص درجہ اول یا درجۂ دوم کی وکالت کا امتحان نہین دیسکتا ہی۔ جب تک وہ دو سال لا کلاس مین لکچر نہ سُن لے اور وہان سے سند نہ حاصل کرے۔ ذیل مین ایک تختہ وکلا درجہ اول درجۂ دوم و سوم اور سند دوامی کا سنہ وار درج ہی۔

بغرض سہولت امیدواران وکالت بعض وکلا نامی گرامی نے قانونی کمیٹیان بھی قایم کر رکھی ہین جہان روزانہ وقت مقررہ پر لکچر دیے جاتے ہین اور سبق ہوتا ہی۔ ان کمیٹیونکی شرکا سے فیس ماہانہ لی جایا کرتی ہی اور امتحان بھی ہوا کرتی ہین ان سب کمیٹیون مین مولوی ابراہیم علی صاحب وکیل درجہ اول کی کمیٹی نہایت ہی مشہور ہی اور اسمین جس عمدگی سے پڑھائی ہوتی ہی وہ عام طور پر مشہور ہی اور ایک کثیر تعداد آپ کے شاگردون کی سالانہ سرکاری امتحان مین پاس ہوا کرتی ہی۔ اسوقت تک اندرون و بیرون بلدہ مین جو قانونی کمیٹیان قایم ہوئی ہین اُسکا تختہ ذیل مین درج ہی۔

نمبر	نام اجرا کنندہ کمیٹی	مقام	نمبر	نام اجرا کنندہ کمیٹی	مقام
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	مولوی خورشید احمد صاحب وکیل	افضل گنج	۷	مولوی سید اسد اللہ صاحب وکیل	افضل گنج
۲	مولوی سید عبد الرزاق صاحب وکیل	دار الشفا	۸	مولوی سید تاج الدین صاحب 〃	جوہری گلی۔
۳	مولوی محمد شرف الدین صاحب 〃	نشکر کوٹھہ	۹	مسٹر باپو راؤ صاحب 〃	مہاراج گنج۔
۴	مولوی حکیم محمود علی صاحب 〃	چیلہ پورہ	۱۰	مولوی قادر حسین صاحب 〃	بیرون دروازہ
۵	مولوی بسم اللہ خان صاحب 〃	〃			چادر گھاٹ۔
۶	مولوی ابراہیم علی صاحب 〃	بازار کوکہ	۱۱	مولوی۱؎ ابراہیم خان صاحب 〃	سلطان شاہی

۱؎ یہہ کمیٹی سنہ ۱۳۰۹ھ مین قایم ہوئی اور سب سے پہلی قانونی کمیٹی تھی۔

نقشہ کامیاب شدہ وکالت ممالک محروسہ سرکار عالی۔

نشان سلسلہ	سنہ فصلی	تعداد مدارج: اول	دوم	سوم	جملہ	تعداد سند رعایتی	جملہ نمبر ۶ و ۷	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	سنہ ۱۲۹۳ ف	۱۳	۰	-	۱۳	۰	۱۳	
۲	سنہ ۱۲۹۴ ف	۱۸	۰	-	۱۸	۰	۱۸	
۳	سنہ ۱۲۹۵ ف	۳	۳۴	۶۵	۱۰۲	۰	۱۰۲	درجہ دوم ۳۴ (اردو ۲۸، مرہٹی ۶) درجہ سوم ۶۵ (اردو ۳۰، مرہٹی ۳۵)
۴	سنہ ۱۲۹۶ ف	۸	۵۵	۵۱	۱۱۴	۰	۱۱۴	
۵	سنہ ۱۲۹۷ ف	۱	۵	۰	۶	۱	۷	
۶	سنہ ۱۲۹۸ ف	۳۴	۶۲	۱۳۴	۲۳۰	۰	۲۳۰	درجہ اول اردو ۳۴ درجہ دوم ۶۲ (اردو ۵۴، مرہٹی ۸) درجہ سوم ۱۳۴ (اردو ۱۰۵، مرہٹی ۲۹)
۷	سنہ ۱۲۹۹ ف	۲۶	۴۹	۴۴	۱۱۹	۳	۱۲۲	
۸	سنہ ۱۳۰۰ ف	۴	۱۴	۴۴	۶۲	۱	۶۳	
۹	سنہ ۱۳۰۱ ف	۳	۱	۴۷	۵۱	۹	۶۰	
۱۰	سنہ ۱۳۰۲ ف	۴	۱۳	۶۳	۸۰	۳	۸۳	
۱۱	سنہ ۱۳۰۳ ف	۴	۷	۳۶	۴۷	۰	۴۷	
۱۲	سنہ ۱۳۰۴ ف	۶	۱۵	۸۶	۱۰۷	۱	۱۰۸	
۱۳	سنہ ۱۳۰۵ ف	۸	۲۰	۱۶۰	۱۸۸	۲	۱۹۰	
۱۴	سنہ ۱۳۰۶ ف	۸	۵۷	۸۶	۱۵۱	۱	۱۵۲	
۱۵	سنہ ۱۳۰۷ ف	۴	۴۴	۷۲	۱۲۰	۰	۱۲۰	
۱۶	سنہ ۱۳۰۸ ف	۰	۳	۳۵	۳۸	۱	۳۹	
۱۷	سنہ ۱۳۰۹ ف	۴	۲	۱۵	۲۱	۳	۲۳	

نشان سلسلہ	سنہ فصلی	تعداد مدارج اول	دوم	سوم	جملہ	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱۸	سنہ ۱۳۱۰ ف	۴	۱۶	۴۵	۶۵	۴	۶۹	
۱۹	سنہ ۱۳۱۱ ف	۱	۳	۳۶	۴۰	۱	۴۱	
۲۰	سنہ ۱۳۱۲ ف	۱	۲	۶۸	۷۱	۱	۷۲	
۲۱	سنہ ۱۳۱۳ ف	۴	۳	۱۸۵	۱۹۲	۳	۱۹۵	
۲۲	سنہ ۱۳۱۴ ف	۰	۳	۲۳۳	۲۳۶	۸	۲۴۴	
۲۳	سنہ ۱۳۱۵ ف	۰	۰	۳۶۴	۳۶۴	۴	۳۶۸	
۲۴	سنہ ۱۳۱۶ ف	۱	۱	۱۶۱	۱۶۳	۵	۱۶۸	
۲۵	سنہ ۱۳۱۷ ف	۰	۰	۳۶	۳۶	۷	۴۳	
	میزان ۱۳۱۷ ف	۱۵۹ ۰	۴۰۹ ۰	۲۰۶۶ ۳۷	۲۶۳۴ ۲۶۷۱	۵۸	۲۶۹۲	

کوتوالی

فصل ۳ نواب سالار جنگ اول کی وزارت کے قبل سرکار عالی مین کوئی باقاعدہ پولیس نہین تھی۔ ملک کے مختلف حصص کا انتظام عہدہ داران مال پر منحصر تھا۔ جب سنہ ۱۲۸۲ ف مین پہلی ضلع بندی عمل مین آئی ہے۔ تو اسوقت ایک باقاعدہ کوتوالی کی جمعیت مقرر کرکے عہدہ داران مال کے تحت مین دیدیا گیا تھا لیکن اسکا نتیجہ اطمینان بخش نثابت ہوا۔ ۲۶ رجب سنہ ۱۲۸۶ کو محکمہ صدر المہام کوتوالی قایم کیا گیا۔ اور نواب شمشیر جنگ صدر المہام کوتوالی مقرر ہوئے اور پورا اقتدار دیا گیا۔ قدیر جنگ بہادر معتمد اور پھیاریڈی مددگار معتمد ہوئے

[illegible] اور ہر صوبہ کے لیے ایک صدر مہتمم مقرر کیا گیا۔ مگر سنہ ۱۳۰۱ مین یہ عہدہ برخاست کیا گیا اور ایک انسپکٹر جنرل یعنی ناظم کوتوالی اضلاع کا تقرر عمل مین آیا۔ اور صدر المہام کا لقب معین المہام صیغہ پولیس سے بدلدیا گیا ضلع کی پولیس تعلقداران اضلاع کے ماتحت کردی گئی۔ اور مہتمم کوتوالی ضلع ان کے مددگار قرار پائے

نظامت کوتوالی اضلاع پر ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۰۱ھ کو کرنل سی پیس لڈلو صاحب - سی - آئی - ئی - کا تقرر ہوا - ان کے بعد ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ کو مسٹر اے سی - ہنکین - سی - آئی - ئی کا تقرر ہوا -

اقسام پولیس سرکار عالی میں ۵ قسم کی پولیس ہے - یعنی پولیس علاقہ خالصہ - پولیس علاقہ صرف خاص - پولیس جاگیرات و پائگاہ - ریلوے پولیس - خفیہ پولیس -

معین المہام ۱۹ شوال ۱۳۰۱ھ کو نواب فخر الملک بہادر معین المہام کوتوال مقرر کیے گئے اُس کے بعد ۲ رجب ۱۳۰۲ھ کو نواب شہاب جنگ افتخار الملک بہادر کا تقرر عمل میں آیا -

کوتوال بلدہ بلدہ میں بھی اُس انتظام کے ساتھہ پولیس میں وسعت دی گئی اور انتظام باضابطہ کیا گیا - اس سے پہلے یعنی عنایت حسین خان صاحب کوتوال کے عہد تک اندرون بلدہ اور بیرون بلدہ کے علحدہ علحدہ کوتوال تھے - مگر ۵ جمادی الثانی ۱۳۰۱ھ کو جب نواب اکبر الملک کا تقرر کوتوالی بلدہ پر ہوا - تو اُس وقت سے ایک ہی کوتوال کے تحت بیرون بلدہ بھی کر دیا گیا - بعد انتقال نواب اکبر الملک بہادر مرحوم نواب سلطان یاور جنگ بہادر کا تقرر ۲ صفر ۱۳۲۳ھ کو عمل میں آیا -

تعلق محکمہ مولوی امین الدین خان معتمد کے زمانہ میں معتمد مدار المہام علاقہ عدالت و کوتوالی کا ایک ہی دفتر تھا - مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام کے زمانہ میں کوتوالی کا دفتر معتمدی عدالت سے علحدہ کر کے جداگانہ قائم ہوا - اور معتمدی کوتوالی پر سردار دلیر جنگ مقرر ہوئے - حسب جریدہ ۱۶ ربیع الاول [illegible] کوتوالی کا دفتر ہوم آفس میں شریک کیا گیا - لیکن تھوڑی ہی دنوں کے بعد پھر معتمدی عدالت میں شامل کیا گیا -

سیٹی پولیس ۲ صفر ۱۳۰۲ھ کو پلٹن افغان سیٹی پولیس کا تقرر عمل میں آیا - اور اسی سال اسکا پہرہ چار مینار پر مقرر ہوا - ۱۸ ذیحجہ ۱۳۰۶ھ کو کپتان لور مین مددگار کوتوالی بلدہ کے عہدہ کا نام پرسنل اسسٹنٹ کوتوال رکھا گیا - ۲۲ رمضان [illegible] سے اعلیحضرت کی سواری مبارک کے روبرو پولیس کا سوار رہنے لگا - سب سے پہلے جس سوار کو سواری مبارک کے اسکارٹ میں شریک ہونیکا شرف حاصل ہوا - وہ میر قاسم علی تھا -

۲۴ رمضان ۱۳۱۹ھ سے پولیس ٹریننگ اسکول کا افتتاح بلدہ میں ہوا - یہہ اسکول بغرض تعلیم و تربیت عہدہ داران کوتوالی اضلاع و امیدواران پولیس قایم کیا گیا - اسکول نصیر آباد بھونگاولی میں [illegible]

حسب فرمان اعلحضرت قدر قدرت ذریعہ مراسلہ نشان (۵۵۹) ۴ ا خرداد ۱۳۱۷ ف (صیغہ کوتوالی) حکم صادر ہوا کہ دروازہ پل افضلگنج دروازہ پل قدیم ۔ دروازہ یاقوت پورہ ۔ دروازہ چادر گھاٹ شب کو کھلے رہا کرین ۔

فہرست کوتوال بلدہ

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴
۱	حکیم بادشاہ	عہد نواب نظام علیخان	۰
۲	شمشیر جنگ [ف۱] منصرم	۰	۰
۳	مغل جان	۰	۰
۴	حسن علیخان طالب الدولہ [ف۲]	عہد سکندر جاہ	۱۹ محرم ۱۲۶۴ھ
۵	محمد وزیر جمعدار [ف۳]	۱۹ محرم ۱۲۶۴ھ	۹ ذی الحجہ ۱۲۶۷ھ
۶	فضل الدین خان	۱۲ ذی الحجہ ۱۲۶۷ھ	۱۴ صفر ۱۲۶۸ھ
۷	حسن علیخان طالب الدولہ [ف۴]	۱۴ صفر ۱۲۶۸ھ	۲۴ ربیع آ ۱۲۶۹ھ
۸	محمد سعید حسینی خواجہ سرا [ف۵]	۰	۰
۹	نواب غالب الدولہ نائب	۸ صفر ۱۲۷۰ھ	۰
۱۰	نبیرۂ ظفر الدولہ	۱۲ شعبان ۱۲۷۱ھ	۰
۱۱	زور آور جنگ	۰	ماہ شعبان ۱۲۸۹ھ
۱۲	عنایت حسین خان بہادر [ف۶]	۶ ربیع الاول ۱۲۹۱ھ	۸ رجب ۱۳۰۱ھ
۱۳	نواب اکبر الملک [ف۷]	۸ جمادی دوم ۱۳۰۱ھ	۲ صفر ۱۳۲۳ھ
۱۴	نواب وزیر علی سلطان یاور جنگ بہادر [ف۸]	۲ صفر ۱۳۲۳ھ	۰

ف۱ ۔ عالیجاہ کے معرکہ مین موقوف ہوئے ۔ ف۲ ۔ ان کے زمانہ سے پہلے ۵ ربیع الاول ۱۲۶۳ھ کو ۔۔ ۳ چوالون سے بلدہ مین ناکہ جات کا انتظام ہوا ۔ ف۳ بہ سبب قتل لبتی صاحب و مرزا عباس و ۱۹ اشخاص کے خدمت سے علحدہ کیے گئے ف۴ ۔ دوبارہ خدمت کوتوالی سے سرفراز ہوئے ۔ ایک رقم سرپیچ عنایت ہوا ۔ ف۵ ۔ یہہ شخص طالب الدولہ کا پیش دست تھا ۔ اور طالب الدولہ کا فرزند ۱۱ سالہ اسکی حفاظت مین تھا ۔ ف۶ ۔ وظیفہ ہوا ۔ آپ ۱۹ رمضان ۱۲۸۷ھ کو زور آور جنگ کوتوال کی نیابت مین مقرر ہوئے تھے ۔ ف۷ ۔ بعہدہ کوتوالی انتقال ہوا ف۸ ۔ بوجہ علالت نواب اکبر الملک بہادر ۲۰ رمضان ۱۳۲۲ھ کو منصرم ہوئے ۔

تختہ اخراجات علاقہ کوتوالی بلدہ بابتہ ۱۳۱۵ ف

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
کوتوال ۔ ۱	[illegible]	دفعداران ۔ ۲۶۷	[illegible]	کرایہ مکان ۔	[illegible]
مددگاران ۔ ۲	[illegible]	جوانان ۔ ۲۱۳۴	[illegible]	محفوظ ۔	[illegible]
علہ وغیرہ ۔ ۴۷	[illegible]	قواعد اموزان ۔ ۴	[illegible]	صادر بموجب تقرر وغیرہ ۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر	[illegible]	ملازمین متفرق ۔ ۶۴	[illegible]	میزان اہل پولیس ۳۲۳	[illegible]
ابواب مختصہ ۔	[illegible]	کاریگر فائر انجن ۔ ۱	[illegible]	عووب ۱۰۰	[illegible]
ابواب مشترکہ ۔	[illegible]	الونس صدر امینان وغیرہ	[illegible]	سواران ۷۵	[illegible]
الونس ۔	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	میزان جمعیت	[illegible]
میزان ذیلی محکمہ کوتوالی	[illegible]	مشترکہ ۔	[illegible]	خفیہ پولیس ۔	
بلدہ ۔ ۵۰		مختصہ ۔	[illegible]	صدر امین ۔	[illegible]
جنرل پولیس		میزان جنرل پولیس ۲۶۵۲	[illegible]	امین ۔	[illegible]
سرکردگان ۔ ۳	[illegible]	جمعیت روہ اہل پولیس		جمعداران ۔ ۴	[illegible]
علہ سرکردگان ۔ ۲	[illegible]	کمانڈنگ آفسر ۱	[illegible]	دفعداران ۴	[illegible]
علہ صدر امینان ۔ ۱۶	[illegible]	منشی ۔ ۱	[illegible]	جوانان ۲۰	[illegible]
علہ امینان ۔ ۴۲	[illegible]	عہدہ داران ماتحت ۵۵	[illegible]	منشی ۔	[illegible]
صدر امینان ۔ ۹	[illegible]	جوانان ۔ ۲۳۴	[illegible]	الونس	[illegible]
امینان ۲۲	[illegible]	ملازمین متفرق ۳۲	[illegible]	صادر	[illegible]
جمعداران ۸۸	[illegible]	الونس ۔	[illegible]	کرایہ مکان ۔	[illegible]

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
میزان خفیہ پولیس ۲۹	[illegible]	پولیس چھاؤنی زیر بندوبستی	[illegible]		
مجلس انتظام رواں و عزوب ۳۰	[illegible]	میزان پولیس بلدہ ۳۲۶۱	[illegible]		

تختہ اخراجات کوتوالی اضلاع سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۵ ف

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
محکمہ انسپکٹر جنرل		اضلاع		ابواب مشترکہ	[illegible]
انسپکٹر جنرل ۱	[illegible]	مہتممان و مددگاران ۱۵	[illegible]	ابواب مختصہ	[illegible]
مددگاران ۴	[illegible]	ہیڈ کوارٹر انسپکٹران ۱۶	[illegible]	میزان اضلاع ۹۱۱۰	[illegible]
عملہ دفتر نظامت ۴۳	[illegible]	سرکل انسپکٹران ۳۵	[illegible]	خفیہ پولیس اضلاع	
عملہ انتری و پامٹری ۵	[illegible]	سب انسپکٹران ۱۰۱	[illegible]	مہتمم ۱	[illegible]
اہلکار ہنگامی ۱	[illegible]	ہیڈ کانسٹبل ۸۹۲	[illegible]	سب انسپکٹران ۸	[illegible]
ملازمین ۱۵	[illegible]	کانسٹبل ۷۶۷۲	[illegible]	ہیڈ کانسٹبل ۱۱	[illegible]
الونس	[illegible]	جمعداران و سواران ۱۸ } ۳۷۹		کانسٹبل ۵۵	[illegible]
صادر بموجب تقرر	[illegible]	دفعداران سواران ۱۵	[illegible]	الونس	[illegible]
ابواب مشترکہ	[illegible]	سواران ۳۴۶		صادر بموجب تقرر	[illegible]
ابواب مختصہ	[illegible]	الونس	[illegible]	ابواب مختصہ	[illegible]
میزان محکمہ انسپکٹر جنرل ۶۹	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	میزان خفیہ پولیس ۷۵	[illegible]

[illegible] تنخواہ ۔ [illegible] کلدار کنٹرو بیوشن [illegible] اکسچینج [illegible] بادن حالی کلدار [illegible]

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
جسیعت ہیڈکوارٹر ۱۶۱	[illegible]	و مومن آباد وغیرہ۔		نجبار۔ ۲۱	[illegible]
الونس۔	[illegible]	محرر و نویسندہ۔ ۷	[illegible]	الونس۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	نائب امین۔ ۳	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]
میزان جمعیت ہیڈکوارٹر ۱۶۱	[illegible]	جمعداران۔ ۴	[illegible]	الواب مشترکہ۔	[illegible]
کوتوالی سرحدات		دفعداران۔ ۶	[illegible]	الواب مختصہ۔	[illegible]
انسپکٹر ہیڈ کانسٹبل و	[illegible]	جوانان۔ ۷۲	[illegible]	میزان نجبار ۲۸	[illegible]
کانسٹبل وغیرہ ۱۴۹۔		الونس۔	[illegible]	برقندازان	
سواران۔ ۱۰	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	ڈپٹی انسپکٹران ۲	[illegible]
تنخواہ چگلی گھاٹ وغیرہ ۱۷	[illegible]	میزان کوتوالی	[illegible]	دفعداران۔ ۵	[illegible]
جوانان غارہائے آجنٹہ ۴	[illegible]	ہنگولی و مومن آباد		جوانان۔ ۶۲	[illegible]
جوانان پہیل تعینہ ابٹر	[illegible]	وغیرہ۔ ۹۲۔		سقہ۔ ۱	[illegible]
وجالنہ۔		ٹھگی و ڈکیتی		الونس۔	[illegible]
الونس۔	[illegible]	مددگار ناظم کوتوالی	[illegible]	الواب مختصہ۔	[illegible]
صادر بموجب تقرر	[illegible]	اہلکاران ۶	[illegible]	میزان برقندازان	[illegible]
الواب مشترکہ	[illegible]	الونس۔	[illegible]	میزان ٹھگی و ڈکیتی۔ ۱۱۵	[illegible]
الواب مختصہ۔	[illegible]	نجبار		کوتوالی سڑک بھونگیر	
میزان کوتوالی	[illegible]	انسپکٹران ۵	[illegible]	ہیڈ کانسٹبل۔ ۴	[illegible]
سرحدات ۱۷۰		ڈپٹی انسپکٹران ۴	[illegible]	کانسٹبل۔ ۴۴	[illegible]
کوتوالی جالنہ و ہنگولی		دفعداران۔ ۸	[illegible]	الونس۔	[illegible]

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
صادر بموجب تقرر	[illegible]	عملہ ملازمین متفرق ۳۶	[illegible]	ٹریننگ اسکول ۲	[illegible]
میزان کوتوالی	[illegible]	الونس	[illegible]	میزان کوتوالی اضلاع	[illegible]
سڑک بہونگیر ۴۸		صادر بموجب تقرر	[illegible]	۱۱۰۴۳	
جمعیت سکہبان		ابواب مختصہ۔	[illegible]	میزان کوتوالی دیہات اسکیل وغیرہ	[illegible]
سواران۔ ۱۰۳	[illegible]	میزان جمعیت سکہبان ۱۱	[illegible]	صدر میزان کوتوالی بلدہ	[illegible]
پیدل۔ ۹۶۱	[illegible]	جمعیت اہل اضلاع ۱۰۱	[illegible]	و اضلاع۔ ۱۴۳۴۴	

محابس و دار الطبع سرکار عالی۔

فصل ۴۴ محبس

پہلے بلدہ مین ۳ محبس قدیم طریقہ پر تھے۔ ایک بیگم بازار۔ اور دوسرا سلطان شاہی۔ اور تیسرا محبس طالب الدولہ کوتوال کے مکان مین تھا۔ چنچل گوڑہ کا محبس تیار ہونیکے چند سال بعد ان تینون محبسونکے قیدی صدر محبس مین بہیجدیے گئے۔ اور اب وہی محبس ہے۔ اس مین خیمہ۔ ورد یان۔ قالین ہر اقسام لنگیان کمربند۔ فرنیچر۔ ہمہ اقسام۔ ٹویٹ سوتی۔ کہادیان۔ جلدبندی وغیرہ وغیرہ کام ہوتے ہین۔ ۱۵۔ ربیع الاول ۱۳۰۶ کو محابس اضلاع ناظم کوتوالی اضلاع کے تحت مین کردیے گئے اور محبس بلدہ پر مسٹر لیف گارڈن کا تقرر ۱۶۔ آبان ۱۲۹۱ف کو عمل مین آیا۔ بعد وظیفہ یاب ہونے مسٹر لیف گارڈن کے محبس اضلاع کی طرح یہہ بھی ناظم پولیس اضلاع کے ماتحت کیا گیا

دار الطبع

۱۲۷۵ف مین دار الطبع قایم ہوا۔ پہلے سر رشتہ دار الطبع کا تعلق دفتر معتمد متفرقات کے تحت مین تھا۔ بعدہٗ حسب جریدۂ غیر معمولی ۲۹۔ بہمن ۱۲۹۴ف محکمۂ پولٹیکل و فینانس کے تحت مین ہوا۔ اور ۲۶۔ ذیحجہ ۱۳۱۱ کو صدر محبس مین ضم ہوا۔ اب دار الطبع کا تعلق صرف جریدۂ اعلامیہ کے متعلق دفتر فینانس سے ہی۔ اور باقی امور کی نسبت ماتحت معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی ہی۔ اور اسکا دفتر صدر محبس کے اندر ہی اور عملہ خاص کے

دار المجانین

علاوہ کل کام قیدیون سے لیا جاتا ہی۔

یہہ دار المجانین ۱۹ محرم ۱۳۱۵ھ م ۲۱ جون ۱۸۹۷ء مین اسی مجلس کے اندر قایم ہوا۔ اور مجانین کے معالجہ اور رکھنے کا کافی انتظام ہی ۱۹۰۱ء مین انکی تعداد علی التناسب ۲۱ و ۱۰۹ اتھی۔ انکی نگرانی کے اخراجات سرکار سے ادا ہوتے ہین ۱۹۰۱ء مین بعمہ ساڑھے ۳۰۴ روپیہ خرچ تھا۔ اسباب جنون اشیاء مسکر خیال کیے جاتے ہین۔

صدر تختہ اخراجات محابس بابتہ ۱۳۱۵ف

نمبر شمار	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم	نمبر شمار	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	محکمہ نظامت۔ ۹	[illegible]	۵	نظام آباد۔ ۶۰	[illegible]
۲	صدر محابس بلدہ۔ ۱۶۰	[illegible]	۶	اورنگ آباد۔ ۶۷	[illegible]
۳	محبس گلبرگہ۔ ۵۹	[illegible]	۷	محابس اضلاع۔ ۱۳۰	[illegible]
۴	ورنگل۔ ۶۶	[illegible]		صدر میزان محابس۔	[illegible]

صدر تختہ اخراجات دار الطبع بابتہ ۱۳۱۵ف

نمبر شمار	ابواب تعداد نفری۔	تعداد رقم	نمبر شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	دار الطبع فارسی		۳	عملہ بدامی متعلقہ مجلس وضع آئین و قوانین۔ ۴	[illegible]
۱	عملہ بدامی مہتمم و اسیان و ہر کارگان تعدادی ۹۵۔	[illegible]	۴	الونس۔	[illegible]
۲	عملہ ہنگامی۔	[illegible]	۵	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]

شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد رقم	شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۶	ابواب مختصہ	[illegible]	۱۱	الونس -	للعہ
	میزان دار الطبع فارسی ۱۳	[illegible]	۱۲	میزان مطبع پرایوٹ سکرٹری	[illegible]
	مطبع انگریزی متعلقہ صدر			مطبع اسمات	
	مجلس بلدہ -		۱۳	عملہ و ملازمین - ۷	[illegible]
۷	عملہ بدامی - ۳	[illegible]	۱۴	صادر بموجب تقرر -	[illegible]
۸	صادر بموجب تقرر -	[illegible]	۱۵	ابواب مختصہ -	عال
	میزان مطبع انگریزی	[illegible]	۱۶	میزان مطابع اسمات	[illegible]
	مطبع متعلقہ دفتر پرایوٹ سکرٹری			صدر میزان	[illegible]
۹	عملہ - ۲	[illegible]		دار الطبع -	
	پریس مین - ۲	[illegible]	.	.	.

کاغذ ممہور

فصل ۵ تعریف کاغذ ممہور | جس کاغذ پر بادشاہ وقت کا نام نامی اور مہر معہ سنہ وغیرہ خواہ ہاتھ سے ہو یا طبع کے ذریعہ سے ثبت کی جائے - اور حسب منشاء سرکار اُسکی قیمت بھی معین کی جائے - اور اُسکا استعمال عوام الناس کے ایسے معاملات پر ہو جو آیندہ حکام سرکار کے روبرو پیش ہونے والے ہوں - یا جن کی نسبت پیش ہونیکا احتمال ہو - اور ایسے خواہشات جن کی نسبت حکام سرکار سے کسی قسم کی امداد چاہی جاتی ہے اُنپر لکھے جانیکے لیے بادشاہ وقت سے حکم نافذ ہوتا ہو ایسے کاغذوں کو کاغذ ممہور (اسٹامپ) کہتے ہین -

رواج سابق و بعد صلاح - قدیم حالات سے پایا جاتا ہی کہ سنہ ۱۲۷۲ف کے قبل ایسے کاغذات کے لیے سرکاری

کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا جس وقت سے تعہد داری یا امانت داری کا رواج موقوف ہونا شروع ہوا۔ اور صیغہ جات عدالت اور مال کے قیام کے طرف سرکار کی توجہ مبذول ہونا شروع ہوئی تو کاغذ مہور کے رواج کی بھی ضرورت پائی گئی۔ اور چھوٹے پیمانہ پر ایک محکمہ اس سنہ مین قایم ہوا جس مین کاغذ تیار ہونے لگے اسوقت صرف فلس کیپ کاغذ پر صرف ایک چھوٹی سی مہر لگا دیجاتی تھی۔

سنہ ۱۲۷۴ف مین بعض ضروری اصلاحین عمل مین آئین۔ اور مہور کے لیے ولایت سے کاغذ منگوا دیا گیا۔ مہر مین سنہ کا لفظ بھی داخل کیا گیا۔

سنہ ۱۲۷۹ف مین کاغذ مہور کا مستقل طور پر کارخانہ قایم ہوا۔ اور اس مین گئی گونہ وسعت دی گئی۔ ضروری اور جدید اصلاحین بھی عمل مین آئین اور حسب تفصیل ذیل کام جاری ہوئے۔

شمار	نام	کام	شمار	نام	کام
۱	بائی کلر پریس ۲	برای کاغذ مختوم ملک سرکار عالی	۵	نمبر رنگ مشن ۳	۰
۲	″ ″ ۲	″ ″ ملک برار		کاپی پریس ۱	۰
۳	کوپر بربلیٹ پریس	برار ٹکٹ ٹپہ ۔		پوسٹ کارڈ پریس ۱	۰
۴	پرفوریکیشن	۰ ۰		میاسنگ پریس ۱۴	۰

پہلے دو کلون سے ۲۰۰۰ کاغذ مہور ایک گھنٹہ مین تیار ہوتے تھے یا تقریبًا ۱۲۰۰۰ ایک دن مین تیار ہوتے تھے مگر اوسط تعداد روزانہ ۱۰۰۰ ہوتی تھی اس زمانہ مین اقسام ذیل کے کاغذ مہور مختلف قیمت کے طبع ہوتے تھے۔

نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت	نام و تعلق	رنگ	مختلف قیمت
دیوانی و صرف خاص مال	نیلا و سرخ	۴۴	دیوانی و صرف خاص عدالت	سیاہ و سرخ	۱۴

نام وتعلق	رنگ	مختلف قیمت	نام وتعلق	رنگ	مختلف قیمت
چھاؤنی سکندرآباد عدالت	بہورا	۵۸	ملک برار عدالت	بہورا	۴۸
رزیڈنسی۔ عدالت	”	۳۲	” کورٹ فیس	سُرخ وسیاہ	۷۵
ریلوے عدالت۔	”	۶	” کانسگ فی	”	۱۷

پہلے کاغذ مہور کا رواج کہان ہوا بعد تحقیق ودریافت معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کاغذ مہور کا رواج اضلاع رائچور۔ لنگسگور۔ نلدرگ وغیرہ مین ہوا۔ کیونکہ یہہ اضلاع ۱۲۷۱ف سنہ مین سرکار انگریزی کی تحویل سے نکلکر سرکار عالی کے تحت مین آگئے تھے۔ اور ان اضلاع کی حالت باعتبار دیگر اضلاع کی اصلاح شدہ تھی۔

جب ۱۲۷۴ف سنہ مین ممالک محروسہ سرکار عالی کی ضلع بندی عمل مین آئی تو کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین باستثنار بلدہ کاغذ مہور کا رواج دیا گیا۔ اور سرکار انگریزی کی استصواب سے ملک برار مین بھی جاری کیا گیا۔ عام طور پر رواج ہو جانے کے بعد بلدہ مین بھی اسکا رواج دیا گیا۔ اور اب کل ممالک محروسہ مین اسکا رواج دیا گیا۔ اور اب کل ممالک محروسہ مین اسکا رواج عمدہ طور پر ہے۔

باعتبار تقسیم ملک وقبضہ اراضی مہور کا رواج کسطرح پر ہی۔ اِسوقت بھی ممالک محروسہ سرکار عالی مین باعتبار تقسیم ملک اور قبضہ اراضی مہور کی بھی کئی قسمین ہین۔ جو خاص خاص حدود مین مروج ہین۔ لیکن وہ سب سرکار عالی ہی کے کارخانہ مین طبع ہوتے ہین۔ اور بجز ملک برار کل قانون سرکار عالی ہی کے تابع ہین اور وہ تقسیم یہ ہی۔ ۱۔ خالصہ (دیوانی) ۲۔ صرف خاص۔ ۳۔ جاگیرات۔ ۴۔ رزیڈنسی۔ ۵۔ سکندرآباد۔ ۶۔ ریلوے۔ ۷۔ برار۔

علٰحدگی کاغذ مہور دیوانی وصرفخاص۔ مالی وعدالتی کی تفریق اور ایک رنگی کاغذ مہور۔ ابتدا مین مہور خالصہ وصرف خاص ایک ہی تھا لیکن ہم جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ سنہ مین علٰحدہ طبع ہونا شروع ہوا۔ اسی طرح مالی وعدالتی مین بھی فرق تھا لیکن ۲۶ شوال ۱۳۰۹ف سنہ کو یہہ تفریق اٹھادی گئی۔ اس سے پہلے کاغذ مہور کا رنگ بھی

جداگانہ تھا۔ لیکن ۱۵۔ آذر سنہ ۱۳۰۶ف م ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۵ھ مین حکم ہوا کہ صرف برنگ نیلگون طبع ہوا کرین۔

استثنیٰ بعض اشخاص کاغذ مہور کے داخل کرنے سے مستثنیٰ بھی تھے یعنی اُن کے عرضی دعوی یا درخواستین محکمہ جات سرکار عالی مین سادے کاغذ پر لی جاتی تھین لیکن ۲۴ محرم سنہ ۱۳۱۲ھ سے بحکم اعلیٰحضرت ان لوگون کا استثنیٰ اُٹھا دیا گیا۔

ملک برار سنہ ۱۳۱۲ھ م ۱۸۹۴ئ مین بزمانہ مسٹر چچلی پلوڈن رزیڈنٹ بہادر ملک برار سے سرکار عالی کا اسٹامپ موقوف ہوا اور علاقہ برار ہی مین طبع ہونا شروع ہوا۔

لیسنس ہمہ اقسام کا کاغذ مہور سرکار عالی برائے فروخت مل سکتا ہے بشرطیکہ لیسنس باضابطہ حاصل کیا گیا ہو۔ لیکن ٹکٹ رسیدی یا جسکی قیمت ۱؍ ہو اُس کے لیے لیسنس کی ضرورت نہین ہے۔

تعلق پہلے یہہ محکمہ معتمد مال کے تحت مین تھا لیکن سنہ ۱۳۰۲ھ مین (جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف) ہوم آفس کے ماتحت کیا گیا اُس کے بعد بذریعہ جریدہ غیر معمولی سنہ ۱۳۰۲ف مین معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے تحت مین کر دیا گیا۔ اور اسوقت تک اسکا تعلق اسی محکمہ سے تھا۔ لیکن ۲۶ شوال سنہ ۱۳۱۹ھ کو (جریدہ جلد ۳۳ نمبر ۲۱) حسب الحکم اعلیٰحضرت معتمد فینانس کے تحت مین کر دیا گیا۔

چونکہ کاغذ مہور کا تعلق دار الضرب سے ہے۔ لہذا اسکے مزید حالات سکہ کے تحت مین بیان کردئے گئے ہین

اقسام خاص سنہ ۱۲۷۸ھ مین ۲۰۰ اقسام قیمتی ۲؍ تا ایک سو روپیہ۔ کاغذ نیلگون مہر سیاہ رائج ہوا۔

سنہ ۱۲۷۹ھ مین ۲۰۰ اقسام قیمتی ۲؍ تا ایک سو روپیہ کاغذ نیلگون مہر خاکی ״

״ ״ ״ ״ ״ کاغذ سفید مہر سبز و زرد ״

سنہ ۱۲۹۱ھ مین ۲۰۰ اقسام قیمتی ۲؍ تا ایک سو روپیہ کاغذ سفید مہر سبز و زرد ״

״ ״ × × × ״ ״ سُرخ و زرد ״

سنہ ۱۳۰۱ھ ״ ״ × × × کاغذ سفید مُہر سیاہ و سُرخ ״

سنہ ۱۳۰۷ھ ״ ״ × × × ״ ״ نیلگون و سُرخ ״

سنہ ۱۳۰۹ مین ۲۰۰ اقسام قیمتی ۲ر تا ایک سو روپیہ کاغذ سفید مہر نیلگون و سرخ رائج ہوا۔
سنہ ۱۲۸۷ مین جو کاغذ مہور سالارجنگ بہادر کی جاگیرات مین مستعمل تھا وہ سنہ ۱۲۹۰ مین منسوخ کیا گیا۔

ٹکٹ طلبانہ وغیرہ

سنہ ۱۳۰۷ مین ۲ر کا ٹکٹ برنگ نیلگون جاری ہوا اور سنہ ۱۳۲۲ مین منسوخ ہوا۔
سنہ ۱۳۰۷ مین عہ کا ٹکٹ برنگ زرد جاری ہوا اور سنہ ۱۳۲۲ مین منسوخ ہوا۔
سنہ ۱۳۰۸ مین ۸ر کا ٹکٹ برنگ سبز جاری ہوا اور سنہ ۱۳۲۱ مین منسوخ ہوا۔
سنہ ۱۳۲۲ مین عہ کا ٹکٹ برنگ بادامی جاری ہوا۔
سنہ ۱۳۲۲ مین برنگ نیلگون ۲ر کا ٹکٹ جاری ہوا۔ اسپر ۲ر کی مہر بحروف سیاہ ثبت ہوئی تھی۔ اس سنہ مین منسوخ ہوا۔
سنہ ۱۳۲۲ مین برنگ سرخ قیمتی ۴ر کا ٹکٹ رائج ہوا۔ اور اُسی سنہ مین منسوخ ہوا۔
سنہ ۱۳۲۲ مین برنگ سبز قیمتی ۸ر کا رائج ہوا۔
۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ م ۱۲ مہر سنہ ۱۳۱۵ ف کو ٹکٹ قیمتی للعہ روپیہ برنگ ہلکا لاجوردی رائج ہوا۔
" " " " " عال برنگ بنفشی " "
" " " " ۲ر برنگ ارغوانی "

رسید

پہلے ٹکٹ رسیدی قیمتی ار سنہ ۱۲۸۳ مین برنگ سبز تھا۔
سنہ ۱۳۰۸ مین برنگ نیلگون طبع کیا گیا جسپر لفظ رسید اُردو انگریزی مرہٹی تلنگی مین لکھی تھی۔
سنہ ۱۳۲۲ مین برنگ نیلگون جسکے الفاظ (سرکار آصفیہ) طغرے مین لکھے ہوے تھے جاری ہوا۔
یہہ پہلے ٹکٹ سے کسیقدر بڑا ہی۔

ہنڈوی

سنہ ۱۳۰۸ مین رائج ہوئی۔ ۲۷ اقسام تھے۔ ار تا ہہ عہ روپیہ کاغذ خرد سفید مہر سبز۔
سنہ ۱۳۰۸ مین از ار تا ہہ عہ کاغذ سفید مہر سرخ۔
سنہ ۱۳۰۸ مین ۲۷ اقسام از ار تا ہہ عہ کاغذ سفید مہر زرد۔
علاوہ اس کے اور بھی تغیر و تبدل ہوا ہی۔ مگر اُسکا پتہ نہ مل سکا۔

علاقہ صرف خاص

اس علاقہ مین بھی علاقہ خالصہ کی طرح کاغذ ممہور کا رواج ہی - اور جسطرح وقتاً فوقتاً خالصہ مین اصلاح
ہوتی ہی اُسکا اثر اس علاقہ مین بھی پڑتا رہتا ہی - چنانچہ عدالتون کا انتظام وغیرہ شمل خالصہ کے ہی - اس علاقہ کے
کاغذ ممہور اور خالصہ کے کاغذ ممہور مین کوئی فرق نہ تھا - مگر غرہ مہر سنہ ١٢٨١ف سے ہردو علاقہ مین فرق کیا گیا
اور اس علاقہ کے کاغذون پر علاقہ صرف خاص لکھا جانا شروع ہوا - چنانچہ اسوقت تک بھی عملدرآمد ہی -

ممہور

سنہ ١٢٧٩ مین ۲۰۰ - اقسام قیمتی ۲ ر تا سو روپیہ کاغذ سفید مہر خاکی رائج ہوا -
سنہ ١٣٠٢ مین ۲۰۰ - اقسام + + + کاغذ سفید مہر سُرخ و سیاہ رائج ہوا -
سنہ ١٣٠٣ مین ۲۰۰ - اقسام قیمتی ۲ ر تا ۲۰۰ - کاغذ صندلی مائل مُہر سُرخ و سیاہ رائج ہوا -
سنہ ١٣٠٧ مین ۳۴۳ - اقسام ۲ ر تا ۲۹۲۵ کاغذ سفید مہر نیلگون رائج ہوا -

ٹکٹ طلبانہ وغیرہ و رسیدی

سنہ ١٣٠٥ مین ٹکٹ طغرائی برنگ سُرخ رائج ہوا -
سنہ ١٣٠٧ مین ۱۴ ر کا ٹکٹ برنگ سُرخ رائج ہوا -
سنہ ١٣٠٨ مین برنگ سُرخ ٹکٹ رائج ہوا -
سنہ ١٣٠٩ مین قیمتی ۱۴ ر کا ٹکٹ برنگ زرد رائج ہوا - جو سنہ ١٣١٠ مین منسوخ ہو گیا -
سنہ ١٣٠٩ مین ٹکٹ طغرائی رسیدی قیمتی ا ر برنگ سُرخ رائج ہوا -
سنہ ١٣١٤ مین ٹکٹ طغرائی منسوخ شدہ قیمتی ا ر رائج ہوا اور سنہ ١٣١٥ مین منسوخ ہوا -
شمل دیوانی کے اس علاقہ مین بھی چار قسم کے ٹکٹ ہین جنکا رنگ زرد ہی -

ہنڈوی

سنہ ١٣٠٨ف مین رنگ سُرخ حروف (ع) کا تکملہ اسٹامپ کے لیے مستعمل ہوا -
ہنڈوی ..... ۸۵ قسم کے ہین قیمتی ا ر تا عـہ -

علاوہ ان کاغذون اور ٹکٹون کے اور بھی تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے - مگر اُسکا حال معلوم نہو سکا -

جاگیرات

ممالک محروسہ سرکار عالی مین امرا کو بڑی بڑی جاگیرین ہین - جن کو اعزاز کے طور پر اسٹامپ استعمال کرنیکی
اجازت دی گئی ہی - پہلے پائیگاہ مین اسٹامپ وہین بنا لیا جاتا تھا - اُسکا قاعدہ یہہ تھا کہ سادہ کاغذ پر ایک مہر
لگا کر قیمت لکھدی جایا کرتی تھی جو قیمت اُس کاغذ پر لکھی ہوتی تھی وہ اُتنی قیمت کا کاغذ کہلاتا تھا - لیکن

جب سرکار عالی کے یہان باضابطہ طبع ہونا شروع ہوا تو اکثر جاگیرداروں نے سرکار عالی کے یہان طبع کرانا شروع کیا جہان ۴/ عـــہ قطعہ فیس لی جاتی تھی - اور بعض جاگیردار بطور خود طبع کراتے تھے - ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ کو حسب فرمان اعلیحضرت حکم ہوا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین کسی علاقہ پائیگاہ یا جاگیر کو کاغذ مختوم بطور خود سرکار عالی سے الگ جاری کرنیکا کوئی حق نہین ہی - کیونکہ کاغذ مختوم وغیرہ مانند سکہ رائج الوقت کے ہین جسکے جاری کرنیکا حق شاہی - فقط سرکار عالی کو ہی حاصل ہی - پس ہر علاقہ پائیگاہ اور جاگیر پر لازم ہی کہ اپنے اپنے علاقہ مین فقط سرکار عالی کا کاغذ مختوم استعمال کرین - اس حکم کے بعد سے اب جس جاگیردار کو کاغذ مہور کی ضرورت ہوتی ہی - وہ سرکار عالی کے محکمہ سے اسی قیمت کا طلب کر لیتا ہی - ایسے کاغذون پر جاگیردار کا نام چھاپ دیا جاتا ہی وہ کاغذ بجز جاگیر کے حدود کے باہر نہین استعمال ہو سکتا - اور اسکی فیس قیمت کے لحاظ سے ربع مقرر ہی یعنی سو روپیہ کے ایک قطعہ پر ۲۵ عـــہ روپیہ لیے جاتے ہین -

تقریباً سرکار عالی کے کل اقسام کے کاغذ مہور جاگیرات مین مستعمل ہوتے ہین ایسی جاگیردارونکے نام آخر مین درج ہین -

سنہ ۱۲۹۳ھ مین ۵۰۰ - اقسام ۲/ تا ۵ ۲۹۲ - کاغذ خرد مہر سرخ - سکندرآباد

سنہ ۱۳۰۳ھ مین ۵۴۰ - اقسام از ۵ عـــہ تا ۱۲ عـــہ کاغذ سفید مہر سرخ - رزیڈنسی و

سنہ ۱۳۰۳ھ مین ۵۰ - اقسام از ۲ تا ۵ عـــہ کاغذ سفید مہر سرخ -

سنہ ۱۲۹۳ھ مین ۵۰ - اقسام ۲/ تا ۵ عـــہ کاغذ سفید مہر سرخ - سلندر آباد

علاوہ اسکے اور بھی تغیر و تبدل ہوا ہے مگر اُس کا حال معلوم نہ ہو سکا -

فہرست جاگیرداران جن کو ربع قیمت پر اسٹامپ ملتا ہی - (جریدہ جلد ۹ ۳۳ نمبر ۱۹ اجزو اول صفحہ ۲۰۰) -

نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار
۱	۲	۳	۲	۱	۲
مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت	حسب فرمان اعلیحضرت ۱۰ رمضان ۱۳۲۴ھ	نواب سروقار الامرا مرحوم	۱۸ رمضان ۱۳۲۴ھ	نواب حسام الملک خانخانان بہادر	۸ رمضان ۱۳۲۴ھ
نواب سر آسمانجاہ مرحوم -	ایضاً	نواب سالار جنگ بہادر	”	نواب فخر الملک بہادر	
نواب خورشید جاہ مرحوم	”	نواب افتخار الملک بہادر	”	نواب شہریار جنگ بہادر	

نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار
۱	۲	۱	۲	۱	۳
محل نواب بکرم الدولہ بہادر	حسب فرمان اعلیحضرت ۷ محرم ۱۳۲۵ھ	نواب غضنفر الدولہ بہادر	حسب فرمان اعلیحضرت ۱۸ رمضان ۱۳۲۴	میر شجاعت حسین خان	حسب فرمان اعلیحضرت ۱۸ رمضان ۱۳۲۴
نواب بہرام الدولہ بہادر	۱۸ رمضان ۱۳۲۴	نواب عزیز الدولہ بہادر۔	″	دلاور علیخان بہادر	″
راجہ رای رایان امانت ونت	″	محمد ابو الحسن خان۔	″	راجہ ونایک راو	″
راجہ راجہان راجہ شیوراج	″	سید شاہ ولی اللہ حسینی و ضمہ	″ ۲۸ ربیع ۲ ۱۳۲۵	راجہ رگہوتم راو	″
دہرم ونت۔	″	بزرگ گلبرگہ۔	″	گنگاکہیڑ۔	
راجہ راو رنبہا جیونت بہادر	″	غلام محی الدین جنیدی۔ گلبرگہ	″ ۱۸ رمضان ۱۳۲۴	سید قادر شاہ	″
راجہ رام بہوپال بہاگدوال	″	راجہ پارو ہاسارو ہی آپاراو بہادر	″	رایموہ۔	
راجہ رامیسر راو ونپرتی	″	پالونچہ۔	″	محمد علیخان۔ سیداپور	″
سوربہی راجہ ونکٹ لچہاراو	}	گورماتیر زہ بہادر رالی	″	مہتمم بیٹھہ	
نظام ونت بہادر۔ جٹپول	″	گرگنٹہ۔	″	وقار آباد۔	
نواب شمشیر الملک بہادر۔	″	نواب تہور الملک بہادر	″	لچھمی بائی	″
نواب برق الملک بہادر۔	″	فرخندہ حسین خان۔	″	ــــــــ	

صدر تختہ اخراجات کاغذ مہور سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

شمار	الواب معہ تعداد نفری		تعداد رقم	شمار	الواب معہ تعداد نفری		تعداد رقم
۱	۲		۳	۱	۲		۳
	دفتر مہتمم۔			۳	عملہ ہنگامی۔	۱	[illegible]
۱	اہلکاران۔	۱۳	[illegible]	۴	عملہ تعمیلی۔	۴۳	[illegible]
۲	ملازمین۔	۶	[illegible]	۵	مد خرچ۔		[illegible]

نمبر	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم	نمبر	ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۶	صادر بموجب تقرر۔	[illegible]	۰	میزان دفتر مہتمم۔	[illegible]
۷	ابواب مشترکہ۔	[illegible]	۹	حق البیع کاغذ مختوم۔	[illegible]
۸	ابواب مختصہ۔	[illegible]	۰	میزان کاغذ مختوم	[illegible]

رجسٹریشن

سنہ ۱۳۰۶ھ م ۱۲۹۷ ف مین یہہ محکمہ عدالت العالیہ کی ماتحتی مین قایم کیا گیا۔ اور ایکٹ دستور العمل بھی غرۂ دے سنہ ۱۲۹۸ ف سے نافذ ہوا۔ سنہ ۱۳۰۷ سے سنہ ۱۳۱۳ تک یہہ محکمہ کمشنر آبکاری کی ماتحتی مین بھی رہا۔ اس کے بعد عدالت العالیہ کے تحت مین کیا گیا۔ ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۴ کو انسپکٹر جنرل اسٹامپ کا تقرر ہوا۔ اور یہہ صیغہ بالکلیہ ان کے تفویض کیا گیا۔ بلدہ مین ایک رجسٹرار بلدہ کا تقرر عمل مین آیا۔ اسوقت مسٹر جارج نندی انسپکٹر جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ مقرر ہین۔ ہر ضلع اور تعلقات مین بھی رجسٹرار اور سب رجسٹرار مقرر ہین جو اس محکمہ کی ماتحتی مین کام انجام دیتے ہین۔ فصل ۶

اخراجات دفتر رجسٹریشن بابتہ سنہ ۱۳۱۵ ف۔

ابواب		رقم	ابواب		رقم
انسپکٹر جنرل۔	۱	[illegible]	ابواب مشترکہ۔		[illegible]
اہلکاران۔	۹	[illegible]	میزان		[illegible]
چپراسیان۔	۶	[illegible]	رجسٹرار اضلاع۔	۷	[illegible]
الونس۔		[illegible]	الونس		[illegible]
صادر بموجب تقرر۔		[illegible]			
ابواب مختصہ۔		[illegible]	صدر میزان۔		[illegible]

صفائی

۱۲؍آبان سنہ ۱۲۷۹ف کو محکمہ صفائی بلدہ قایم کیا گیا۔ اور اُسوقت بلدہ اور بیرون بلدہ دونون اسکے حدود مین داخل تھے۔ اور سنہ ۱۲۸۱ف مین بیرون بلدہ کی صفائی زیر نگرانی صفائی بلدہ ایک علیحدہ مہتمم کے تحت مین دی گئی۔ اور پھر سنہ ۱۲۸۷ف مین دونون ایک کردئے گئے۔ فصل

ماہ آبان سنہ ۱۲۸۸ف کو دستور العمل مجلس صفائی بغرض انہدام و آرایش دُکان و مکانات شاہ راہ مرتب ہوا۔

۱۶؍آذر سنہ ۱۲۸۹ف کو ذریعہ اشتہار حکم ہوا کہ رات کو سواری کی گاڑیان بلا قندیل روشنی کے راستہ حسین ساگر و چھاونی سے نہ گذرنے پائین۔

سنہ ۱۲۹۰ف مین صفائی بلدہ سے چادر گھاٹ کو معتمد تعمیرات کی نگرانی مین دیا گیا۔ اور اُس زمانہ سے صفائی چادر گھاٹ کا کام عملاً آغاز ہوا۔

غرہ فروردی سنہ ۱۲۹۱ف کو سید علی خان حیدر نواز جنگ بہادر کا تقرر مہتمم صفائی پر عمل مین آیا۔

۲۴؍امرداد سنہ ۱۲۹۲ف کو اشتہار جاری ہوا کہ اندرون و بیرون بلدہ مین بعد مغرب کے بگھیان اور گاڑیان وغیرہ بغیر روشنی قندیل کے نہ چلایا کرین۔

حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹؍بہمن سنہ ۱۲۹۴ف سررشتہ صفائی ہوم آفس کے تحت مین دیا گیا۔

۲۴؍آبان سنہ ۱۲۹۴ف کو محکمہ ہوم آفس سے اشتہار جاری ہوا کہ اندرون و بیرون بلدہ مین بدون حصول چٹھی اجازت محکمہ صفائی مکانات تعمیر نہ ہوا کرین۔

سنہ ۱۲۹۵ف مین اضلاع کے تمام محکمہ جات صفائی، صفائی بلدہ کے ماتحت کردئے گئے لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد پھر حکام ضلع کی نگرانی مین دیدئے گئے۔

سنہ ۱۲۹۶ف مین حسب الحکم اعلیحضرت حصہ چادر گھاٹ کے لیے صفائی کا ایک محکمہ قایم ہوا۔ اور اُسکا انتظام ایک جنرل کمیٹی کے سپرد ہوا۔

۲۲؍دے سنہ ۱۲۹۸ف کو دفتر فینانس سے حکم جاری ہوا کہ تمام لوگ جنکے یہان ہاتھی ہون شہر کے باہر آبادی سے دور اپنے ہاتھیون کے رکھنے کا بندوبست کرین۔

۲۷ آذر سنہ ۱۳۰۳ف کو نواب حیدر نواز جنگ بہادر کو وظیفہ دیا گیا۔ اور اُنکی جگہہ مولوی میر کاظم علی صاحب مہتمم مقرر کئے گئے۔

۱۹ اسفندار سنہ ۱۳۰۹ف کو بذریعہ اشتہار امرا زنامدار کے خدمت مین اطلاع دی گئی کہ کوئی تعمیر بجز حصول اجازت صفائی نکرائی جاوے۔

یکم آذر سنہ ۱۳۰۴ف سے اسی بلدہ و بیرون بلدہ مین گاڑیون اور جانورون پر ٹکس لینا شروع ہوا اور اسی سنہ مین مکانات پر بھی ٹیکس مقرر ہوا۔

۲۸ تیر سنہ ۱۳۰۸ف کو حکم ہوا کہ ۸ گز زمین شہر پناہ کی فصیل سے چھوڑکر اجازت چٹھی تعمیر مکان دی جایا کرے۔

۸ امرداد سنہ ۱۳۱۲ف کو اشتہار جاری ہوا کہ سنہ ۱۳۱۰ف مین مشتہر کیا گیا تھا کہ رود موسی مین کسی قسم کی کاشت جسمین فضلہ انسانی یا حیوانی ڈالا جاتا ہو نہ کی جائے۔ اب حکم دیا جاتا ہی کہ پرانے پل کے مغربی سمت سے لیکر چادرگھاٹ کے پل تک کوئی شخص کسی قسم کی کاشت سطح ندی مین نکرے۔

۳ شہریور سنہ ۱۳۱۳ف کو حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ غرہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۲ھ مسٹر اسٹیون کی ملازمت مین ابتدا ۲۵ امرداد سنہ ۱۳۱۲ف سے ۳ سال کی توسیع منظور ہوئی۔ اور وہ معتمد صفائی کے کام کے ساتھہ دریافت مقدمات یورپین اشخاص کے لیے اسپشل مجسٹریٹ حسب حال رہی۔

۸ آذر سنہ ۱۳۱۴ف کو حسب فرمان اعلیحضرت حکم جاری ہوا کہ ہر سہ علاقہ جات پائگاہ مکان وغیرہ تعمیر کرنا چاہین تو قبل از تعمیر ایک نقشہ صفائی مین بھیجدیا کرین۔ کوئی علاقہ پائگاہ خلاف اغراض صفائی کوئی تعمیر کرے تو فوراً منع کردیا جاوے۔ اور بصیغہ ضروری کیفیت برائے فیصلہ قطعی پیش ہوا کرے۔

وسط رمضان سنہ ۱۳۲۳ھ مین محکمہ صفائی باغ سے دار الشفا یعنی دار الضرب والے مکان مین منتقل ہوا۔

اخراجات سنہ ۱۳۱۵ف صفائی بلدہ [illegible] صفائی چادرگھاٹ [illegible] صفائی لنگم پلی [illegible] میزان [illegible]

صدارت العالیہ و امور مذہبی

نقل صیغہ امور مذہبی جو سنہ ۱۳۲۴ف سے قایم ہے اُس کے ابتدائی حالات حسب ذیل ہین۔ شاہان دہلی اور رئوسا ہندکا بہت ہی قدیم زمانہ سے یہہ دستور رہا ہی کہ مذہبی عبادت۔ پرستش اور بزرگان دین کا نام باقی رہے۔

اور مسافرون کی آسایش اور محتاجون کی پرورش کے لیے اپنے حدود سلطنت و مقبوضہ مقامات مین مناسب موقعون پر ۔ مساجد ۔ معابد ۔ گنبدون ۔ عاشورخانون ۔ خانقاہون ۔ اور دہرمشالون یا سراؤن کو بنوانے ۔ اور اُن کے بقا و قیام کے لیے معاشین مقرر کرتے ۔ اور جو معاشات کہ اس غرض سے عطا کیے جاتے انکی حفاظت اور اہتمام ایک خاص شخص کے تفویض ہوتی تھی ۔ اور جس شخص سے کہ یہ امور متعلق ہوتے وہ صدر الصدور کے نام سے موسوم اور اسکا محکمہ صدارت العالیہ کے نام سے نامزد ہوتا تھا ۔ تاریخ ہندوستان مصنفہ شمس العلما مولوی ذکار اللہ صاحب (جلد ۵ صفحہ ۱۰۷) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ خدمت صدر الصدوری کی قدامت شاہان مغلیہ کے بھی پیشتر سے ہی ۔ اور صدر الصدور کے اُن نقدی وظایف اور مدد معاشون کی نگرانی متعلق تھی جو اشخاص ذیل کی پرورش کے لیے بادشاہ وقت کے جانب سے عطا کیے جاتے تھے ۔

۱ ۔ وہ لوگ جو علوم دینی و دنیوی مین انہماک رکھتے تھے اور خلق خدا کو فیض پہونچاتے تھے ۔ ۲ ۔ تارک الدنیا اور نفس کُش ۔ ۳ ۔ مفلس درماندہ جو جستجو کی توانائی نہین رکھتے تھے ۔ ۴ ۔ شریف و بزرگ زادے جو اپنی کم دانشی سے پیشہ وری نہین اختیار کر سکتے ۔ اس ریاست مین بھی اس خدمت کا وجود جہانتک دریافت کیا گیا ڈیڑھ سو (۱۵۰) برس کے قبل سے پایا جاتا ہی مگر صدر الصدوری سے صرف نقدی وظایف اور مدد معاش کی نگرانی ہی متعلق نہ تھی ۔ بلکہ مساجد وغیرہ کی تعمیر اور اُن کے معاشون کا تقرر ۔ سالانہ حاجیون کی روانگی کا تعلق بھی اُن سے تھا ۔ اور ایسی معاش کی چند قسمین تھین ۔

الف ۔ اراضی ۔ ۱ ۔ جاگیر ۔ ۲ ۔ انعام ۔ (موضع انعام یا اراضی انعام) ۳ ۔ مقطعہ (موضع مقطعہ یا اراضی مقطعہ) ۔ ۴ ۔ اگرہار (بلاین یا تقرریں) ۔ ۵ ۔ بھٹ باتہ ۔ **ب ۔ نقدی** ۔ ۱ ۔ یومیہ ۔ ۲ ۔ معمول ۔ ۳ ۔ سالانہ ۔ ۴ ۔ رسوم کل آچاریہ ۔ ۵ ۔ خلعتانہ وغیرہ ۔ یہہ باعتبار شرط خدمت دو قسم کی ہین ۔ ۱ ۔ مشروط الخدمت ہین ۔ ۲ ۔ غیر مشروط الخدمت یا مدد معاش قسم اول متعلق بہ مذہب اسلام و مذہب ہنود ہین ۔ مذہب اسلام سے یہہ ابواب متعلق ہین ۔ **الف ۔ مساجد** ۔ انکی خدمات یہہ ہین ۔ الف ۔ ۱ ۔ خطابت ۔ ۲ ۔ موذنی ۔ ۳ ۔ پیش امامی ۔ ۴ ۔ جاروب کشی ۔ ۵ ۔ معمول رمضان تیل چراغ ۔ ب ۔

درگاہ ۔ ۱۔ عرس ۔ ۲۔ عود و گل ۔ ۳۔ خدمتیان ۔ ۴۔ نوبت وغیرہ ۔ ج ۔ فاتحہ سالانہ ۔ دوازدہم شریف
یازدہم شریف ۔ عشرہ شریف متفرق ۔ د ۔ قضاۃ ۔ احتساب ۔ ملّا فرجات ۔ اور مذہب ہنود سے
یہہ ابواب متعلق ہین ۔ ۱۔ جاترا ۔ ۲۔ ورشاسن ۔ ۳۔ اگنی ہوتر ۔ ۴۔ نندادیپ ۔ ۵۔ نوید ۔ ۶۔ ابھاگ
۷۔ سدابرت ۔ ۸۔ اساڈی ۔ پنیہ تیتھی ۔ ۱۰۔ خدمت مٹھہ وغیرہ ۔ عطایائے مرقومہ بالا جن جاندادونسے
اجرا کیے گئے ہین وہ یہہ ہین ۔ ۱۔ مالگذاری ۔ ۲۔ کروڑگیری ۔ ۳۔ آبکاری ۔ اِن عطایا کے معطی یہہ ہین ۔
۱۔ شاہان دہلی ۔ ۲۔ بادشاہان گولکنڈہ ۔ بادشاہان بیجاپور ۔ ۴۔ عالیجاہ ۔ ۵ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
۶۔ نیابت دیوانی ۔ ۷۔ راجایان ستارہ ۔ ۸۔ راجہ ناگپور ۔ ۹۔ راجہ سندھیہ ۔ ۱۰۔ راجایان شوراپور وغیرہ
سابق مین یہہ معاشین اہل اسلام اور اہل ہنود کے مذہبی معبدون اور دعاگویون سے مخصوص تھین ۔
مگر تخمیناً ۱۴-۱۵ سال سے عیسائیون کے گرجاؤن کے نام بھی منجانب سرکار معاشین مقرر ہوین ۔
عمارات مذہبی کی حفاظت اور ادائے شرایط خدمات مذہبی کی نگرانی ۔ اور کل انتظام احکام شرعیہ
عزل و نصب قضاۃ و ائمہ ۔ و خطبا ۔ و موذنین مساجد ۔ و تصفیہ معاملات قضایائے تولیت و جانشینی
سجادگان ۔ و دیگر امور ملتیہ کی خدمت ابتدا اً نواب محمد جعفر یار خان حکیم الحکما محی الدولہ بہادر سے
صدر الصدور کے تفویض ہوئی ۔ اور نواب احمد یار خان حکیم الحکما محی الدولہ بہادر صدر الصدور کے
زمانہ تک یہہ کل امور اُنہین کے قایم مقامون سے متعلق رہے ۔ اور محکمہ صدارت العالیہ مین بلدہ
اور اطراف بلدہ کے وہ کل مقدمات دایر او رفیصل ہوتے تھے ۔ جو یومیہ ۔ سالانہ ۔ انعام ۔ جاگیرات وغیرہ
(بطور خیرات) یا عود و گل درگاہ جات ۔ و تکیہ جات ۔ خدمات مجاوری ۔ و یوستہان ۔
پوجاریگری وغیرہ سے متعلق ہوتے تھے (از تاریخ دکن صفحہ ۶۲ مطبوعہ ۱۲۸۵؁ھ)

زمانہ سابق مین صدر الصدور کے اختیارات حسب ذیل تھے ۔ جسقدر خدمات شرعیہ کہ
سلطان وقت کے جانب سے مقرر ہوتے تھے اُن کے اہل خدمات اس ہی محکمہ کے توسط سے
منسوب و معزول کیے جاتے تھے ۔ قاضی مفتی جنسے کہ تصفیہ قضایا کا تعلق تھا وہ اس ہی محکمہ کے ذریعہ سے
مقرر کیے جاتے تھے اور سناد خدمت ۔ صدر الصدور کے مہر و دستخط سے عطا ہوا کرتے تھے اور ان کی

کارروائیون کی نگرانی اسی محکمہ سے متعلق تھی۔ ان کے علاوہ محتسب پیش امام خطیب۔ موذن ملا وغیرہ بھی اسی محکمہ سے منسوب ہوتے تھے۔

سنہ ۱۲۸۲ء مین بعہد مختار الملک اول جب انتظام ریاست کی صورت بنام نہاد ضلعبندی بدلگئی اسوقت یعنی سنہ ۱۲۸۵ء مین مساجد وغیرہ کی کارروائیون کا تعلق صیغہ متفرقات سے کیا گیا۔ جسکے صدر المہام نواب شہاب جنگ بہادر اور معتمد حافظ صدر الاسلام خان تھے کل کارروائی متعلق بہ امور مذہبی سنہ ۱۲۹۲ء تک منظوری معتمد مالگذاری اور بعد مین بہ ماتحتی معتمد متفرقات وخانگی ہوا کرتی تھی اور بعض احکام سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ ان عطیات کی نگرانی عہدہ داران مال سے بھی رہی ہی۔

سنہ ۱۳۰۱ء مین صدر المہامی کے شکست ہونیکے بعد جب معین المہامیان قایم کیگئین اسوقت سررشتہ امور مذہبی بطور ایک صیغہ کے معتمد خانگی سے متعلق رہا جسکے معین المہام نواب نظام یار جنگ خان خانان بہادر تھے لیکن گشتیات واحکام سے ثابت ہی کہ اس زمانہ مین بھی اس سررشتہ سے اکثر امور کا تعلق یکجا نہ تھا بلکہ مختلف محکمہ جات سے رہا۔ گو احکام وگشتیات کے دیکھنے سے ظاہر ہی کہ نگرانی جائداد ہائے وقفی کا خیال سرکار کو ہمیشہ رہا ہی اور ایک زمانہ سے مختار الملک اول کی توجہ اسطرف مبذول بھی تھی کہ جسطرح صیغہ ہائے مال وعدالت وغیرہ کے لیے باضابطہ محکمہ جات وغیرہ قایم کیگئے ہین اور اختیارات دئے گئے ہین اسیطرح ان عطیات اور اوقاف کا بھی بندوبست کیا جائے جن کیلیے سرکار عالی اور امرائے ریاست کیجانب سے عطا اور وقف کردئے گئے ہین مگر اُن کی وہ تمنا اُن کی حیات مین پوری نہ ہوسکی۔

سنہ ۱۲۹۳ف مین سالار جنگ ثانی نے اپنی دیوانی کے ابتدائے زمانہ مین خاص توجہ اسطرف مبذول کی۔ (جریدہ اعلامیہ جلد اول صفحہ ۱۶۸ سنہ ۱۲۹۴ف) اور سررشتہ امور مذہبی کا تعلق نواب رسول یار خان محی الدولہ بہادر صدر الصدور سے کردیا۔

سنہ ۱۲۹۴ف سے ۱۲۹۶ف تک یہہ محکمہ بحیثیت نظامت (بماتحتی معتمد متفرقات) کام کرتا رہا جب سنہ ۱۲۹۵ف مین معتمدی متفرقات وخانگی کا دفتر توڑ دیا گیا تو معتمدی خانگی کا دفتر اسی محکمہ مین ضم ہوا اور دفتر نظامت محکمہ معتمدی امور مذہبی کے نام سے ۲۳ رمضان سنہ ۱۳۰۲ء کو بدل دیا گیا۔ پانچ سال کے بعد سنہ ۱۳۰۲ف مین

متعلقہ امور مذہبی کا دفتر معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ میں ضم ہوا اور فروردی ۱۳۰۲ف سے مذہبی
کارروائی کو نواب رسول یار خان محی الدولہ بہادر بحیثیت نظامت ادا کرتے رہے لیکن دوہی سال کے
عرصہ میں (جریدہ ۱۰ خورداد ۱۳۰۴ف) امور مذہبی کا تعلق معتمد عدالت سے منقطع ہوکر نظامت اور معتمدی کا
دفتر حسب سابق ایک ہی کردیا گیا۔ مگر بعد میں پھر یہ صورت بدل گئی کہ نظامت امور مذہبی کا دفتر علحدہ کیا گیا
اور صیغہ امور مذہبی معتمدی عدالت وغیرہ میں ضم کردیا گیا۔ ابتداءً صرف مساجد کی نگرانی رسول یار خان محی الدولہ بہادر سے
متعلق ہوئی تھی جسکی سالانہ معاش [illegible] تھی (جریدہ جلد اول صفحہ ۱۶۸ ۱۲۹۴ف) ۱۳۰۲ف میں مساجد معابد
مقابر۔ اعراس و عاشور خانجات۔ دہرم سالہ و سرا۔ اور ۱۳۰۴ف میں والاجاہی و انتظام مصارف حجاج
و معمول و یومیہ کا تعلق بھی اُنہیں سے ہوا۔

مساجد

مساجد یا معاش کے دو قسم ہیں۔ ۱۔ جن کو علاقہ صرف خاص سے معاش مقرر ہے۔ ۲۔ وہ جن کو علاقہ دیوانی سے
معاش دیجاتی ہے۔ مگر باعتبار بنا و تعمیر مساجد زیر نگرانی محکمۂ امور مذہبی کے اقسام تین ہیں۔ ۱۔ وہ جن کو
بادشاہان اور امرائے پیشین نے بنوایا تھا۔ ۲۔ جن کو عہدہ داران سرکار نے بحکم یا بہ اطلاع سرکار
بنوایا۔ ۳۔ وہ جن کو ارباب خیر و احسان اور عامہ رعایا نے تیار کرایا۔ تقرر محکمہ صدر المہام متفرقات کے
قبل (یعنی ۲۶ رجب ۱۲۸۶ھ سے آخر ۱۲۹۸ھ تک) جن مساجد بلدہ اور اضلاع کیلئے معاش اجرا ہوئی انکی
تعداد بلدہ ۱۱۔ بیرون بلدہ ۱۶۔ اضلاع ۵۷۔ جملہ ۸۴۔ تعداد معاش [illegible] روپیہ تھی (ملاحظہ ہو
فقرہ (۱) دستور العمل مساجد) مساجد مرقومۂ بالا کے سوا اور مساجد بھی اس محکمہ کی نگرانی میں ہیں جن کو
خزانہ شاہی سے تو کوئی معاش نہیں دی جاتی لیکن اُنھیں کے جائدادوں کی آمدنی سے ان کی اخراجات
ادا ہوتے ہیں۔ ۱۔ مسجد چوک۔ ۲۔ مسجد قادر یار خان۔ ۳۔ مسجد کوٹلہ اکبر جاہ۔ ۴۔ مسجد افضل خان۔ ۵۔
مسجد منیار پٹی۔ ۶۔ مسجد شاہ جاروب ستان۔ ۷۔ مسجد حاجی مریم۔ ۱۲۹۸ھ تک کوئی ایسا دستور العمل
باقاعدہ مقرر نہ تھا کہ کن مسجدوں کے لیے سرکار سے معاش مقرر کی جائے اور کنکو منجانب سرکار
مدد دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ۱۲۹۹ھ میں ایک دستور العمل ماہوار مساجد و تعمیر و ترمیم مساجد
و عمارات مذہبی جاری کیا گیا (گشتی صدر المہام نشان ۵ مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ) اور معاشہائے

مساجد کے اجرا اور اُن کی تعمیر و ترمیم کی منظوری مین اب بھی اکثر اسکی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہی نقرہ (۷)
دستور العمل کی رو سے مساجد کیلیے معمولاً ماہانہ معاش حسب تفصیل رکھی گئی ہی جسکا سالانہ مانہ ۱۱۳ ہوتا ہی -
۱- پیش امام صہ + ۲- موذن عالہ - ۳- روشنی و آبداری و بوریہ عالہ - ۴- سالانہ ماہ صیام صہ - مگر بعض مواقع پر
شان عمارات اور آبادی مقام کے لحاظ سے اس سے بھی زیادہ معاش اجرا کی جاتی ہی -
اجرائی معاش مین سرکار کی اصلی غرض یہہ ہی کہ مسجد و نمین صوم و صلوٰۃ پنجگانہ جماعت کے ساتھ ہوا کرے
اور درستی صلوٰۃ کیلیے پیش اماموں کا عقائد ضروریہ و مسائل فقہ سے واقف ہونا ضروری ہی - لہذا سنہ ۱۲۸۹
مین جملہ ارباب انعامات امامت کو سرکار کا حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں کی قابلیت مین نقص ہی اور قابل تحصیل
علم ہین یا صغیر سن اور تعلیم طلب ہین اُن کو چاہیے کہ اپنے اپنے مفوضہ خدمات کی قابلیت و لیاقت حاصل کرین
ورنہ بحالت ناقابلیت دوسرے شخص کا تقرر ان کی خدمت پر کیا جائیگا - مجموعۂ قوانین دیوانی طبع چہارم صفحہ ۱۳۰
لیکن اسکی تعمیل جیسی کہ چاہیے ہونے پائی اور اکثر پیش امام ناقابل اور مسائل ضروری سے ناواقف پائے گئے
اس لیے سنہ ۱۳۰۱ف مین امامت مسجد کے واسطے ابواب ذیل کا امتحان مشروط کیا گیا - ۱- مسائل ضروری صحت عقائد
اہل اسلام موافق اہل سنت و الجماعتہ - ۲- صحت قراۃ قرآن و خطبات - ۳- مسائل ضروری فقہ کتاب الطہارت
و کتاب الصلوٰۃ (از رسالہ جات اردو) اس غرض سے کہ خطبا و حفاظ و پیش امامان مساجد وغیرہ کی قرات
و تجوید درست ہو سنہ ۱۳۰۳ف مین سرکار نے منظور فرمایا تھا کہ تعلیم قرآن مجید کے لیے ایک علیحدہ مدرسہ قایم کیا جائے
جسکا انتظام اور نگرانی معتمد کی ذات سے متعلق رہی اور حکم ہوا تھا کہ تا اجرائی معاش یومیہ قاری محمد طونس صاحب کا
تقرر بمشاہرہ ماہ مدرسہ دینیات پر عمل مین آئے - چنانچہ یہہ مدرسہ نواب محی الدولہ بہادر مرحوم کی مسجد مین
قایم اور ۲۶ رمضان سنہ ۱۳۰۹ف کو اسکا افتتاح ہوا اور تعلیم بھی جاری ہوئی مگر سنہ ۱۳۱۰ف مین صاحب موصوف کو مدینہ منورہ
تشریف لیجانے سے بند ہی جب تک کہ ان کا قیام بلدہ مین رہا اُن سے قرات وغیرہ کی صحت کے متعلق صداقت
اکثر لیجاتی تھی مگر اب کسی جدید پیش امام کے تقرر کی ضرورت ہوتی ہی تو بذریعہ سوالات زبانی ان کا امتحان
لیا جاتا ہی اور بصورت کامیابی ان کا تقرر عمل مین لایا جاتا ہی - اور قرات کی صحت معمولی طور پر دفتر نظامت
امور مذہبی مین کرلیجایا کرتی ہی - عام مساجد بلدہ اور بیرون بلدہ کی حالت بہت ہی محتاج نگرانی تھی اسوجہ سے کہ

خدمتیان مساجد کے حالات کے دریافت کرنے اور مساجد کے متعلقہ انتظامات سے اطلاع دینے کے واسطے
سرکار کے جانب سے کوئی دورہ کرنیوالا عہدہ دار مقرر نہ تھا اس لیے ایک عہدہ دار بنام مہتمم مساجد کا تقرر کیا گیا
تاکہ وہ وقتاً فوقتاً مساجد وغیرہ کے متعلق اپنے دورہ کی رپورٹین پیش کیا کرے نیز اخراجات سالانہ ماہ صیام
و ربیعین کی نگرانی رکھین اور دفتر امور مذہبی کو اُن کے انتظام کا عمدہ موقع ملے (ملاحظہ ہو جریدۂ اعلامیہ ۱۳۰۰ف)
سابق مین خدمتیان مساجد اندرون و بیرون بلدہ کی تنخواہین ایک جگہہ تقسیم نہین ہوتی تھین یعنی بعض مساجد کے
خدمتیون کی تنخواہ کی تقسیم تو سررشتہ متفرقات مین ہوتی تھی اور بعض کی خزانہ عامرہ سے ۔ ۱۳۱۲ف سے کل مساجد کے
خدمتیون کی تنخواہین دفتر نظامت امور مذہبی مین تقسیم ہونے لگین بعض اہل اسلام کی شکایت تھی کہ مساجد کے روبرو
اقسام کے باجے مختلف رسوم کے ساتھ علانیہ اس زور و شور سے بجتے ہین کہ علاوہ ترک ادب عبادت مین
ہرج عظیم واقع ہوتا ہی اور ایسے مواقع مین امام کی قرارت اور تکبیر مقتدیون کے کانون تک نہین پہونچتی
لہذا بذریعۂ اعلان حکم دیا گیا کہ مساجد کے روبرو باجا نہ بجایا جائے بلکہ جسوقت کوئی رسم وغیرہ مسجد کے
پاس پہونچے تا ختم حد مسجد باجہ موقوف رکھا جائے ۔

یون تو حیدرآباد کے اندر اور اسکے مضافات مین مساجد بکثرت ہین لیکن قدیم مسجدین ۴ ہین یعنی مکہ مسجد
چوک کی مسجد ۔ جامع مسجد ۔ مسجد افضلگنج دان کے حالات حصہ ۲ باب ۲ فصل ا مین مفصل لکھے گئے ہین ۔

مقابر وغیرہ واقع ممالک محروسہ سرکار عالی پانچ قسم کے ہین ۔ ۱ ۔ مقابر شاہان دہلی ۔ ۲) مقابر شاہان
قطب شاہیہ ۔ ۳ ۔ مقابر رؤسا حیدرآباد ۔ ۴ ۔ مقابر بزرگان دین ۔ ۵ ۔ عام ۔ اِن مقبروں اور روضون
اور مزارون کا تعلق ۱۳۰۲ف مین محکمہ امور مذہبی سے ہوا لیکن عملی طور پر ان کی کل کارروائی اس دفتر مین
نہین ہوتی ۔ صرف بعض درگاہون اور گنبدون کی تعمیر و ترمیم اور اِن کے خدام کی رخصت وغیرہ کی
کارروائی اور بعض معمولات کی وراثتی تحقیقات ہوا کرتی ہی ۔ مگر بہت سے درگاہون وغیرہ کے اخراجات
اور ان کی نگرانی کا تعلق اضلاع مین تعلقدارون سے اور بلدہ مین ان کے اہل تعلق ہی سے ہی ۔ ۱۲۸۵ف
مین اعراس و فاتحہ کے نام ﷺ اور عود و گل مزارات بزرگان کے بابتہ ۔ جملہ ۔ کا
خرچ جاری تھا ۔ غالباً اسمین صرف خاص اور دیوانی دونون شامل ہون گے (تاریخ دکن صفحہ ۱۳۶ و ۱۶۱)

معمولات بلدہ کی منظوری اور یابندہ معاش کی حقیت کی دریافت دفتر امور مذہبی سے ہوتی ہی۔ معاشہاے اعراس بزرگان دین کے متعلق سب سے مقدم نگرانی اس امر کی ہی کہ جو رقم جس عرس وغیرہ کے نام سے دیجاتی ہی اسکے نسبت تحقیق کرلیا جائے کہ شخص یابندہ معاش مستحق اسکے پانی اور عرس وغیرہ ادا کرنیکا ہی یا نہین اور جس قدر رقم دیجاتی ہی وہ تاریخ مقررہ پر ضروریات عرس وغیرہ مین صرف ہوتی ہی یا نہین۔ چنانچہ تنقیح کا کام ایک شخص کے متعلق کر دیا گیا ہی اور اُسکا لقب مہتمم اعراس رکھا گیا۔ مگر یہہ انتظام صرف بلدہ کے لیے ہوا ہی۔

معبد ہائے ہنود کی کثرت کے دو وجوہ ہین۔ ایک یہہ کہ ڈیڑہ دو صدیون کے قبل یہان اکثر حکومت ہندؤن کی رہی تھی۔ دوسرے یہہ کہ مردم شماری کے لحاظ سے بھی قوم ہنود کی تعداد بمقابلہ دیگر اقوام بہت بڑہی ہوئی ہی۔ اِن معبدون کے اقسام دو ہین۔ ایک وہ جن کو راجگان ورنگل وغیرہ اور ہندو فرمانروا قطب شاہیہ یعنی اکنا و مادنا وغیرہ نے تعمیر کرایا تھا۔ دوسرے وہ جن کو امرا اور خوشباشون نے بنوایا تھا۔ جو معاشین اُن معبدون کے نام جاری ہین اُن کے بھی کئی قسم ہین۔ الف۔ وہ معاشین جو شاہان دہلی کے طرف سے عطا ہوئی ہین۔ ب۔ وہ معاشین جو والیان ریاست نے عطا کی ہین۔ ج۔ وہ معاشین جو راجگان علاقہ بہار اشٹر یعنی راجہ باجی راو بہنسوا وغیرہ نے اپنے چوتھہ کے عیوض مین توڑدین تھین۔ د۔ وہ معاشین جو یہان کے امرا اور خوشباشون نے اپنے ذاتی جاگیرادون سے یا عطیات شاہی سے مقرر کر دیا ہی۔

اگرچہ معابد ہائے بامعاش کی نگرانی اضلاع مین وہان کے مقامی عہدہ دارون سے متعلق تھی۔ اور بلدہ کے معابدون کے متعلق کوئی خاص انتظام نہ تھا مگر ۱۳۰۵ف سے پہلے یہہ طے ہوا تھا کہ اضلاع کے دیولون کا تعلق تعلقدارون اور صوبہ دارون سے رہی۔ ۱۳۰۶ف مین صرف معابد ہائے بلدہ کا تعلق محکمہ امور مذہبی سے کیا گیا۔ یہہ تعلق برائے نام تھا۔ اسوجہ سے نظامت امور مذہبی مین بجز اسکے کہ اگر کسی کے جانب سے تعمیر و ترمیم کی درخواست پیش ہوتی تو حسب مناسب اجازت دیجاتی اور کوئی کارروائی وہان نہین ہوتی تھی۔ چونکہ محکمہ نظامت عموماً انتظام امور مذہبی کے لیے قایم ہی اور وہ کسی خاص مذہب کے لیے

مخصوص نہین ہی۔ لہذا ۱۳۱۴ف مین سرکار کا حکم نافذ ہوا کہ آیندہ سے بطور عام بلدہ اور اضلاع کے معبدون کی
محکمہ امور مذہبی کی نگرانی ایکسان رہنی چاہیے۔

معابد ہائے بلدہ اور اُن کے متعلقہ جائدادون کے معاینہ کرنے اور اُن کے حالات سے محکمۂ امور مذہبی کو
اطلاع دینے کیلیے ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جسکو اس کام سے مناسبت ہو اس لیے سرکار نے منظور فرمایا تھا
کہ ہنمنت راؤ سررشتہ دار والاجاہی سے بحیثیت مہتمم معابد ہائے بلدہ یہہ کام لیا جاوے (ملاحظہ ہو جریدہ جزو اول صفحہ ۹۳
۱۵۔ مہر ۱۳۰۷ف) اب ۱۳۱۱ف سے مہتمم ساجد سے شاید یہہ کام لیا جارہا ہی۔ کیونکہ راؤ موصوف کا تقرر خزانہ عامرہ کے
خزانہ داری پر ہو گیا ہی۔

عاشور خانجات

بلدہ کے عاشور خانون مین سے دفتر امور مذہبی کی نگرانی مین صرف ۲ عاشور خانے یعنی ۱۔ عاشور خانہ
حسینی علم۔ ۲۔ عاشور خانہ پنجتناہ ہین۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے عاشور خانہ بلدہ مین ہین مگر انکا
اہتمام دفتر موصوف سے نہین ہی۔ (دیکھو حصہ ۲ باب ۲ فصل ۱)

سرا و دہرم سالہ

سرا اور دہرم سالون کے دو قسم ہین۔ ایک وہ جو میر عالم کے بنا کردہ اور شوارع مدراس مچھلی بندر
و بیدر وغیرہ پر واقع ہین۔ دوسرے وہ جن کو دیگر خوش باشون نے مثلاً راجہ کندا سامی وغیرہ نے
بنوایا۔ سراہائے قسم اول تو محکمۂ امور مذہبی کے نگرانی مین ہین جن مین سے بعض مین مسجدین بھی
بنی ہوئی ہین اور سرکار کے جانب سے انکی صفائی اور محافظت کے لیے داروغہ و خدام وغیرہ مقرر ہین
اور انکی نگرانی تعلقداران اضلاع سے متعلق رکھی گئی ہی۔ سرائے قسم دوم کی کوئی تفصیل نہین مل سکی۔
بلدہ اور مضافات بلدہ مین قدیم و جدید یہہ سرائین ہین۔ سرائے میان مشک۔ سرائے راجہ کندا سامی
واقع سکندرآباد۔ سرائے مٹھہ بالکداس واقع کاغذی گوڑہ۔ سرائے سیتارام باغ۔ سرائے آصف نگر
سرائے کاروان ٹیپو خان کی سرائے۔

سررشتہ دار والاجاہی

نواب انور الدین خان المخاطب شہامت جنگ سراج الدولہ اس ریاست کے معزز و معروف
امیر تھے۔ آصف جاہ بہادر نے ان کو ارکاٹ کی نوابی سے ممتاز فرمایا تھا۔ ان کی اولاد مین
محمد منور خان برنس اور غلام غوث خان اب مدراس مین موجود ہین۔ نواب موصوف جب ۱۱۵۷ء مین

فرانسیسون کی جنگ مین شہید ہوئے اُسوقت اُن کی وصیت کے موافق اُن کی لاش مقام آنبڑ سے لاکر آصف نگر کے متصل اُن کے مرشد حضرت ولی اللہ شاہ قدس سرہ کے پائین دفن کی گئی۔ مقبرہ کے اطراف سنگ سبز کی جالی بنی ہوئی ہی اور چند عمارات بھی ہین مثلاً خانقاہ۔ مسجد۔ باؤلی۔ ان کی تعمیر مین ایک لاکھ سے زاید روپیہ صرف ہوا۔ حیدرآباد مین۔ جاگیرات۔ مقطعہ جات۔ باغات۔ بازارات۔ اور مکانات کی قسم سے اُن کی بہت سی جائدادین تھین اور وہ نواب غلام غوث خان کے زمانہ تک اُن کے علاقہ مین رہین مگر بعد مین بزمانۂ مختار الملک اول جاگیرات مرقوم الصدر یعنی گھن پورہ۔ نیمنگنڈلہ محمد علی المعروف جواز قسم آل تمغا تھے ۱۲۵۵ء مین داخل صرف خاص کردیئے گئے۔ اخراجات اعراس اور متعلقین نواب غلام غوث خان کی پرورش انہین جائدادون کی آمدنی سے ہوتی تھی۔ جب جاگیرات داخل سرکار ہوگئے تو ۱۰۹۱۳ چلنی سالانہ خزانۂ شاہی سے اجرا کیے گئے حسب ذیل اعراس و فاتحہ کیلیے ۳۱۷۸ متعلقان و خدام درگاہ و مسجد کی تنخواہ کے لیے ۷۱۳۵ سال یعنی ۶۰۹ ماہانہ شاہی خزانہ سے جو رقم دیجاتی ہی اُسکا انتظام ضروری تھا لہذا تنخواہ خادمان مقبرہ و متعلقان کی تقسیم و مصارف اعراس کے انتظام کی بغرض سے مختار الملک اول نے ایک عہدہ نام سررشتہ دار قایم اور اُسکی ماہوار ۵۰ چلنی مقرر فرمایا۔ سنہ ۱۳۰۳ تک اخراجات اعراس پر اشخاص ذیل کی نگرانی تھی۔

۱۔ مولوی حافظ محمود مرحوم۔ ۲۔ مولوی قادر محی الدین۔ ۳۔ محمد حسین علی مرحوم۔ یہہ لوگ ابتداءً بنام داروغہ اس خدمت کو انجام دیتے تھے بعد مین اس نام کو مہتمم اعراس کے ساتھہ بدل دیا۔ اب مہتمی مذکور میر یعقوب علی صیغہ دار سے متعلق ہی جنکو اس خدمت کی بابت کوئی ماہوار وغیرہ نہین ہی۔ یہہ سررشتہ پہلے صدر محاسبی کے بعد از آن معتمد فوج و منصب کے من بعد معتمد خانگی کے تحت مین رہا۔ سنہ ۱۳۰۲ سے ناظم امور مذہبی کے ماتحت ہی۔

روانگی حجاج

حج فرائض اسلام مین داخل ہی اور اُس کی تکمیل مین غربا کو مدد دینا ایک نہایت نیک کام سمجھا جاتا ہی اسیلیے اس ریاست مین قدیم سے سرکار کی طرف سے روانگی حجاج کا طریقہ جاری ہی۔ اگرچہ اسبات کا معلوم ہونا دشوار ہی کہ ٹھیک کس زمانہ سے یہان اسکی ابتدا ہوئی لیکن اسقدر معلوم ہوتا ہی کہ نواب ناصر الدولہ غفران منزل کے

زمانہ مین منجانب سرکار عالی دو جہاز پردے کے اس کام پر مامور تھے جن کے نام فتح سلطان و فیض الکریم تھے
سنہ ۱۲۶۳ھ یا اسی کے قریب مین بلحاظ ان تکالیف کے جو حجاج کو پردہ کے جہازون مین ہوتی تھین
ایک دخانی جہاز حاجیون کے لیے خرید اگیا اور تقریباً چہار سال تک اُسی مین حجاج جاتے رہی لیکن جہاز
دخانی مذکور بہ سبب غفلت ملازمین دفعتہً بندر بمبئی مین جلگیا اور پھر وہی طریقہ سابقہ پردہ کے
جہازون کا جاری ہوا۔ حضرت مغفرت مکان علیہ الرحمہ نے طریقۂ روانگی حجاج کو پھر دو پردہ کے
جہاز لیکر رونق دی اور اُن کی بے نظیر فیاضی کی وجہ سے خرچ بہ نسبت سابق کے بہت بڑہ گیا۔
سنہ ۱۲۸۵ھ مین بعہد حضرت مغفرت مکان اس کام مین پچاس ہزار روپیہ عنایت ہوئے تھے (تاریخ دکن
صفحہ ۱۲۴) بعد رحلت حضرت مغفرت مکان مختار الملک اوّل نے ان دونون پردے کے جہازون کو
فروخت کرادیا اور آیندہ کے لیے یہ انتظام کیا کہ ہر سال ایک معیّن رقم منظور ہوا کرے اس رقم کی تعداد
ابتداءً اڑتالیس ہزار تھی۔ مختار الملک ثانی کے زمانہ مین تیس ہزار ہوئی اور اتنی ہی رقم ابھی تک
ہر سال منظور ہوا کرتی ہی ابتداءً اسکا انتظام نواب معتمد الدولہ علی محمد خان مرحوم سے متعلق تھا
پھر دفتر معتمد انگریزی اور بعد مین معتمد متفرقات سے متعلق ہوگیا۔ نواب سر آسمانجاہ بہادر کے عہد وزارت مین
ایک مجلس بنام مجلس رفاہ حجاج قایم ہوئی گو ابتداءً اسکا تعلق پرائیوٹ سکرٹری سی تھا لیکن سنہ ۱۳۰۴ف مین
اسکا تعلق دفتر امور مذہبی سے ہوگیا۔

مما لک محروسۂ سرکار عالی کے کُل قاضیون مفتیون محتسبون وغیرہ کا عزل و نصب۔ و اجرائی معاش قضاۃ و مفتیین و محتسبین۔
قدامت سے صدارت العالیہ سے متعلق ہی لیکن بہ سبب اس کے کہ قواعد و ضوابط مدون نہ تھے
سوائے بحالی و برطرفی کے کوئی اور انتظام قضاۃ وغیرہ کے خدمات کی نگرانی کا جاری نہو سکا۔ سنہ ۱۳۰۱ف مین
اس قدر توجہ کیگئی کہ قاضیون کی لیاقت کی نسبت اطمینان حاصل کرنیکا ذریعہ قایم کیا جائے۔ چنانچہ
سنہ ۱۳۰۱ف مین ایک اعلان شایع کیا گیا کہ (جریدہ جلد ۴ صفحہ ۲۴ سنہ ۱۳۰۱ف) چونکہ مما لک محروسۂ سرکار عالی مین
عہدہ قضات وغیرہ توریثاً مقرر ہوا کرتے ہین اور اُن کی لیاقت علمی کا اسوقت تک چندان لحاظ
نہین کیا جاتا اسوجہ سے اہل خدمات مذکورہ کو اکتساب علوم متعلقہ خدمات کیطرف توجہ نہین رہی تھی

حتی کہ بہت سے اہل خدمات مسائل ضروری طہارت وصلوۃ ونکاح وطلاق وغیرہ سے واقفیت نہین رکھتے لہذا سرکار کو مناسب معلوم ہوا کہ عہدہ قضات وغیرہ کے واسطے مبلغ علم مقرر و کتب درسیہ متعین کردیے جائین لہذا کتب ذیل مقرر کیے گئے۔ ۱۔ علم فقہ مین شرح وقایہ عبادات تک۔ ہدایہ معاملات تک۔ ۲۔ اصول مین نور الانوار۔ ۳۔ علم فرائض مین سراجیہ و فرائض شریفی۔ علم تفسیر مین جلالین۔ ۵۔ علم عقائد مین تکمیل الایمان وغیرہ۔

بلحاظ اسکے کہ قضاۃ ماموره حال کی لیاقتین اور عمرین مختلف درجہ کے ہین اُنکی رعایت بھی ملحوظ رکھی گئی ہی۔

بعض کارروائیون سے پایا گیا کہ اہل خدمات شرعیہ بلاحصول سند صدارت العالیہ خدمات متعلقہ پر مامور ہوئے ہین اور بذریعہ گشتی صدارت العالیہ نشان ۹۹ مورخہ ۶ بہمن ۱۳۰۷ف قاضی مفتی محتسب خطیب وغیرہ کو تاکید ہوگئی کہ تاوقتیکہ حسب شدآمد قدیم دفتر صدارت العالیہ سے سند حاصل نہ کرین۔ اہل خدمات اپنے خدمات پر مامور نہ سمجھے جائینگے (جریدہ جز اول صفحہ ۳۲۹ سنہ ۱۳۰۷ف) ان خدمات کے سندونکا تعلق خاص صدر الصدور سے ہی جن کے فیصلے قطعی ہوا کرتے ہین اور یہہ محکمہ راست سرکار کے تحت مین ہی۔

اگرچہ ہمیشہ سے سرکار کی توجہ اسطرف مبذول رہی ہی کہ معاش ہائے مذہبی کی نگرانی پوری طور پر ہوا کرے اور وقتاً فوقتاً تاکیدی احکام بھی جاری کیے گئے ہین۔ مثلاً سنہ ۱۲۹۷ء مین حکم دیا گیا کہ جو زر خطیر سرکار کیطرف سے درگاہون۔ مسجدون۔ اور دیولون وغیرہ کے اخراجات کے واسطے مقرر ہے وہ تمام روپیہ اُن کے درستگی مین صرف ہونے کے واسطے عطا ہوا ہی۔ اگر ایسا نہو تو ضرور مداخلت کی جائیگی۔ اور درگاہون اور دیولون کے اہلکار آگاہ کردیے گئے تھے کہ تمام اخراجات واجبی طور پر عمل مین آئین اور بعد اخراجات جسقدر باقی رکھ سکین اسکو اُن مقامات کی تعمیر مین صرف کرین اور سرکاری عہدہ دارون کو بھی تاکید کی گئی کہ وہ اِن امور پر نظر رکھین (مجموعہ قوانین دیوانی طبع ۴) اور گشتیات (جریدۂ اعلامیہ ۲۸ رمضان و ۸ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۱ صفحہ ۹۲-۹۳) کے ذریعہ سے

ممانعت کی گئی کہ جو آراضی انعام و مقطعہ جات وغیرہ مصارف مساجد و عاشور خانجات و عود و گل درگاہ جات
و پرستش دیوستھان وغیرہ کے لیے تعلقات و جاگیرات مین مقرر ہین وہ نہ بیع ہون اور نہ رہن کیے جائین
اس امر مین آخر ۱۳۰۰ف تک جسقدر ہدایات محکمۂ موصوفہ سے جاری کی گئی ہین اُنکا ماحصل یہہ ہی۔ باوجود
بذریعہ گشتیات صدر المہام متفرقات نشان ۱۶ واقع ۲۱ رمضان ۱۲۹۱ھ اور نشان ۲۴ واقع
۱۲ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ بیع و رہن کرنے کی ممانعت کیے جانیکے بھی اکثر مقدمات اس قسم کے پیش ہوئے
جنسے ظاہر ہوا کہ اکثر جائداد موقوفہ کو متولیون نے منتقل کیا ہی لہذا حکم دیا گیا کہ کوئی منتظم یا متولی مجاز نہین ہی
کہ کسی عمارت یا مکان یا دکان یا کسی جائداد وقف کو خلاف گشتی ہائے صدر المہام بیع و رہن یا کسی
دوسرے ذریعہ یا طریقہ سے منتقل کرے اور تمامی عہدہ داران سررشتۂ عدالت۔ مال و رجسٹری متعلقہ
بلدہ و اضلاع مطلع کیے گئے کہ وہ تمامی جائدادہائے موقوفہ کی پوری پوری نگرانی رکھین اور اس حکم کی
تعمیل مین پورا اہتمام کرین۔ اور تعلقداران اضلاع اور صدر مہتمم صفائی اندرون و بیرون بلدہ و مہتمم
صفائی چادر گھاٹ سے ان کل موقوفہ جائدادونکی فہرست بھی طلب ہوئی تھی جو انکی حدود اراضی مین واقع ہین درحالیکہ امکنۂ اوقاف بلدہ ۱۵
و بیرون بلدہ کی نگرانی اور اُن کے جمع و خرچ کا تعلق اور اُن کے متعلقہ دوسرے امور کی کارروائی کے لیے
یہہ محکمہ قایم ہوا ہی تو اس امر کا دریافت کرنا ضروری تھا کہ کل امکنۂ موقوفہ کی تعداد اور اُن کی آمد و خرچ کا اندازہ
کیا ہی اور ایسے کسقدر امکنہ بیجا طور پر لوگون کے قبض و تصرف مین گئے ہین لیکن اس طریقہ سے پورا انتظام
نہ ہو سکا تو اُس وقت بذریعہ ایک اعلان شایع کر دیا گیا کہ جس کسی متولی یا دیگر اہل تعلق کی نگرانی و اہتمام مین
جائدادہائے اوقافی ہون اُنکے نگران و مہتمم و واقف کو لازم ہی کہ ایسی کل جائدادین دفتر ہذا کی کتاب الاوقاف مین
درج کرا دین تاکہ ایسی کل جائدادین ایک مرتبہ جریدۂ اعلامیہ مین طبع کرا دی جائین جس سے وہ جائدادین
ہراج۔ بیع و رہن و دیگر نوع کے استہلاک سے مصئون و محفوظ رہین۔ اگر کوئی متولی وغیرہ جائدادہائے
مذکورہ کو دفتر ہذا کی کتاب الاوقاف مین اجرائی اشتہار ہذا سے چھ مہینے کے عرصہ مین درج نکرائیگا تو
اسکی صیانت کی کارروائی دفتر ہذا سے نہ ہو سکیگی اور ایسی جائدادین کتاب الوقف دفتر ہذا مین
درج نکرانے سے یہہ بھی سمجھا جائیگا کہ وہ جائدادین شخص قابض کی ملک سے نہین ہین اور نہ

اُن کے بیع و رہن و دیگر قسم کے انتقال کا حق حاصل ہے۔ ان ہدایتون کے جاری کرنیکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اب وقتاً فوقتاً اکثر جائدادین کتاب الوقف مین درج ہو رہی ہین۔

روئیت ہلال

تخمجات روئیت ہلال ۱۳۰۳ف تک عدالت ہائے اضلاع سے راست دفتر ملکی پر اور اُس کے توسط سے دفتر مال مین روانہ ہوا کرتے تھے۔ جب یہہ تجویز پیش ہوئی کہ ان تخمجات کا تعلق عدالت سے ہو تو مجلس مالگزاری کی یہ رائے ہوئی کہ صیغۂ امور مذہبی سے ہو چنانچہ سنہ مذکور سے اسکا تعلق اسی محکمہ سے ہے چونکہ اکثر عیدین وغیرہ کیلیے روئیت کی صحت ضروری ہوا کرتی ہے اس لیے یہہ قاعدہ رکھا گیا ہے کہ شہور مندرجۂ ذیل کے متعلق بذریعہ تخمجات صحت روئیت سے اطلاع ہوا کرے۔ محرم۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ شعبان۔ رمضان۔ ذیقعدہ۔ ذیحجہ۔ ان سب مین روئیت ماہ رمضان کا بہت بڑا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

تختہ اخراجات دفتر نظامت امور مذہبی بابتہ [illegible]

نام ابواب	تعداد رقم	نام ابواب	تعداد رقم	نام ابواب	تعداد رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
دفتر نظامت		مساجد و معابد بلدہ و	[illegible]	اخراجات بلدہ استصوابی	[illegible]
مددگار ناظم ۱	[illegible]	اضلاع۔		نظامت مذہبی۔	
اہلکاران ۱۵	[illegible]	امداد مذہبی و خیراتی		معمولداران اضلاع	[illegible]
ملازمان ۷	[illegible]	پرائیسٹنٹ چرچ۔	[illegible]		
الونس	[illegible]	رومن کیاتھلک چرچ	[illegible]	یومیہ داران و سالیانہ	[illegible]
سادر بموجب تقرر	[illegible]	میتھوڈسپ چرچ	[illegible]	داران۔	
ابواب مشترکہ	[illegible]	چادر گھاٹ		اخراجات روانگی حجاج	[illegible]
ابواب مختصہ	[illegible]	دیگر چندہ جات	[illegible]	خیرات و مبرات	[illegible]
میزان دفتر نظامت	[illegible]				
اخراجات بلدہ و اضلاع۔		میزان	[illegible]	صدر میزان۔	[illegible]

ٹپہ خانہ سرکار عالی و سرکار عظمت مدار - ٹیلیگراف آفس

فصل ۱ ٹپہ خانہ سرکار عالی

تمام دنیا مین کوئی ترقی یافتہ قوم ایسی نہ نکلے گی جسکے یہان ڈاک کا قاعدہ جاری نہ ہو - ہان یہ ضرور ہی کہ بعض کے یہان اُس کے قاعدہ مختلف ہون گے - اگر ہم پچھلی تاریخون پر نظر ڈالین تو ہمین کئی صدی پیشتر ڈاک کے وجود کا نشان ملے گا - گو عرب - ایران - اور ہندوستان مین خطوط رسانی کا طریقہ ابتدائے اسلام اور اُس سے پہلے بھی پایا جاتا ہی لیکن گورنمنٹ کی جانب سے اس قسم کی آسانیان اُس زمانہ مین پیدا نہ کی گئی تھین جس سے رعایا فائدہ حاصل کر سکتی - اُسوقت یا تو تجارتی اغراض سے عوام اپنا انتظام آپ کر لیتے تھے یا شتر سوارون کے ذریعہ سے شاہی فرامین گورنرون کو پہونچتے تھے - مندرجہ بالا طریقے اہل عرب اور اہل ہند کے تھے ایرانی حصول مقصد کے لیے کبوترون سے کام لیتے تھے - اور خاص حالتون مین اب بھی اس طریقہ کو وہان کے اعلی طبقے والے پسند کرتے ہین گو اس قاعدہ کو جاری ہوئے ہہزار سال گذرے ہین لیکن امتداد زمانہ کے باعث اب اس کا عام رواج نہین - باوجودیکہ یورپ مین ڈاک کا انتظام اعلی پیمانہ پر ہی - لیکن وہان کے امرا اور رؤسا نے اس قاعدہ کو ایرانیون سے مستعار لے لیا ہی - چنانچہ حضور پرنس [۵۱] جارج آف ویلز کو بھی نامہ بر کبوترون کا شوق ہی - اور حضور موصوف اُن سے نامہ بری کا کام لیتے ہین -

ڈاک کے جو طریقے آجکل کام مین لائے جاتے ہین اُن مین سے شتر سوار کے ذریعہ سے خطوط رسانیکا طریقہ خلیفہ ہادی عباسی کے زمانہ مین اُن کے لایق وزیر یحیی برمکی نے جاری کیا تھا - اور حجاز [۵۲] مین مکہ اور مدینہ کے درمیان ڈاک آیا جایا کرتی تھی - قیاس چاہتا ہی کہ اُس زمانہ کے ہندوستانی راجہ مہاراجہ بھی اسی طریقہ پر کاربند ہون گے -

لیکن ہمکو ان طریقون کو دیکھنا چاہیے جو آجکل دنیا کے ترقی یافتہ ملکون مین برتے جاتے ہین - سنہ ۱۸۴۸ع مین ایڈورڈ چہارم کے حکم سے ڈاک خانے قایم ہوئے مگر اُس زمانہ مین ڈاکخانہ صرف گورنمنٹ کے کام مین لائے جاتے تھے - اور ڈاک نشیون کا کام یہہ تھا کہ گاڑی کے گھوڑے کھول کر دوسرے

۵۱ حالات شہزادہ و شہزادی بیگم ویلز - از سید منظر علی ۵۲ البرامکہ مولفہ مولوی محمد عبد الرزاق

گھوڑے جوت دین۔ خاص خاص تقریبون پر امرا بھی اسی ڈاک کے ذریعہ سے اپنے دوستونکو
تحفے بھیجا کرتے تھے لیکن سنہ ۱۴۶۲ء مین فرانس[۱] نے اس سے اچھا انتظام کیا اور رعایا کے لیے
بہت سی آسانیان پیدا کر دین۔ پھر سنہ ۱۵۸۱ء مین فرانس کی دیکھا دیکھی انگلستان نے بھی ڈاک کے
اصولون مین تغیر و تبدل کیا۔ لیکن سترھوین صدی تک اسکے ڈاکخانون کو چندان فروغ نہ ہوا۔ آخر
سنہ ۱۶۳۵ء مین چارلس اول نے صندوق خطوط اندازی رکھوائے۔ اور انگلستان اور اسکاٹلینڈ کے
خاص خاص مقامات پر عام طور سے ڈاک پہونچنے لگی[۵۲]۔ لیکن وقت پر نہ پہونچنے کی شکایت باقی رہی
جو اس زمانہ کے لحاظ سے نظر انداز کر دینی چاہیئے۔

باوجود ان تمام باتون کے اسوقت خطوط پر محصول اسقدر زیادہ رکھا گیا تھا کہ عوام کو خط بھیجنے کی
جرات نہ ہوتی تھی۔ سیول وار کے شروع ہو جانے سے اس انتظام مین بھی طرح طرح کی دشواریان
پیش آئین اور جنگ کے خاتمہ پر یہہ بات قرار دی گئی کہ تمام قلمرو برطانیہ مین ہفتہ وار ڈاک جایا کرے
اور کرامول نے سنہ ۱۶۴۹ء مین ایک ایک صدر ڈاکخانہ کھولا[۵۳]۔ اور پھر تو ہر مہذب اور ترقی یافتہ
ملکون مین ڈاکخانے کھولدیے گئے۔

ہندوستان مین ڈاک کے قدیم طریقے تو پہلے ہی سے جاری تھے۔ لیکن نئے دور مین ایسٹ انڈیا کمپنی
اسکے قیام کی موجب ہوئی۔ پہلے یہان بھی عمدہ سڑکین نہ ہونے کے باعث ڈاک کے وقت پر
پہونچنے مین مختلف قسم کی دقتین پیش آئین لیکن رفتہ رفتہ انکی اصلاح ہوتی گئی یہانتک کہ اب
تمام ہندوستان مین بہت کم ایسے مقامات ہون گے جہان ڈاکخانے موجود نہ ہون۔

دکن (قلمرو نظام خلد اللہ ملکہ) مین بھی دوسرے ممالک کیطرح سرکاری ضرورتون کے لحاظ سے اسکا
وجود قرار دیا گیا تھا۔ اور ڈاکخانہ کی شاخ بلدہ سے دہلی تک گئی تھی۔ مگر خطوط رسانی کا کوئی خاص
انتظام نہ تھا بلکہ تعلقہ کے جوانون اور سوارون کے ذریعہ سے سرکاری لفافہ جات منزل بمنزل
روانہ کیے جاتے تھے۔ تحصیلات مین ڈاک روانہ کرنے کا یہہ طریقہ تھا کہ ڈاک خدمتیان دیہات کے

[۱] ہوم کمپنین سنہ ۱۸۵۳ء ص ۵۲ و ۵۳ فیملی ٹیوٹر سنہ ۱۸۵۴ء۔

حوالہ ہوتی تھی اور وہ دوسرے دیہات مین بہیجا دیتے تھے۔ اسطرح خط دہ بدہ روانہ ہوتا ہوا مکتوب الیہ کو پہونچتا تھا۔

راجہ چندو لعل کے عہد وزارت مین قلمرو انگلیشیہ کی نظیر سے قدیم وضع کے ڈاکخانون کی اصلاح ہوئی۔ لیکن اُس زمانہ کے رواج کے موافق وزارت مآب نے ڈاک کا کام بھی ٹھیکہ پر دیدیا۔ موہن لال جوگل کشور (دہلی) کو سب سے پہلے اسکا کام تفویض ہوا اور ۔/ محاصلی کی جاگیر اُنہین مرحمت ہوگئی جو اتبک اُن کے ورثہ کے قبضہ مین چلی آتی ہی۔ اس جاگیر کا نام ناگرم پلی ہے جو شمس آباد کے قریب واقع ہی۔ یہہ موہن لال بوجہ کاروبار تجارت دہلی مین رہتے تھے لیکن اُن کی جانب سے جوالا پرشاد بلدہ مین کام کیا کرتے تھے۔ جب جوگل کشور کے فرزند بالا پرشاد کو ڈاک کا کام سپرد ہوا اُسوقت بھی جوالا پرشاد بدستور کام کرتے رہے۔ اُن کے بعد چند روز تک رجو لال کارپرداز رہے پھر کالکا پرشاد مقرر ہوئے ۱۲۷۲ف سنہ ۱۲۸۰ء مین ضلع بندی ہوئی جس سے ڈاک کے کام مین قدرے آسانیان پیدا ہوگئین لیکن باضابطہ کام نہ ہوا۔ ناگرم پلی کی جاگیر موہن لال کی ذاتی جاگیر تھی۔ ڈاک کے اخراجات کے لیے تعلقہ دہاموری واقع برار محاصلی ۔/ سالانہ مقرر ہوا۔ اسکے علاوہ تعلقداران سر رشتہ سے سرکاری خطوط کی روانگی کے لیے تنخواہین مقرر ہوئین اور تعہد دار نے بطور خود خانگی خطوط کی روانگی کا بندوبست کیا۔ اس سے جو کچھہ آمدنی ہوتی وہ تعہد دار کا حق تھا۔ اور ۲ تولہ وزنی خطوط کے لیے اُس زمانہ مین ۔/ اور ۹۰ تولہ وزنی پارسل کے واسطے ۔/ محصول لیے جاتے تھے۔ اُس وقت رجسٹری اور بیرنگ نہ اور کسی قسم کے طریقے رائج ہوئے تھے۔ خطوط پر ڈاکخانہ کی مہر کردیجاتی تھی جس پر محصول گرفتہ شد لکھا ہوتا تھا۔

سنہ ۱۲۶۹ف مین سرکار عالی نے اخراجات کنٹجنٹ کے لیے برار سرکار عظمت مدار کے تفویض کیا اُسوقت تعلقہ دہاموری علاقہ ڈاک سے علحدہ ہوگیا۔ اس لیے بالا پرشاد کو ۔/ سالانہ لفافہ جات سرکاری کی اجرائی کی بابت ٹھیکہ دیا گیا۔ تنخواہ عطیہ تعلقداران اسکے علاوہ ہی۔ یہہ رقم اخراجات ڈاک کے لیے مکتفی نہ ہوئی۔ اسوجہ سے ڈاک کے انتظام مین پیچیدگیان پیدا ہوئین

سنہ ۱۲۷۹ ف مین نواب مختار الملک بہادر اول نے ڈاک کا باضابطہ انتظام کرنے کیلئے ۴ مہر سنہ ۱۲۷۹ ف م ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۸۶ ہ کو نواب تہور جنگ کو صدر مہتمم ٹپہ خانہ علاقہ سرکار عالی مقرر کیا۔ اور دفتر نظامت ٹپہ خانہ سرکار عالی کے نام سے ایک دفتر قایم ہوا۔ اُس زمانہ مین قواعد وضوابط ترتیب دئے گئے اور خانگی خطوط کی اجرائی کا انتظام سرکار نے اپنے ذمہ لیا اُسوقت ڈاکخانون کی تعداد (۱۲۵) اور خالص آمدنی [illegible] تھی اور خرچ [illegible] تھا۔

سنہ ۱۲۸۱ ف مین مسٹر چارلس نے صدر مہتممی ٹپہ خانہ سرکار عالی کا جائزہ لیا۔ اِن کے زمانہ مین ڈاک کے انتظام مین ترقی ہوئی۔ اور عام طور پر سنہ ۱۲۸۲ ف مین بھنگی خطوط۔ رجسٹری۔ کمر بند۔ زر مبادلہ وغیرہ کا انتظام ہوا اور خطوط ثبت کرنے کے لیے مواہیر تاریخ و محصول طلب وغیرہ تیار ہوئین۔ مہر مین تاریخ بحساب ماہ ہلالی درج تھی اور خطوط کی رجسٹری کے لیے ۴ محصول لیا جاتا تھا۔ لیکن ۱۵ آبان سنہ ۱۲۹۱ ف کو بہ نظر آسائش رعایا ۲ محصول قرار پایا۔ مسٹر چارلس سررشتہ ڈاک سے سررشتہ انعام مین منتقل ہوئے۔ اور یکم خورداد سنہ ۱۲۸۵ ف کو میجر ہنری راک صدر مہتمم مقرر ہوئے۔ ابتدائی انتظام کے ۷ سال بعد سنہ ۱۲۸۶ ف مین ڈاکخانون کی تعداد ۱۷۰ تھی اور آمدنی [illegible] اور اخراجات [illegible] تھے اس حال تک سرکاری لفافون پر ٹکٹ لگائے جاتے تھے جن پر لفظ "سرکاری" مختلف رنگ مین چھپا ہوا تھا۔ عبدالکریم صاحب ناظم کی ابتدائی ملازمت مین لفظ "سرکار نظام" مہر مین چھپا ہوا تھا جو ٹکٹون وغیرہ پر لگائی جاتی تھی سنہ ۱۲۹۷ ف مین یہہ قاعدہ موقوف کردیا گیا۔ مگر اس سے سرکاری لفافہ جات کا وزن اور آمدنی کا اندازہ نہین ہوتا تھا اس وجہ سے لفافون کے وزن کرنے اور حساب رکھنے کا طریقہ جاری ہوا۔

سنہ ۱۲۸۷ ف مین میجر ہنری راک خدمت مہتممی سے کاغذ مہور پر منتقل ہوئے اور ۱۲ آذر سنہ ۱۲۸۷ ف کو مولوی سید محی الدین علوی صدر مہتمم مقرر کیے گئے۔ وہ ۲ سال تک اس خدمت پر مامور رہے۔ اس کے بعد انکا تبادلہ مولوی عبدالکریم صدر تعلقدار صوبہ غربی (بیدر) کے ساتھ ہوا اور انہون نے یکم شہریور سنہ ۱۲۹۰ ف کو آکر اپنی خدمت کا جائزہ لیا۔ ان کے تقرر کے چوتھے سال یعنی سنہ ۱۲۹۴ ف مین ڈاکخانون کی تعداد ۱۷۱ اور آمدنی [illegible] تھی۔ اس سال خرچ کا تخمینہ [illegible] کیا گیا تھا۔

سنہ ۱۳۰۲ف مین قلمرو نظام کے اندر ۹۵ ڈاکخانے تھے۔ اور ان کی آمدنی ۱۵/۷/۸ اور خرچ ہوا۔ ۸ رمضان سنہ ۱۳۰۱ مین صدر مہتمم ٹپہ خانہ کا عہدہ ناظم ٹپہ خانہ کے لقب سے ملقب ہوا سنہ ۱۳۰۶ف مین عبد الکریم صاحب کو سالم تنخواہ پر وظیفہ دیا گیا اور ۹ اردی بہشت سنہ ۱۳۰۶ف کو مسٹر سی لاڈر بمشاہرہ الصما ماہانہ ناظم ٹپہ مقرر ہوئے۔ علاوہ تنخواہ کلدار ماہانہ بطور کنٹر بیوشن بھی دیے جاتے تھے۔ سنہ ۱۳۱۲ف تک وہ اس عہدہ کا کام انجام دیتے رہے پھر وظیفہ یاب ہو کر ولایت چلے گئے۔ فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب نے ۲۰ بہمن سنہ ۱۳۰۷ف کو مددگاری ناظم ٹپہ خانجات کا جائزہ لیا اور ان کی تنخواہ مقرر ہوئی۔ آپ کے زمانہ مین ٹپہ خانہ سرکار عالی کو خاص ترقی ہوئی۔ ۲۸ خورداد سنہ ۱۳۱۲ف کو وہ خدمت منتہی دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل پر شملہ روانہ ہوئے۔ ۱۰ مہر سنہ ۱۳۱۲ف کو مولوی محمد صدیق صاحب نے نظامت کا جائزہ لیا اور ۹ بہمن سنہ ۱۳۱۶ف تک منصرمانہ کام کرتے رہے مسٹر ناکس ہوسن ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل علاقہ سرکار عظمت مدار پانچ سال کے لیے اس خدمت پر مستعار لیے گئے جن کی الصہ روپیہ کلدار ماہانہ تنخواہ اور ایک سو روپیہ ماہانہ کنٹر بیوشن اور ایکسچنج کمپنی جملہ الصما ماہانہ مقرر ہوئے۔ آپ نے ۱۰ بہمن سنہ ۱۳۱۶ف کو خدمت کا جائزہ لیا اور مولوی محمد صدیق صاحب حسب فرمان ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ بماہوار آٹھ سو روپیہ عہدۂ نائب ناظم ٹپہ مقرر ہوئے سنہ ۱۳۱۳ف مین ڈاکخانون کی تعداد (۲۵۳) تھی منجملہ ان کے خاص بلدہ مین ۱۶ ڈاکخانے ہین۔ آخر سنہ ۱۳۱۳ف تک ڈاکخانہ جات کی خالص آمدنی ۹/۶/۸ تھی اور ۵/۸ خرچ ہوئے آمدنی مین سرکاری لفافون اور پارسلون کی آمدنی شریک نہین ہے۔ اگر یہہ بھی شامل کر لی جائے تو جملہ آمدنی ۶/۱۰/۸ ہوتی ہے اور کل اخراجات منہا کر دینے پر ۱/۱۰/۸ کی بچت رہتی ہے۔ سنہ ۱۳۱۴ف مین ٹپہ خانہ جات وصنادیق خطوط اندازی کی تعداد حسب ذیل تھی۔

نام	سنہ ۱۳۱۳ف	سنہ ۱۳۱۴ف	بیشی	نام	سنہ ۱۳۱۳ف	سنہ ۱۳۱۴ف	بیشی
ہیڈ آفس۔	۱۶	۱۶	۰	برانچ ٹپہ خانہ۔	۸۲	۸۳	۱
ماتحت ٹپہ خانہ جات۔	۱۵۵	۱۶۰	۵	صنادیق خطوط اندازی۔	۳۰۶	۳۳۰	۲۴

اس سال یعنی ۱۳۱۴ف میں ٹپہ خانہ کی خالص آمدنی [illegible] ہی جسمین بمقابلہ آمدنی سال ۱۳۱۳ف کے [illegible] زیادہ ہی اور خرچ کی مقدار [illegible] ہی جو بمقابلہ سال گذشتہ کے [illegible] کم ہی۔ بہرحال سررشتہ انتظام ٹپہ خانہ کے متعلق گویا [illegible] کا خرچ خالص ہوا ہی۔ اگر اس رقم کو بھی جو سرکار سے ٹپہ خانہ کے متعلق ہی اسکا شمار کیا جائے۔ اور آمدنی مین شامل کیا جائے تو یہہ سمجھنا چاہیے کہ سررشتہ ٹپہ سے سرکار کو [illegible] کا اضافہ ہوا۔

۱۳۱۵ف مین ۱۴ ٹپہ خانہ جدید قایم کیے گئے اور ۱۱ صندوق خطوط اندازی برخاست کیے گئے۔ اور اس سال [illegible] آمدنی ہوئی جو بمقابلہ سال سابق کے [illegible] زیادہ ہی۔ اور خرچ کی مقدار [illegible] یعنی سال ماسبق سے بقدر [illegible] زیادہ ہی۔ اس سے ظاہر ہی کہ سال زیر ریویو مین انتظام سررشتہ ٹپہ کے متعلق سرکار پر [illegible] خالص خرچ بمقابلہ [illegible] بابتہ سال ماسبق کے عاید ہوا۔ مگر اُس رقم کو بھی جو سرکاری اشیاء ٹپہ کے محصول کی بابتہ سرکار سے وصول طلب خیال کی جاتی ہی شریک آمدنی کی جائے۔ تو اُس صورت مین سرکار کو سررشتہ ٹپہ سے بعد وضع اخراجات گویا [illegible] کا منافع حاصل ہوا۔

۱۳۱۵ف مین حسب فرمان حضرت اقدس علاقہ جات پائیگاہ و جاگیر بلا ادائی محصول مقررہ ٹپہ کے ذریعہ سے مراسلات بھیجنے یا وصول کرنے سے ممنوع کیے گئے۔ حسب جریدہ ۲۸ اردی بہشت ۱۳۱۶ف حکم ہوا کہ آغاز ۱۳۱۷ف سے سروس ٹکٹ (ٹکٹ بکار سرکار) جن پر لفظ "سرکاری" چھپا ہوا ہوگا خزاین سرکاری سے بادای قیمت نقد تمام دفاتر کو مل سکین گے۔ مگر اس سنہ مین ٹکٹ تیار نہونیکی وجہ سے اُس حکم کی تعمیل نہین ہوئی مگر یکم اسفندار ۱۳۱۸ف سے یہہ ٹکٹ جاری ہوئے۔

یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ سے نواب خورشید جاہ مرحوم کی علاقہ کا خانگی ٹپہ خانہ حسب الحکم سرکار فیض آثار اعلیحضرت حضور پرنور اُٹھا دیا گیا۔ حسب جریدہ ۸ آذر ۱۳۱۷ف (حسب فرمان حضرت مرتبہ ۸ رجب ۱۳۲۵ھ) حکم ہوا کہ انگریزی ٹپہ خانون کے ذریعہ سے جو اشیاء ٹپہ خانہ سرکار عالی مین آکر تقسیم ہوتے ہین اُنپر سرکار عالی کا محصول جو لیا جاتا ہی آیندہ سے نہ لیا جائے۔

تعلق — ڈاکخانون کا تعلق[1] محکمہ ہوم آفس یعنی معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سے ہی۔

[1] ملاحظہ طلب جریدۂ اعلامیہ غیر معمولی ۲۸ بہمن ماہ الہی ۱۲۹۴ف۔

زرمبادلہ

زرمبادلہ[۱] کی اجرائی ملک سرکار عالی مین ۱۲۸۳ف ۱۲۹۰ھ مین عمل مین آئی ۔ اسکا تعلق پہلے صدر ٹپہ خانہ سرکار عالی سے تھا مگر ۱۲۸۵ف ۱۲۹۳ھ سے خزانہ عامرہ سرکار عالی کے متعلق کر دیا گیا ۔

تبادلۂ خطوط

سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار کے درمیان خطوط اور مراسلات تبادلہ کے متعلق معاہدہ ہوا ۔ اسکا ذکر معاہدات مین ملیگا ۔

گھونگرو ٹپہ

۲۱ ۔ امرداد ۱۲۷۹ف م ۴ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ کو حسب ضرورت گھونگرو چالان سے علحدہ روانہ کرنیکا حکم جاری ہوا اسکے بعد ۳۰ بہمن ۱۳۱۰ف م ۲۲ ۔ رمضان ۱۳۱۹ھ کو یہہ طریقہ موقوف کیا گیا ۔

صندوق خطوط اندازی

۱۳۰۶ف ۱۳۱۵ھ مین بلدہ و بیرون بلدہ مین خطوط اندازی کے صندوق رکھے گئے ۔

بیمہ

یکم تیر ۱۳۱۶ف سے ٹپہ خانہ سرکار عالی مین بیمہ کا طریقہ جاری ہوا ۔

۱۳۰۶ف مین دفتر ناظم ٹپہ خانہ کرایہ کے مکان سے ڈاک بنگلہ مین منتقل ہوا ۔

پاکٹ بک

۲۰ بہمن ۱۳۰۷ف م ۹ شعبان ۱۳۱۵ھ کو حکم ہوا کہ کتابین اور اخبارات جن کا وزن ۳ تولہ سے زیادہ مگر ۱۰ تولہ سے زیادہ نہو انپر نیم آنہ محصول لیا جاے ۔ اسطرح پر ۱۰ تولہ اور اس کی کسرات پر آدہ آنہ محصول لینے کا قاعدہ جاری ہوا ۔

اُسی تاریخ ایک حکم اور جاری ہوا کہ اخبارون اور کتابون پر جنکا وزن ۳ تولہ سے زاید نہو صرف پاؤ آنہ محصول لیا جائے ۔ لیکن اُسوقت تک پاؤ آنہ کا ٹکٹ رائج نہوا تھا اس لیے آدہ آنہ کے ٹکٹ پر سیاہ رنگ کی مہر سے "پاؤ آنہ" ثبت کر دیا جاتا تھا ۔ پاؤ آنہ کے ٹکٹ جاری ہونے سے یہہ قاعدہ منسوخ ہوا ۔

ٹکٹ

۱۲۷۶ف ۱۲۸۳ھ مین ٹکٹ طغرائی قیمتی ایک آنہ جاری ہوا اسکے کاغذ کا رنگ سبز تھا ۔ اور حروف سیاہ تھے ۔ اسپر ڈاکخانہ کے متعلق کوئی علامت نہ تھی ۔ یہہ خانگی لفافون پر چسپان کیے جاتے تھے اور یہی رسید ذکر کام مین آتے تھے ۔ جب دوسری قسم کے ٹکٹ جاری ہوئے تو ۱۳ جمادی الاول ۱۳۰۹ھ کو ان ٹکٹون کی نسبت حکم ہوا کہ جس لفافہ پر یہہ ٹکٹ ہوگا وہ بیرنگ سمجھا جائیگا ۔

۱۲۷۹ف ۱۲۸۶ھ مین مندرجۂ ذیل ٹکٹ جاری ہوئے ۔

---

[۱] جریدۂ اعلامیہ یکم آذر ۱۲۸۳ف ۔ زرمبادلہ گورنمنٹ نظام مین اسطرح سمجھا جاتا ہے جسطرح گورنمنٹ انگریزی مین منی آرڈر ۔

الف۔ ا قیمتی ایک آنہ اسکا کاغذ سفید اور حروف کا رنگ سرخی مائل تھا۔ بغرض شناخت انگریزی
فارسی۔ تلنگی۔ اور بالبودھ۔ زبانون کے بہدے حروف مین نیم آنہ لکھا ہوا تھا۔ سنہ ۱۳۲۲ف مین یہہ ٹکٹ
منسوخ ہوگیا۔ ۲۔ قیمتی ایک آنہ اسکے کاغذ کا رنگ کاسنی مائل بسیاہی تھا۔ اور ایک آنہ سفید حروف مین کندہ تھا۔
یہہ اسوقت تک جاری تھا۔ ۳۔ ٹکٹ قیمتی نیم آنہ کا سفید کاغذ کے معمولی پیمانہ پر جاری ہوا۔ حروف
مائل بسرخی تھے۔ انگریزی۔ فارسی۔ تلنگی۔ اور بالبودھ زبانون مین "نیم آنہ" لکھا ہوا تھا۔ یہ ٹکٹ
سنہ ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوگیا۔ ۴۔ قیمتی آدھہ آنہ کاغذ سرخ و حروف سفید سنہ ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوا۔ ۵۔ قیمتی آدھہ آنہ
پیمانہ معمولی رنگ کاسنی اب یہہ ٹکٹ بالکل معدوم ہی۔ اسکی منسوخی کا سنہ معلوم نہین۔ ۶۔ قیمتی دو آنہ۔ پیمانہ
معمولی رنگ سیاہ اسکی تنسیخ کا سنہ معلوم نہین اب یہہ ٹکٹ بالکل معدوم ہی۔ ۷۔ قیمتی دو آنہ۔ پیمانہ معمولی رنگ
نیلگون سنہ ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوا۔ ۸۔ قیمتی دو آنہ۔ پیمانہ معمولی رنگ سبز۔ یہہ ابتک جاری تھا۔

نشان ا تا ۴۔ ۱۱۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۷ھ کو جاری ہوئے

ب۔ ا۔ قیمتی تین آنہ۔ پیمانہ معمولی رنگ زعفرانی۔ ابتک جاری تھا۔ ۲۔ قیمتی چار آنہ پیمانہ معمولی۔ رنگ
نیلگون ابتک جاری تھا۔ ۳۔ قیمتی آٹھہ آنہ پیمانہ معمولی رنگ اگری ابتک جاری تھا۔ ۴۔ قیمتی بارہ آنہ۔
پیمانہ معمولی رنگ نیلگون ابتک جاری ہے۔

سنہ ۱۲۸۶ھ کے بعد مندرجۂ ذیل ٹکٹ اور جاری ہوئے۔

ج۔ ا۔ سنہ ۱۳۰۸ف مطابق ۱۳۱۶ھ مین ٹکٹ قیمتی نیم آنہ جاری ہوا۔ پیمانہ معمولی رنگ سرخ سنہ ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوا۔ ۲۔
یکم مہر سنہ ۱۳۱۴ف م ۵۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ کو ٹکٹ قیمتی نیم آنہ جاری ہوا۔ پیمانہ معمولی رنگ سرخ خط طغرا ابتک
رائج تھا۔ ۳۔ ۱۴۔ آبان سنہ ۱۳۰۹ف م ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۸ھ کو ٹکٹ قیمتی پاؤ آنہ کسیقدر بڑے پیمانہ پر جاری ہوا۔
اسکا رنگ نیلگون تھا۔ پاؤ آنہ کا یہہ سب سے پہلا ٹکٹ تھا۔ سنہ ۱۳۲۲ف مین منسوخ ہوا۔ ۴۔ اسی تاریخ معمولی
پیمانہ پر پاؤ آنہ کا نیلگون ٹکٹ اور جاری ہوا وہ ابتک جاری تھا۔ بموجب جریدہ اعلامیہ مورخہ
۱۲۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف جزو اول جلد ۳۹ نمبر ۲۶ صفحہ ۳۶۵۔

۵۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف سے ایسے ٹکٹون کا رواج ہوا۔

۱- ۱/۴ آنہ ٹکٹ ...... نیلگون خاکی۔ ۲- ۱/۲ آنہ ٹکٹ ...... گہرا سبز۔
۳- ۱ر آنہ کا ٹکٹ ...... گہرا گلابی۔ ۴- ۲ر آنہ کا ٹکٹ ...... ہلکا شہابی۔
۵- ۳ر آنہ کا ٹکٹ ...... نارنجی مائل خاکی۔ ۶- ۴ر آنہ کا ٹکٹ ...... ہلکا سبز۔
۷- ۸ر آنہ کا ٹکٹ ...... رنگ شہابی۔

لفافہ جات

سنہ ۱۲۹۴ء مین مندرجۂ ذیل لفافہ جاری ہوئے۔

۱- لفافہ قیمتی نیم آنہ رنگ سرخ مہر کی شکل بیضوی۔ اس پر انگریزی اور فارسی حروف مین "سرکار آصفیہ" لکھا ہوا تھا منسوخ ہوگیا۔ لیکن سنہ تنسیخ معلوم نہین۔ یہہ لفافہ انگریزی پیمانہ سے قدرے بڑا تھا۔ ۲- قیمتی نیم آنہ پیمانہ مذکورۂ بالا مہر برنگ زرد وضع بیضوی سنہ ۱۳۱۷ء مین منسوخ ہوگیا۔ ۳- قیمتی ایک آنہ پیمانہ مذکورۂ بالا۔ مہر کا رنگ مائل بہ سیاہی وضع بیضوی۔ یہہ بھی سنہ ۱۳۱۷ء مین منسوخ ہوگیا۔

سنہ ۱۲۹۴ء کے بعد مندرجۂ ذیل لفافہ جاری ہوئے۔

۱- سنہ ۱۲۹۵ء مین مندرجۂ بالا پیمانہ کا لفافہ رجسٹری کے لیے جاری ہوا۔ اسکی قیمت ۴ر اور رنگ سبز تھا سنہ ۱۳۲۲ء مین منسوخ ہوگیا۔ ۲- سنہ ۱۲۹۶ء مین لفافہ قیمتی پانچ آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکا رنگ سبزی مائل اور وضع بیضوی تھی۔ سنہ ۱۳۲۲ء مین منسوخ کیا گیا۔ ۳- سنہ ۱۳۰۴ء مین لفافہ قیمتی ۲ر مذکورۂ بالا پیمانہ کا جاری ہوا۔ اسکی مہر کا رنگ سبز اور وضع بیضوی تھی۔ اور دہائی عبارت مین "ڈہائی آنہ" لکھا ہوا تھا۔ یہہ لفافہ رجسٹری کے لیے تھا۔ سنہ ۱۳۲۲ء مین منسوخ ہوا۔ ۴- سنہ ۱۳۱۷ء مین لفافہ قیمتی آدہ آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکی مہر کا رنگ سرخ اور وضع مدور تھی وہ ابتک رائج تھا۔ ۵- اسی سنہ مین لفافہ قیمتی ایک آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ مہر کا رنگ سُرمئی اور وضع مدور تھی جس مین ہلال اور تار ابنا ہوا تھا۔ یہہ سنہ ۱۳۱۹ء مین لفافہ قیمتی دو آنہ مذکورۂ بالا پیمانہ سے کسیقدر بڑا رجسٹری کے لیے جاری ہوا۔ اس لفافہ کی مہر پشت پر تھی۔ مہر کا رنگ نیلگون اور وضع مدور ہے مہر کے اندر ہلال اور تار ابنا ہوا تھا۔ ۷- لفافہ قیمتی دو آنہ پائی اسی سنہ مین سرکاری پیمانہ کا رجسٹری کے لیے جاری ہوا۔ اسکی مہر پشت پر ہی جسکا رنگ نیلگون اور وضع مدور رہی۔ مہر مین ہلال اور تار ابنا ہوا ہی

از جریدہ اعلامیہ ۱۲۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ ف جزو اول جلد ۳۹۔ نمبر ۲ صفحہ ۳۰۶ سنہ ۵۔ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ ف سے حسب ذیل لفافہ جات کا رواج ہوا۔

۱۔ ½ آنہ کا لفافہ ٹکٹ زدہ ۔۔۔۔۔ سبز ۲۔ ا ر۔ آنہ لفافہ ٹکٹ زدہ ۔۔۔۔۔ لاکھی

۳۔ ۲ ر لفافہ رجسٹری پارچہ دار ۔۔۔۔۔ نیلا۔

پوسٹ کارڈ

سنہ ۱۸۶۵ء مین سلطنت جرمن کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے کارڈ ایجاد کیے مگر وہ وہان زیادہ پسند نہ ہوئے بعد ازان اسٹرلین گورنمنٹ نے اس ترکیب کو پسند کر کے سنہ ۱۸۶۹ء کے شروع مین ویانا مین اسکو رواج دیا۔ بعد ازان سنہ ۱۸۷۰ء مین انگلنڈ مین اسکا رواج ہوا۔ اور سنہ ۱۸۸۶ء مین ہندوستان مین رواج پایا۔ اور سنہ ۱۸۸۹ء مین گورنمنٹ جاپان نے ان کو اپنی سلطنت مین رواج دیا۔

ہندوستان مین ۲۳۔ کروڑ کارڈ سالانہ خرچ ہوتے ہین اور اُن مین مزید ترقی کی امید ہے۔

۱۔ یکم آذر سنہ ۱۳۰۰ مین پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ (انگریزی پوسٹ کارڈ کے پیمانہ پر مہر سرخ وضع مربع جس مین ہلال اور تارا بنا تھا۔ اُردو۔ انگریزی۔ بالبودہ۔ اور تلنگی مین ہدایت تھی) جاری ہوا یہہ چند ماہ رائج رہا اُس کے بعد منسوخ ہو گیا منسوخی کا سنہ نہین معلوم ہوا۔ یہہ کارڈ اب نہین دکھائی دیتا ہے۔

۲۔ سنہ ۱۳۰۰ مین پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ مذکورہ بالا پیمانہ کا (رنگ مہر سرخ وضع مربع جسمین سرکار آصفیہ اور سنہ اور قیمت درج تھی اور مذکور الصدر زبانون مین ہدایتین لکھی تھین) جاری ہوا آذر سنہ ۱۳۰۶ ف سنہ ۱۳۱۴ مین منسوخ ہوا۔ ۳۔ سنہ ۱۳۱۴ مین پوسٹ کارڈ قیمتی پاؤ آنہ معمولی پیمانہ کا (جس پر عبارت انگریزی و اردو مین لکھی ہے) جاری ہوا تھا۔ ۴۔ ۳۰ بہمن سنہ ۱۳۱۱ ف کو جوابی پوسٹ کارڈ قیمتی نیم آنہ بشکل مذکور الصدر جاری ہوا۔

۵۔ ۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ ف کو پاؤ آنہ کا پوسٹ کارڈ چاکلیٹ خاکی رنگ کی مہر کا جاری ہوا۔

شرح محصول ٹپہ و رجسٹری و پارسل وغیرہ ذیل مین درج ہے۔

محصول خطوط جو سنہ ۱۲۸۷ مین لیا جاتا تھا

نیم تولہ	از نیم تولہ تا یک تولہ	از یک تولہ تا ۲ تولہ	از ۲ تولہ تا ۳ تولہ	کیفیت
نیم آنہ	یک آنہ	دو آنہ	سہ آنہ	چار تولہ کے بعد اُسکی کسرات پر ایک آنہ زاید لیا جاتا تھا

غرہ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ سے اس محصول مین کسقدر تغیر ہوا

تا دو تولہ	از دو تولہ تا سہ تولہ	کیفیت
ایک آنہ	دو آنہ	تین تولہ سے زائد کے لیے ہر تولہ ار مقرر ہوا۔

پوسٹ کارڈ		خط[1]			کمر بند	رجسٹری	ہنگی جسکا وزن (۴۰) تولہ سے زاید نہو		
ایک ورقی	دو ورقی	وزن نیم تولہ سے زاید نہو	وزن نیم تولہ سے زاید لیکن ایک تولہ سے زاید نہو	ہر زاید ایک تولہ یا اُس کے کسرات کے	ہر دس تولہ یا اُس کے کسرات کے	خطوط پوسٹ کارڈ کور پیکٹ وغیرہ کے	اگر وزن ۲۰ تولہ سے زاید نہو	وزن ۲۰ تولہ سے زاید لیکن ۴۰ تولہ سے زاید نہو	ہر زاید ۴۰ تولہ یا اُس کے کسرات کے
پاؤ آنہ	نیم آنہ	نیم آنہ	ایک آنہ	ایک آنہ	نیم آنہ	دو آنہ	چار آنہ	چھ آنہ	دو آنہ

بہنگی جسکا وزن ۴۰ تولہ سے زاید ہو		رجسٹر شدہ اخبار[2]			بیمہ صرف سرکاری امور کے لیے			
(۴۰) تولہ سے زاید لیکن (۴۸۰) تولہ سے زاید نہو	ہر زاید چالیس (۴۰) تولہ یا اُسکے کسرات کے	اگر وزن ۲ تولہ تک ہو	ما بعد ۲ تولہ سے ۲۰ تولہ تک	ہر زاید ۲۰ تولہ یا اُس کے کسرات کے	ایک روپیہ یا اُس کے کسر تک	ایک روپیہ سے زاید دس روپیہ تک	دس روپیہ سے زاید پچیس روپیہ تک	ہر زاید پچیس روپیہ یا اُس کے کسر کے
تین روپیہ دو آنہ	چار آنہ	پاؤ آنہ	نیم آنہ	نیم آنہ	ایک آنہ	دو آنہ	چار آنہ	چار آنہ

۱؎ سابق مین خط جسکا وزن نیم تولہ سے زاید نہو نیم آنہ محصول لیا جاتا تھا لیکن بنظر آرام و آسایش عوام ۲۹۔ اردی بہشت ۱۳۱۴ف سے بجائے نصف تولہ کے پون تولہ تک نصف آنہ محصول مقرر ہوا۔ ملاحظہ ہو جریدہ اعلامیہ جلد ۳۶ نمبر ۳ مورخہ ۴ تیر ۱۳۱۴ف م ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ صفحہ ۹۵۔ لفافہ جات سرکاری نیم سرکاری اور پارسل وغیرہ بلا چسپان ٹکٹ جا سکتے ہین مگر اُس پر عبارت "سرکار سرکار عالی" اور عہدہ دار مجاز کی دستخط مع عہدہ صاف ثبت ہونا چاہیے ورنہ محصول لیا جاتا ہے۔

۲؎ ۲۶ مردے ۱۳۱۸ف سے محصول مین حسب ذیل ترمیم ہوئی۔ ۱۔ جسکا وزن آٹھ تولہ سے زاید نہو پاؤ آنہ۔ ۲۔ وزن ۸ تولہ سے زاید لیکن چالیس تولہ سے زاید نہو نیم آنہ۔ ۳۔ ہر زاید ۴۰ تولہ وزن یا اُس کے کسرات پر نیم آنہ (جریدہ ۴ بہمن ۱۳۱۸ف نمبر ۱ جلد ۴۰ صفحہ ۱۲۹ جزو اول)۔

حسب فرمان اقدس مورخہ ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۲۵ محصول خطوط و پارسل میں حسب ذیل تخفیف ہوئی۔

(جریدہ ۲۷ ہر دے سنہ ۱۳۱۷ف جلد ۳۹ نمبر ۱۰-)

۲۵ آبان سنہ ۱۳۱۶ف سے خطا ور پارسل کا محصول حسب ذیل قرار دیا گیا۔

خطوط			پارسل		کیفیت
وزن ایک تولہ	وزن زائد از ایک تولہ تا دو تولہ	زائد از دو تولہ ہر دو تولہ یا کسر پر	ایک تولہ تا چالیس تولہ	زائد از چالیس تولہ ہر چالیس تولہ یا کسر پر	
نیم آنہ	ایک آنہ	ایک آنہ	دو آنہ	دو آنہ	۔

فہرست مقامات ٹپہ خانہ بلدہ و بیرون بلدہ۔

نمبر شمار	نام ٹپہ خانہ	سنہ قیام	نمبر شمار	نام ٹپہ خانہ	سنہ قیام	نمبر شمار	نام ٹپہ خانہ	سنہ قیام
۱	صدر ٹپہ خانہ ۱	سنہ ۱۲۷۹ف	۵	بیگم بازار	۲۵ شہریور سنہ ۱۳۰۷ف	۹	قلعہ گولکنڈہ	سنہ ۱۳۰۹ف
۲	کباڈی گوڑہ ۲	۱۲۸۹ف سنہ ۱۲۹۱ف ۳	۶	کاچی گوڑہ	سنہ ۱۳۰۸ف	۱۰	یاقوت پورہ	سنہ ۱۳۰۹ف
۳	اسٹیشن حیدرآباد	سنہ ۱۳۰۰ف	۷	حسینی علم	سنہ ۱۳۰۸ف	۱۱	شاہ علی بنڈہ	سنہ ۱۳۰۹ف
۴	کاروان ساہوکاران	یکم آبان سنہ ۱۳۰۷ف	۸	خیریت آباد	سنہ ۱۳۰۸ف	۱۲	ترپ بازار ۴	سنہ ۱۳۱۱ف اوائل ماہ [illegible]

۱ - پتھر گٹی ۲ - قریب سکندر آباد ۳ - یہ ٹپہ خانہ سنہ ۱۳۱۱ف میں عین آبادی سکندر آباد میں منتقل ہوا۔

۴ - اندرون احاطہ نظامت ٹپہ خانہ سرکار عالی۔

صدر تختہ اخراجات ٹپہ خانہ سرکار عالی بابتہ ۱۳۱۵ ف

نمبر	نام ابواب	تعداد رقم	تعداد	نمبر	نام ابواب	تعداد رقم	تعداد	نمبر	نام ابواب	تعداد رقم	تعداد
۱	دفتر نظامت ٹپہ خانہ جات	[illegible]	۷۹	۳	صدر ٹپہ خانہ و ٹپہ خانہ بلدہ۔	[illegible]	۱۸۳	۵	متفرق الاونس و ضائع و زر وغیرہ	[illegible]	
۲	اہتمام صوبہ جات	[illegible]	۲۰	۴	ٹپہ خانہ جات اضلاع	[illegible]	[illegible]		جملہ میزان	[illegible]	۱۹۹۸

تختۂ آمدنی و اخراجات تعداد ٹپہ خانہ جات و قیام صدر مہتمم ٹپہ خانہ قلمرو سرکار عالی۔

نمبر نشان	سال	نام عہدہ دار	تعداد ٹپہ خانہ جات	آمدنی	خرچ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	۴ مہر سنہ ۱۲۷۹ ف	نواب شہسوار جنگ بہادر	۱۲۵	[illegible]	[illegible]	آپ صدر مہتمم ٹپہ خانہ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔
۲	سنہ ۱۲۸۰ ف	″	″	[illegible]	[illegible]	
۳	۲۰ تیر سنہ ۱۲۸۱ ف	مسٹر چارلیس	″	[illegible]	[illegible]	
۴	سنہ ۱۲۸۲ ف	″	۱۵۵	[illegible]	[illegible]	
۵	سنہ ۱۲۸۳ ف	″	″	[illegible]	[illegible]	
۶	سنہ ۱۲۸۴ ف	″	″	[illegible]	[illegible]	
۷	یکم خورداد سنہ ۱۲۸۵ ف	میجر ہنری راک	۱۷۰	[illegible]	[illegible]	مسٹر چارلیس سررشتہ انعام میں منتقل ہو گئے
۸	سنہ ۱۲۸۶ ف	″	″	[illegible]	[illegible]	
۹	۱۳ آذر سنہ ۱۲۸۷ ف	مولوی سید محی الدین صاحب علوی	″	[illegible]	[illegible]	میجر ہنری راک خدمت مہتممی کا [illegible] منتقل ہو گئے
۱۰	سنہ ۱۲۸۸ ف	″	۱۲۳	[illegible]	[illegible]	
۱۱	سنہ ۱۲۸۹ ف	″	۱۷۲	[illegible]	[illegible]	ماخوذ از نظم و نسق۔
				[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	سال	نام عہدہ دار	[illegible]	آمدنی	خرچ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۲	یکم مہر سنہ ۱۲۹۰ ف	مولوی عبدالکریم صاحب	۱۷۰	[illegible] ۳ر۹ر	[illegible] ۱۲ر۵ر	انکے ساتھ مولوی سید محی الدین صاحب علوی کا خدمت صدر تعلقداری صوبہ غربی بیدر پر تبادلہ ہوا۔
۱۳	سنہ ۱۲۹۱ ف	〃	۱۸۱	[illegible] ۱ر۳ر	[illegible] ۳ر۶ر	
۱۴	سنہ ۱۲۹۲ ف	〃	۱۸۲	[illegible] ۲ر۵ر	[illegible] ۶ر۳ر	
۱۵	سنہ ۱۲۹۳ ف	〃	۱۸۱	[illegible] ۶ر	[illegible] ۳ر۳ر	
۱۶	سنہ ۱۲۹۴ ف	〃	۱۸۱	[illegible] ۲ر۷ر	[illegible] ۱۱ر۸ر	
۱۷	سنہ ۱۲۹۵ ف	〃	۱۸۵	[illegible] ۸ر۵ر	[illegible] ۱۰ر۹ر	
۱۸	سنہ ۱۲۹۶ ف	〃	۱۸۶	[illegible] ۵ر۲ر	[illegible] ۱۰ر۷ر	
۱۹	سنہ ۱۲۹۷ ف	〃	۱۹۰	[illegible] ۱ر۸ر	[illegible] ۱ر۱۰ر	
۲۰	سنہ ۱۲۹۸ ف	〃	۱۹۱	[illegible] ۱۳ر۴ر	[illegible] ۱ر۹ر	
۲۱	سنہ ۱۲۹۹ ف	〃	۱۸۹	[illegible] ۵ر۵ر	[illegible] ۳ر۲ر	
۲۲	سنہ ۱۳۰۰ ف	〃	۱۸۹	[illegible] ۶ر۸ر	[illegible] ۷ر	
۲۳	سنہ ۱۳۰۱ ف	〃	۱۹۴	[illegible] ۱۰ر۱۱ر	[illegible] ۷ر۱۰ر	
۲۴	سنہ ۱۳۰۲ ف	〃	۱۹۵	[illegible] ۱۵ر۷ر	[illegible] ۱۴ر۳ر	آپکے عہد میں صدر مہتمم ٹیپہ کا عہدہ ناظم ٹیپہ خانہ قرار پایا۔
۲۵	سنہ ۱۳۰۳ ف	〃	۱۹۷	[illegible] ۹ر	[illegible] ۱ر	

نمبر شمار	سال	نام عہدہ دار	تعداد ڈاک خانہ جات	آمدنی	خرچ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۶	سنہ ۱۳۰۴ف	مولوی عبدالکریم صاحب	۱۹۹	[illegible] ۱۳/۱۱/۱	[illegible] ۹/۹/۴	
۲۷	سنہ ۱۳۰۵ف	"	۲۰۶	[illegible] ۴/۶/۴	[illegible] ۴/۲/۴	
۲۸	سنہ ۱۳۰۶ف ۹ اردی بہشت	مسٹر سی لارڈ	۲۰۷	[illegible] ۵/۸/۴	[illegible] ۱۵/۱/۱	سنہ ۱۳۰۶ف مین مولوی محمد عبدالکریم صاحب ناظر ڈاک خانہ کو سالم تنخواہ پر وظیفہ ہوا اور مسٹر سی لارڈ [illegible] سرکار عالی اور علاوہ [illegible] کلدار کنٹرولر [illegible] پر تقرر ہوا۔
۲۹	سنہ ۱۳۰۷ف	"	۲۱۴	[illegible] ۳/۲/۴	[illegible] ۵/۷/۴	
۳۰	سنہ ۱۳۰۸ف	"	۲۲۳	[illegible] ۸/۱/۴	[illegible] ۱/۱۰/۴	
۳۱	سنہ ۱۳۰۹ف	"	۲۴۱	[illegible] ۱۲/۴/۴	[illegible] ۶/۵/۴	
۳۲	سنہ ۱۳۱۰ف	"	۲۳۹	[illegible]	[illegible]	
۳۳	سنہ ۱۳۱۱ف	"	۲۴۱	[illegible]	[illegible]	
۳۴	۱۸ امہر سنہ ۱۳۱۲ف	مولوی محمد صدیق صاحب	۲۴۸	[illegible]	[illegible]	مسٹر سی لارڈ کے ولایت روانہ ہونے سے مولوی محمد صدیق صاحب مذکور منصرم کے طور پر نظامت ڈاک کا جائزہ لیا۔ منجملہ دو سو ترپن ڈاک خانہ جات کے ۱۲ بلدہ و بیرون بلدہ مین ہین۔
۳۵	سنہ ۱۳۱۳ف	"	۲۵۳	[illegible] ۶/۶/۴	[illegible] ۵/	
۳۶	سنہ ۱۳۱۴ف	"	۲۵۴	[illegible] ۹/۷	[illegible] ۱۲/	
۳۷	سنہ ۱۳۱۵ف	"	۲۶۸	[illegible] ۵/۵	[illegible] ۸/۷/۴	
۳۸	سنہ ۱۳۱۶ف	مسٹر ناکس ہیومن	۲۸۷	[illegible]	[illegible]	۱۰ بہمن سنہ ۱۳۱۶ف کو مستقل طور پر خدمت نظامت ڈاک خانہ کا جائزہ لیا اور پہلے ۵ سال کے لیے مقرر ہوئے۔ انکی تنخواہ [illegible] کلدار مقرر پائی۔

پوسٹ آفس و ٹیلیگراف علاقہ سرکار عظمت مدار واقع ملک نظام۔

قیام پوسٹ آفس چادرگھاٹ۔

۱۸۳۸ء ۱۲۵۴ھ میں برٹش پوسٹ آفیس کا پتہ لگتا ہی کہ وہ رزیڈنسی چادرگھاٹ میں موجود تھا۔ لیکن تاریخ قیام ٹپہ خانہ معلوم نہ ہو سکی کہ وہ رزیڈنسی میں کب قایم ہوا۔ سنہ ۱۸۸۵ء ۱۳۰۲ھ میں بیلنڈ رزیڈنسی کمپونڈ سے اٹھکر چادرگھاٹ میں عابد کی شاپ کے قریب قایم ہوا۔ اس کے بعد وہان سے ایک اور مکان مین منتقل ہوا۔ اور چند سال گے بعد وہان سے اٹھکر نواب محسن الملک کی کوٹھی کے قریب (رزیڈنسی روڈ کے جس بنگلہ مین مسٹر ہرمزجی وکیل رہا کرتے تھے) ۱۹ مارچ ۱۸۹۶ء ۱۳۱۳ھ کو اُٹھ آیا۔ اور اب اُسی کوٹھی مین ہی۔ یہہ کوٹھی دو سا بہائی چینائی کی ہی۔

لٹیر بکس واقع پتھر گٹی۔

انگریزی لٹیر بکس قریب دیوڑہی نواب مکرم الدولہ مرحوم واقع پتھرگٹی پر نصب تھا۔ چند سال تک رہا لیکن اُس کے عزل و نصب کے سنہ کا ٹھیک طور پر پتہ نہین چلتا صرف اسقدر پتہ چلتا ہی کہ ۱۳۰۶ف تک یہان موجود تھا جو محمد عبدالکریم صاحب ناظم ٹپہ خانہ سرکار عالی کے زمانہ مین اٹھا دیا گیا۔

افضلگنج پوسٹ آفیس۔

افضلگنج پوسٹ آفیس اوایل ۱۸۶۸ء ۱۲۸۴ھ مین امتحاناً قایم کیا گیا۔ اور یکم ڈسمبر ۱۸۶۸ء ۱۲۸۵ھ کو مستقل طور پر قایم ہوا اور وہ اب تک موجود ہی۔

رزیڈنسی پوسٹ آفیس۔

یکم جولائی ۱۹۰۱ء ۱۳۱۹ھ کو ٹیلی گرام آفس کے متصل پوسٹ آفس امتحاناً قایم کیا گیا۔ اور یکم جنوری ۱۹۰۲ء ۱۳۱۹ھ کو مستقل طور قایم ہو گیا۔

منی آرڈر۔

یکم جنوری سنہ ۱۸۸۰ء ۱۲۹۷ھ سے پوسٹ آفیس مین منی آرڈر کا طریقہ جاری ہوا۔

وی۔ پی۔

یکم ڈسمبر سنہ ۱۸۷۷ء ۱۲۹۴ھ سی پوسٹ آفس مین۔ وی۔ پی۔ ایبل۔ کا طریقہ جاری ہوا۔

سکہ نظام اور سکہ انگریزی کا لین دین۔

ابتدا ار قیام پوسٹ آفیس سے حالی اور انگریزی سکہ ان دونون کا لین دین پوسٹ آفیس مین ہوا کرتا تھا لیکن یکم جنوری سنہ ۱۸۹۶ء ۱۳۱۳ھ سے حالی سکہ کا لین دین موقوف ہوا۔ صرف برٹش سکہ مین لین دین جاری ہوا۔

تقسیم خطوط

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۴ء ۱۳۲۲ھ سے اندرون بلدہ اور افضلگنج وغیرہ مین بجائے ایک وقت خطوط وغیرہ تقسیم ہونیکے صبح اور مغرب کے چار بجے دو وقت تقسیم ہونے شروع ہوئے۔

یکم ڈسمبر سنہ ۱۹۰۷ء ۱۳۲۵ھ سے بعد مغرب تیسری ڈلیوری اندرون و بیرون بلدہ مین شروع ہوئی۔ اور ۱۱ مارچ ۱۹۰۸ء ۱۳۲۶ھ سے یہہ طریقہ موقوف ہوا۔ لہذا یکم اکٹوبر سنہ ۱۹۰۸ء سے حسب سابق شب کو خطوط تقسیم ہونا شروع ہوئے۔

ٹیلیگراف

ماہ فروری ۱۳۱۷ھ ۱۹۰۰ء مین ٹیلیگراف کی ایک شاخ امپریل پوسٹ آفیس مین بغرض سہولیت کاروبار قایم کی گئی۔

سیونگ بنک

یکم اپریل ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ء کو امپریل پوسٹ آفیس مین سیونگ بنک قایم ہوا۔

فہرست ٹپہ خانہ جات انگریزی جو حیدرآباد رزیڈنسی اور سکندرآباد مین واقع ہین۔

شمار	نام ٹپہ خانہ	شمار	نام ٹپہ خانہ	شمار	نام ٹپہ خانہ	کیفیت
۱	چادرگھاٹ	۴	اسٹیشن بلدہ	۷	جیمس بازار سکندرآباد	ان ٹپہ خانون کا تعلق مدراس سے ہے۔
۲	رزیڈنسی بلدہ	۵	خیریت آباد	۸	سایر پرسل لائن سکندرآباد	
۳	افضلگنج	۶	ہیوز سٹون	۹	رجمنٹ بازار سکندرآباد	

مندرجۂ صدر وہ ٹپہ خانہ ہین جو بیرون بلدہ اور سکندرآباد مین قایم ہین۔ لیکن ان ٹپہ خانون کے علاوہ اضلاع پر بھی ٹپہ خانہ قایم ہین۔ اور انکا تعلق بھی جداگانہ ہے۔ یعنی کسی کا تعلق مدراس سے ہی اور کسی کا ناگپور سے ہی اور کسیکا بمبئی سے ہی جسکی تفصیلی کیفیت تختہ مندرجۂ ذیل سے بخوبی ظاہر ہوگی۔

اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی مین جہان جہان برٹش پوسٹ آفیس موجود ہین اُن کے نام درج ذیل ہین

نام ٹپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع	نام ٹپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع
ترمل گیری	مدراس	نامعلوم	اطراف بلدہ	جالنہ پور	ناگپور	نامعلوم	اورنگ آباد
بلوارم	״	״	״	کنٹر		״	״
بوین پلی	״	״	״	سپٹیمن	ناگپور	״	״
اورنگ آباد	ناگپور	سنہ ۱۸۶۹ء	اورنگ آباد	پربھنی	״	״	پربھنی
چھاونی اورنگ آباد	״	نامعلوم	״	ہنگولی	״	״	״

نام ٹپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع	نام ٹپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کب قایم ہوا	ضلع
مالزت	ناگپور	سنہ ۱۸۷۵ یا ۷۶ء	پربھنی	ہس پیٹھ	۔	نامعلوم	۔
پڑتور	”	سنہ ۱۸۷۷ء	”	نگرکل	مدراس	”	نلگنڈہ
گنگاکھیڑ	”	سنہ ۱۸۷۵ یا ۷۶ء	”	کرشنا	”	”	رائچور
سیلو	”	نامعلوم	”	اندپور	۔	”	۔
پرلی	۔	”	بیڑ	یرمس	۔	”	رائچور
انبڑ	۔	”	اورنگ آباد	گلبرگہ	مدراس	”	گلبرگہ
مکتھل	مدراس	”	محبوب نگر	شاہ آباد	”	”	محبوب نگر
ناندیڑ	ناگپور	سنہ ۱۸۷۰ء	ناندیڑ	واڈی	”	”	گلبرگہ
نارائن پیٹھ	مدراس	نامعلوم	محبوب نگر	عثمان آباد	۔	”	عثمان آباد
رائچور	”	”	رائچور	لاتور	۔	”	”
رائچور کنٹونمنٹ	”	”	”	یلندو	مدراس	ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء	ورنگل
لنگسگور	”	”	”	یادگیر	”	نامعلوم	گلبرگہ
ہمناباد	”	”	گلبرگہ	وندلی	”	”	رائچور
جانم پیٹھ	”	”	محبوب نگر	نظام آباد (اندور)	”	”	نظام آباد
						جملہ شمار (۳۸)	

ٹیلیگراف آفس چادر گھاٹ

ماہ جون یا جولائی سنہ ۱۸۵۷ء / ۱۲۷۳ھ مین بمقام چادر گھاٹ (بہ سبب کاروبار برٹش گورنمنٹ) ٹیلیگراف آفس قایم ہوا۔ موجودہ ٹیلیگراف آفس کی تعمیر کا سنہ ۱۸۷۱ء / ۱۲۸۸ھ ہے اور یہی سنہ عمارت پر لکھا ہوا ہے۔ اور ماہ فبروری سنہ ۱۹۱۰ء / ۱۳۲۸ھ مین بسبب سہولیت کاروبار ٹیلیگراف کی ایک شاخ امپریل پوسٹ آفیس چادر گھاٹ مین قایم کی گئی۔

دیگر

۶ مئی ۱۸۸۶ء / ۱۳۰۳ھ کو اورنگ آباد مین تار برقی کا سلسلہ جاری ہوا۔

علاوہ ریلوے اسٹیشنون کے ممالک محروسہ سرکار عالی مین حسب ذیل ۱۰ تار افیس ہین۔

نام مقام	نام اضلاع	نام مقام	نام اضلاع	نام مقام	نام اضلاع
چادرگھاٹ رزیڈنسی	حیدر آباد	بلارم	ضلع اطراف بلدہ	چھاونی اورنگ آباد	اورنگ آباد
سکندر آباد۔	"	اورنگ آباد	اورنگ آباد	ہنگولی	پربھنی

اسکے علاوہ اور مقامات پر بھی ٹیلیگراف آفیس فوجی ضرورت یا سہولت تجارت کی وجہ سے قایم ہین مگر ہمکو اُن کے حالات باوجود کوشش معلوم نہ ہوسکے۔

تعلیمات

قدیم

مہاراجہ چندو لال پیشکار اور نواب سراج الملک مدار المہام کے عہد مین قلمرو نظام کے اندر سرکار عالی کیجانب سے تعلیمات کا کیا انتظام تھا۔ اِسکا باوجود تلاش ٹھیک طور پر پتہ نہ چلا۔ مگر ظاہر ہو کہ اُس زمانہ مین خانگی مدارس مکتب وغیرہ ہونگے۔ انکا نشان تو اس زمانہ سے پہلے بھی ملتا ہی مگر ہم انکا ذکر کرنا نہین چاہتے۔ لیکن پہلے انگریزی اسکول کی بنیاد چرچ آف انگلینڈ کے پادری نے ۱۸۳۴ء / ۱۲۵۰ھ مین ڈالی اسکے بعد ایک رومن کیتھولک اسکول کھولا گیا۔ نواب منیر الملک کے عہد وزارت مین نواب فخر الدین خان شمس الامرائے ثانی نے غریب لڑکون کی تعلیم کے لیے اپنی دیوڑہی مین مدرسہ قایم کیا اور چادرگھاٹ مین انگریزی تعلیم کے لیے گرامر اسکول قایم ہوا اُسکا زمانہ بھی اسکے قریب قریب ہی صیغۂ تعلیمات قایم ہونیسے پہلے نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام نے سرکاری طور پر مدرسہ دار العلوم قایم کیا لیکن ۱۲۸۶ف مین سرکاری طور پر صیغۂ تعلیمات قایم ہوا جس سے وقتاً فوقتاً انتظام مین تغیر و تبدل ہوتا رہا اور اسکے ساتھہ ہی تعلیم مین ترقی ہوئی۔ ذیل مین ہم سرکاری و غیر سرکاری مدارس کا حال حسب موقع بیان کرینگے۔

انتظامی حالات

۱۲۶۹ف / ۱۲۷۱ھ مین حسب الحکم سرکار عالی قلمرو آصفیہ مین بچون کی تعلیم کی غرض سے ہر ضلع مین دو مدرسے قایم ہوئے اور ہر مدرسہ کے ماہانہ اخراجات کے لیے [illegible] اور [illegible] روپئے منظور ہوئے۔ امتحان کا یہہ قاعدہ مقرر ہوا کہ

تحصیلدار اور پٹیل پٹواری طلبا کا سالانہ امتحان لے لیا کرین۔ مقامی ضروریات کے لحاظ سے رعایا کے قایم مقامی کو تعلیمی معاملات مین اختیارات دینا گورنمنٹ کی نہایت بیدار مغزی اور ترقی کہی جاسکتی ہے اسکے سوا اُسوقت کے مناسب بھی یہی تھا۔

سنہ ۱۲۷۸ف (۱۲۸۵ھ) مین صیغہ تعلیمات محکمہ مالگذاری کے تحت مین دیا گیا۔ اور مدرسین کی عزل و نصب کے پورے اختیارات محکمہ مذکورہی کے ہاتھ مین رہی۔ مدرس کے مقرر کرنیکی نسبت یہہ شرط لگائی گئی کہ وہ مدرسہ دار العلوم کا سند یافتہ ہو۔ مہتمم تعلیمات علاقہ سرکار عالی کی خدمت پر سب سے پہلے مولوی حافظ صدر الاسلام صاحب کا تقرر عمل مین آیا۔ ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۹ھ م ۳ شہریور سنہ ۱۲۸۱ف مین علاقہ سرکار عالی کی مہتممی مدارس کی خدمت پر بمواجب ۱۰۰۰ روپیہ ڈبلیو۔ ایچ ولکنسن مقرر ہوئے۔ اُس سنہ مین اضلاع کے مدرسون کی تعداد ۱۲۵ تھی

سنہ ۱۲۷۹ف (۱۲۸۶ھ) مین مسٹر شافر انگلیہ ورناکیولر اسکول چادر گھاٹ اور مسٹر ولکنسن کا خدمت ہیڈ ماسٹری پر تقرر ہوا اور مدرسین کی تعلیم پانیکی غرض سے نارمل اسکول قایم ہوا۔

سنہ ۱۲۸۳ف (۱۲۹۰ھ) سے طلباء کا امتحان بجائے زبانی کے تحریری مقرر ہوا۔ اور اس ذریعہ سے وہ دقتین رفع ہوگئین جو زبانی امتحان مین ممتحنون کو پیش آتی تھین۔ سنہ ۱۲۸۴ف (۱۲۹۱ھ) مین مدارس اضلاع کی تنقیح کے لیے سرکار عالی نے انسپکٹر مقرر کیے اسکے ایک سال بعد سنہ ۱۲۸۵ف (۱۲۹۲ھ) مین یہہ حکم جاری کیا گیا کہ اضلاع کے طالب العلمون سے ۲ر ماہوار فیس لیجائے پھر سنہ ۱۲۸۶ف (۱۲۹۳ھ) مین حکم ہوا کہ اگر کوئی منصبدار سرکاری مدرسہ مین تعلیم پائے تو اُس سے بلحاظ اُسکی آمدنی فیصدی عال روپیہ کے حساب سے فیس لیجائے۔

اسکے بعد گورنمنٹ نے صیغہ تعلیمات کو محکمہ مالگذاری سے علحدہ کر کے معتمدی متفرقات کے ماتحت کر دیا۔ دفتر معتمدی مذکور کے شکست ہونیکے بعد حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ م ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ف کو مجلس تعلیمات مقرر ہوئی۔ اور مولوی سید حسین بلگرامی (عماد الملک) اسکے ناظم مقرر ہوئے سنہ ۱۳۰۱ف (۱۳۰۹ھ) سے قلمرو سرکار عالی مین ال کے امتحان کا قاعدہ جاری ہوا۔ اس سے پہلے یہہ امتحان مدراس یونیورسٹی کے جانب سے لیا جاتا تھا۔ اور ۲ سال کے بعد شہر مین جسکی آبادی دس ہزار یا اس سے زاید تھی۔ ایک ایک انگلو ورناکیولر مڈل اسکول اور ہر صوبہ مین ایک ایک ہائی اسکول قایم کیا گیا۔ اور تمام ریاست کو ۵ حلقون مین تقسیم کیا گیا اور ہر حلقہ مین

انسپکٹر اور صدر مہتمم کا تقرر ہوا سنہ ۱۲۹۳ف تک مدارس کے ترتیب اور نظام کا کوئی باقاعدہ طریقہ سررشتہ تعلیمات مین نہین تھا۔ صرف منتظمین مدارس اپنے مدرسون کے نام بلا لحاظ تعلیمی حیثیت کے کالج ہائے اسکول مڈل اسکول پرائمری اسکول جو چاہتے تھے رکھ لیتے تھے۔

حسب جریدہ مورخہ ۲۹ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ف م ۱۳ رجب سنہ ۱۳۱۰ھ سے صیغہ تعلیمات معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے تحت مین ہوگیا اور نواب عماد الملک ناظم تعلیمات بدستور اپنی خدمت پر قایم رہے۔ لیکن سنہ ۱۳۱۶ف مین بعد وظیفہ یابی نواب عماد الملک ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایس۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ بیرسٹر ایٹ لا انسپکٹر اسکرٹری مجلس وضع قوانین سرکار عالی کا ناظم تعلیمات پر منصرمانہ تقرر بذریعہ جریدہ (جلد ۳۳ نمبر ۴۴) ۵ مہر سنہ ۱۳۱۶ف عمل مین آیا۔ اور ۱۶ شہریور سنہ ۱۳۱۶ف کو نظامت کا جائزہ لیا۔ سنہ ۱۳۱۷ف مین علاوہ اخراجات سابق کے چار لاکھ روپیہ سالانہ کا اور اضافہ کیا گیا۔

تختہ تعلیمات۔ تعداد مدارس۔ تعداد طلبا۔ اور اخراجات سالانہ سنہ ۱۲۸۱ف لغایت سنہ ۱۳۱۶ف تک عنوان ہذا کے ساتھ ناظرین کو کسی دوسرے مقام پر نظر آئیگا۔ اور تختہ جملہ آمدنی و اخراجات و طلبا پاس شدہ کا و تعطیلات وغیرہ آخر مین شامل ہے۔

ہم ذیل مین سرکاری اور امدادی مدارس کے مختصر حالات درج کرتے ہین ان سے تعلیم کی مجمل کیفیت معلوم ہو سکیگی۔

دار العلوم ۲۰ رجب م ۴ مارچ سنہ ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۶ء کو اس مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ میرزا علی محمد خان اور نواب معتمد الدولہ اس مدرسہ کے خاص منتظم مقرر ہوئے اور منشی شیخ علی صاحب منصبدار اور مسٹر ہنری براؤن اور مسٹر جمشید جی اسکے رکن قرار پائے انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ تلنگی۔ اور مرہٹی۔ زبانون کی تعلیم اس مدرسہ مین شروع ہوئی۔ افتتاح کے دن مدرسہ مین ۱۳۰ طلبا نے اپنا نام درج رجسٹر کرایا۔ اور سنہ ۱۲۹۰ مین مدرسہ مذکور کی خدمت پر مولوی تاج الدین صاحب کا تقرر عمل مین آیا۔ اور اسی زمانہ مین سید وجیہ الدین احمد قادری مدراسی صدر مہتمم اور مولوی زین العابدین خان صاحب صدر مدرس مقرر ہوئے۔ اسکے بعد مولوی سید عبد العلی صاحب واکہ کا تقرر صدر مدرس کی خدمت پر ہوا۔ سنہ ۱۳۰۳ مین مولوی سید وجیہ الدین احمد صاحب قادری اپنی خدمت صدر مہتممی سے کنارہ کش ہوئے۔ سنہ ۱۳۰۴ مین نواب محمد سعید خان صاحب ساکن کلکتہ صدر مہتممی کی خدمت پر مامور ہوئے مگر ہجرت کے شوق سے

انھین یہان زیادہ نہ رہنے دیا اور سنہ ۱۳۱۰ھ مین اپنی خدمت سے استعفا دیکر نواب صاحب مدینہ طیبہ تشریف لیگئے
مولوی الٰہی بخش صاحب عظیم آبادی جو پہلے مدرسہ دینیات کے صدر مدرس تھے وہ اس عرصہ مین دار العلوم کے
صدر مدرس مقرر ہوئے - اور ۱۲ رجب سنہ ۱۳۱۶ھ م ۲۳ دے سنہ ۱۳۰۸ف کو مولوی صاحب موصوف مستقل طور پر
مدرسہ کے صدر مہتمم مقرر ہوئے اُسوقت سے آج (سنہ ۱۳۱۸ف) تک مدرسہ مذکور انھین کی نگرانی مین ہی - نواب
محمد سعید الدین صاحب کے زمانہ کی یہہ بات بھی قابل یادگار ہی کہ انہون نے تحریک کرکے سنہ ۱۳۰۸آ م ۱۸۹۱ء سے
منشی عالم سے لیکر مولوی فاضل کے امتحان کے لیے مدرسہ کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے کرا دیا لیکن سنہ ۱۳۱۶ف م ۱۳۲۴ھ مین
پنجاب یونیورسٹی سے اسکا تعلق علٰحدہ کرکے زیر نگرانی سررشتہ تعلیمات سرکار عالی کر دیا گیا اور اب تقرر
نصاب اور امتحانات وغیرہ ناظم تعلیمات سرکار عالی سے تعلق رکھتے ہین (جلد ۲۲ نمبر ۴ مطبوعہ ۱۴ ربیع دوم ۱۳۲۵ھ
مشیر دکن) سنہ ۱۳۱۵ف مین [illegible] روپے مدرسہ کے سالانہ اخراجات مین صرف ہوئے - سنہ ۱۳۱۴ف مین
مدرسہ مذکور مین ۳۲ جماعتین تھین جنمین ۸۲۵ طلبا تعلیم پاتے تھے اور مدرسین کی تعداد ۳۰ تھی - ان کی
تفصیل یہہ ہی - صدر مہتمم ایک - ناظم ایک - مدرسین عربی و فارسی ۲۳ - خوشنویس ایک - قاری ۲ - انگریزی ماسٹر ۲ جملہ ۳۰ - پاس شدہ
طلبا کا تختہ نمبر ۱۰ ملاحظہ ہو -

مدرسہ عالیہ

حیدرآباد کا یہہ مشہور اور معزز مدرسہ سنہ ۱۲۸۹ھ م ۱۸۷۳ء مین نواب سر سالار جنگ اعظم کی ڈیوڑھی مین قایم ہوا - نواب
میر لایق علیخان مرحوم سالار جنگ ثانی نواب میر سعادت علیخان مرحوم منیر الملک - مہاراجہ کشن پرشاد بہادر
(موجودہ پیشکار و مدار المہام) اور راجہ مرلی منوہر آصف نواز ونت بہادر - اس مدرسہ کے ابتدائی اور مشہور
طالب العلمون مین ہین - سنہ ۱۲۹۳ھ م ۱۸۷۶ء مین مدرسہ مذکور دیوان کی ڈیوڑھی سے رمبولڈ کی کوٹھی واقع
نارائن گوڑہ مین منتقل کیا گیا - اور ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۷ھ م ۸ اپریل سنہ ۱۸۸۰ء کو معزز امرا اور شرفا کے
لڑکون کی تعلیم کے لیے یہہ مدرسہ عام کر دیا گیا - اسکے سالانہ اخراجات بموجب موازنہ حقیقی بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف
[illegible] روپے ہین -

حیدرآباد کالج و نظام کالج -

سنہ ۱۲۹۲ھ م ۱۸۷۵ء مین سیٹی انگلش اسکول اور چادرگھاٹ ورناکیولر اسکول اسمین ملا دئے گئے اور مسٹر الف شافرڈ
اس نئے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے - ۶ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۷ھ م ۱۶ مئی سنہ ۱۸۸۰ء کو حسب منظوری

مدارس یونیورسٹی مدرسہ کا نام حیدرآباد کالج رکھا گیا۔ ۱۲۹۸ھ (۱۸۸۱ء) کو کالج میں ایف۔ اے۔ اور بی۔ اے۔ کے درجے قایم ہوئے اور مدارس یونیورسٹی کی تعلیم ان درجون مین بمہ مجانی قرار پائی۔ کالج کے سب سے پہلے پرنسپل ڈاکٹر اگھور ناتھہ صاحب ہین۔ ڈاکٹر صاحب سنہ مذکور مین پرنسپل کی خدمت پر مامور ہوئے تھے مگر اب انھون نے وظیفہ لے لیا ہی۔ سنہ ۱۲۹۶ف (۱۳۰۴ھ) کو کالج مذکور مدرسۂ عالیہ مین ضم کر دیا گیا۔ یا یون کہو کہ مدرسۂ عالیہ کالج مین ملا دیا گیا۔ اور دونون کا نام بجائے حیدرآباد کالج۔ یا مدرسۂ عالیہ کے نظام کالج رکھا گیا۔ کالج مین بی۔ اے تک بدستور تعلیم قایم رہی حقیقی موازنہ کی رو سے سنہ ۱۳۱۵ف مین ۱۳۴۱۶۰ روپے سالانہ اخراجات مین صرف ہوئے۔

پہلے کالج کے لیے بورڈنگ ہاوس کا کوئی انتظام نہ تھا مگر ۲۶ شوال سنہ ۱۳۰۷ھ م ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۰ء کو طلبا کے لیے بورڈنگ ہاوس کا افتتاح ہوا۔ اور انھین رہنے والے طلبا سے ماہانہ اخراجات کیلیے سے لینا قرار پایا۔ اب بجائے سے کے ہر طالب علم سے ۵ لیے جاتے ہین۔

۲۱۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۶ھ م ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۸۸ء روز دوشنبہ کو کالج مین کنڈرگارڈن کی تعلیم کیلیے زنانہ اسکول کی ایک شاخ قایم ہوئی۔ بی بی انگلستانہ بیرسن مریح اور آسیہ بیگم مدرسہ کے صدر مدرسہ قرار پائین اور نئی طفل صدر پیدا ہوا فیس مقرر ہوئی۔ اس مدرسہ مین قرآن شریف۔ عقاید۔ فقہہ۔ اور نماز پڑھنا لازمی قرار دیا گیا۔ ۶ مہر سنہ ۱۳۱۶ف (جلد ۳۸ نمبر ۵۳۔ ۳۰ آبان سنہ ۱۳۱۶ف از جریدہ) مین کالج کا تعلق دفتر نظامت تعلیمات سے منقطع کر کے مجلس انتظامی کی تفویض کیا گیا صدر نشین نواب معین المہام وزیر عدالت و امور عامہ اور ارکان حسب ذیل مقرر ہوئے معتمد سرکار عالی صیغہ تعلیمات مسٹر محمد اکبر نذر علی حیدری منصرم معتمد فینانس ناظم صاحب تعلیمات۔ نواب نظامت جنگ بہادر رکن مجلس عالیہ عدالت۔ اس کالج کے متعلق ایک لائبریری بھی ہی جو سنہ ۱۳۱۹ھ (۱۹۰۲ء) مین قایم ہوئی اور اسکا نام ہاوسن میموریل لائبریری ہی۔

سٹی ہائی اسکول یا مدرسۂ فوقانیہ

اسکو مدرسۂ فوقانیہ بھی کہتے ہین۔ یہہ پہلے سے انگلش اسکول کے نام سے پتھر گٹی پر قایم ہوا۔ بعد مین اسکا نام سٹی ہائی اسکول رکھا گیا۔ اسکی بنا سنہ ۱۲۸۷ھ (۱۲۸۰ف) سے ہی سب سے پہلے اسکے ہیڈ ماسٹر بی۔ ایف شافٹر مقرر ہوئے تھے۔ آجکل مسٹر اے۔ راس۔ اس خدمت پر ہین حقیقی موازنہ کی رو سے مدرسہ کے سالانہ اخراجات سنہ ۱۳۱۵ف مین ۲۰۸۹۶ ہوئے۔

انجینرنگ کالج

۷۔ رمضان ۱۲۸۷ھ مطابق یکم دسمبر ۱۸۷۰ء کو یہہ کالج قایم ہوا۔ اور مسٹر ولکنسن ۔۳۰۰ اردی بہشت ۱۳۰۸ف کو ۵۸۵ روپیہ مواجب پر اسکے صدر مدرس مقرر ہوئے لیکن جریدۂ غیر معمولی مورخۂ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کی رو سے ہمیشہ کے لیے اسکا خاتمہ ہو گیا اور یہہ تجویز قرار پائی کہ نظام گورنمنٹ کیجانب سے تعلیم پانے کیلیے طلبا پونہ ۔ مدراس وغیرہ بھیجے جائین ۔ اب ہر سال ۲ طالب علم یہان سے تعلیم کے لیے بھیجے جاتے ہین ۔ اسکا انتظام معتمد صاحب تعمیرات کے متعلق ہی ۔

کالج مذکور کی تعلیم یافتہ آجکل علاقہ سرکار عالی مین جو معزز خدمات کو انجام دیتے رہی ہین انکے نام ہم ذیل مین درج کرتے ہین ۔

نشان سلسلہ	نام	کیفیت	نشان سلسلہ	نام	کیفیت
۱	عبدالرحیم صاحب	شریک معتمد مال	۶	مرزا مہدیخان صاحب کوکب ۔	ناظم مردم شماری تھی وظیفہ ہو گیا
۲	عبدالقادر صاحب	صوبہ دار گلبرگہ تھی وظیفہ ہوا	۷	مرزا محمد علیخان صاحب ۔	اول تعلقدار نا ندیڑ ۔
۳	راجہ للتا پرشاد صاحب	اسٹیٹ سالار جنگ سی اپکا تعلق ہی	۸	شیو پرشاد صاحب ۔	وکیل تھی انتقال کر گئے ۔
۴	میر کاظم علیصاحب ۔	معتمد تعمیرات تھی وظیفہ ہو گیا	۹	وینکٹ شاستری صاحب	مدرس ریاضی مدرسۂ عالیہ
۵	آغا شیخ محمد صاحب ۔	اول تعلقدار تھی انتقال ہو گیا			

اسکول چادر گھاٹ

اسکو گلور یا ہائی اسکول بھی کہتے ہین ۱۲۸۷ف مطابق ۱۲۹۴ھ مین اسکی بنیاد بمقام چادر گھاٹ پڑی ۔ اور ڈاکٹر اگھور ناتھ صاحب پرنسپل مسٹر شافٹر پروفیسر اور مسٹر گلوریہ ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ۔ یہہ اسکول چادر گھاٹ مین کندہ سامی کے باغ کے اندر واقع ہی ۱۳۱۵ف مین اسکے کل اخراجات پر ۱۰۵۱۲ روپے صرف ہوئے ۔

رزیڈنسی اسکول

یہہ اسکول ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۶۸ء مین اندرون حدود رزیڈنسی (متصل کلاک ٹاور) برٹش گورنمنٹ کیطرف سے قایم ہوا ۔ اور سرکار عالی سے بھی ما روپیہ ماہانہ بطور امداد مقرر ہوئے لیکن ۶ اپریل ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ کو بالکل سرکار عالی کے حوالہ کر دیا گیا اب اسکی امداد ما روپیہ ماہانہ سرکار عالی سے ہوتی ہی ۔

سیول سروس کلاس

حیدرآباد کے معزز نوجوانون کی خاص تعلیم کے لیے ۲۱ ذیحجہ ۱۳۰۲ھ م یکم اکٹوبر ۱۸۸۵ء کو چادرگھاٹ مین سیول سرویس کلاس قایم ہوا۔ اور ۱۳۰۸ھ م ۱۸۹۱ء تک قایم رہا۔ اس اثنا مین متعدد سیولین مال۔ عدالت۔ کوتوالی۔ اور انجنیرینگ مین کافی لیاقت حاصل کرکے سرکار عالی کی خدمت کیلیے تیار ہوئے۔ اور مناسب خدمتین انھین دیگئین۔ خدا معلوم کس وجہ سے یہہ کلاس توڑ دیا گیا تھا۔ اسوقت کے کامیاب شدہ طلبا کے نام درج ذیل ہین اوائل ماہ جنوری ۱۹۰۸ء م ماہ اسفندار ۱۳۱۶ف مین پھر کھولا گیا۔

بابتہ ۱۸۸۶ء

نشان سلسلہ	نام	کیفیت	نشان سلسلہ	نام	کیفیت
۱	سعادت خانصاحب	سنیر مددگار اول۔	۸	وحیدالدین صاحب	سوم تعلقدار۔
۲	حبیب الدینصاحب	مددگار محاسب۔	۹	اعجاز حسین صاحب	سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس
۳	رستم جی فرودن جی صاحب	برار مین کمشنر ہین۔	۱۰	سید احمد اللہ صاحب	دوم تعلقدار۔
۴	لچھمی کانت صاحب	دوم تعلقدار تھے انتقال کرگئے	۱۱	سید محمد صاحب رضوی	مددگار انسپکٹر جنرل رجسٹریشن
۵	سید اسد اللہ صاحب	مددگار مہتمم بندوبست ہین	۱۲	گوبند نایک صاحب	مددگار فینانس۔
۶	مشیت الدینصاحب	ایضاً	۱۳	سید عباس حسین صاحب	اسسٹنٹ کمشنر کروڑگیری
۷	زنگار ڈی صاحب	مددگار ناظم کوتوالی ضلاع تھے انتقال ہوا۔	۱۴	محمد علی صاحب۔	اول تعلقدار عادل آباد۔
			۱۵	فصیح الدین احمد صاحب	اول تعلقدار۔

بابتہ ۱۸۸۷ء

نشان سلسلہ	نام	کیفیت	نشان سلسلہ	نام	کیفیت
۱	فرامجی صاحب	دارالضرب کے متعلقہ مین علیحدہ کیے گئے	۶	رستم جی صاحب	۔
۲	محمد صدیق صاحب	مددگار ناظم ٹپہ خانہ۔	۷	سید محمد علیصاحب	۔
۳	عبدالمجید صاحب	مددگار فینانس۔	۸	سید ذاکر صاحب	تحصیلدار
۴	گوپال راو صاحب	نائب مددگار بندوبست	۹	وینکٹ راو صاحب	تحصیلدار
۵	خورشید جی صاحب	سوم تعلقدار۔			

پیمایش کی انجینئرنگ اسکول

۲۵ شعبان ۱۳۰۵ھ م ۱۲ خورداد ۱۲۹۷ف کو سرکار عالی کی منظوری سے ہنمکنڈہ مین پیمایش کا مدرسہ قایم ہوا اور پھر وہان سے ۱۳۱۶ھ مین حیدرآباد منتقل کیا گیا۔ اور اسوقت تک بدستور قایم ہی۔

محمڈن زنانہ اسکول۔

رمضان ۱۳۰۵ھ م جون ۱۸۸۸ء مین اس مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ ۱۹۰۲ء مین اس مدرسہ مین ۵۰ لڑکیان تعلیم پاتی تھین ان مین صرف تین ہندو تھین باقی مسلمان۔ یہہ مدرسہ سرکاری ہی۔ اور ہر درجہ کی فیس مقرر ہی۔ مدرسہ ایک یورپین لیڈی کے تحت مین اچھی حالت مین ہی۔ یہہ پہلے نام پلی مین تھا۔ اب اسٹیشن کے قریب حسین لقا بائی کے باغ مین واقع ہی۔

نارمل اسکول

نارمل اسکول جو ۱۳۰۲ھ مین توپ کے سانچہ کے پاس قایم ہوا تھا۔ مدرسہ دار العلوم مین ضم کیا گیا۔ بعد چندے گلبرگہ مین اردو کا۔ اور ورنگل مین تلنگی کا مدرسہ کھولا گیا۔ اور اورنگ آباد مین مرہٹی کا مدرسہ کھولے جانے کی تجویز ہوئی تھی۔ مگر یہ مدرسہ جاری نہین ہوا۔ ۱۲۹۸ف کے آخر وہ ۲ مدارس جو گلبرگہ اور ورنگل مین کھولے گئے تھے بلدہ مین منتقل ہو کر آئے اور اسی مدرسہ مین ۱۳۰۶ھ مین مرہٹی کی اور اسکے ۳ سال کے بعد کنٹری کی شاخین کھولی گئین یہہ مدرسہ اسوقت عابد کی شاپ کے قریب ہی۔ اسکو مدرسہ تعلیم المعلمین بھی کہتے ہین۔ صدر مدرس مولوی الہ بخش صاحب ہین۔

اسکول مذکور کے حقیقی اخراجات بموجب موازنہ بابتہ ۱۳۱۵ف ۱۱۹۸۰ روپیہ سالانہ ہین۔

مدارس امدادی و غیر امدادی۔

مدرسہ شمس الامرائی

نواب فخر الدین خان شمس الامراء ثانی نے غریب بچون کی تعلیم کے لیے ۱۲۵۸ھ م ۱۸۴۲ء مین اپنی دیوڑھی کے اندر مدرسہ قایم کیا اور ہر غریب بچہ کو بغرض تحریص و ترغیب پندرھوین روز ایک چوانی مقرر کی۔ یہہ مدرسہ ابتک نواب آسمانجاہ مرحوم کی دیوڑھی مین موجود ہی۔ اور اسمین عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ کی تعلیم مفت ہوتی ہی۔ مدرسہ کے تمام اخراجات مرحوم کے خزانہ سے ادا ہوتے ہین۔

مدرسہ نظامیہ

یہہ مدرسہ مولوی امیر الدین صاحب حیدرآبادی نے اوایل ۱۲۹۳ھ مین قایم کیا۔ اس مدرسہ مین دینیات کی تعلیم کا خاص لحاظ تھا۔ تعلیم کے سوا غریب بچون کو کپڑا مفت ملتا تھا۔ اسیطرح اُن کی خورد و نوش اور بود و باش کا بھی مفت انتظام تھا۔ یہہ سب بانی مدرسہ کی ذاتی علو ہمتی تھی۔ اور وہ خود ہی اسکے اخراجات پورا کیا کرتے تھے غرض انہین ہر طرح دلچسپی تھی۔ اُنکی موجودگی مین بعض وجوہ سے اسکے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک حصہ تو

انھین کے پاس رہا۔ اور دوسرا مولوی انوار اللہ خان صاحب سے (استاد صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد) متعلق ہوگیا جب مولوی امیر الدین صاحب کا انتقال ہوا تو مولوی انوار اللہ خان صاحب نے مدرسے کے کل انتظام کا ذمہ لیا۔ شہر یور ۱۳۰۶ف مین اعلیحضرت بندگانعالی نے مدرسہ کے اخراجات کے لیے صما ماہانہ مقرر فرمائے اس عرصہ مین مدرسہ کئی مکانون مین منتقل ہوتا رہا۔ آخر نواب سلیمانجاہ کی دیوڑھی قریب اُٹھ آیا لیکن کرایہ کے غیر مستقل مکانون مین مدرسہ کب تک رہسکتا تھا۔ اسلیئے مدرسہ کے ارکان نے حضور پرنور کی خدمت مین ایک درخواست کے ذریعہ سے مکانکی ضرورت ظاہر کی۔ درخواست کنندون مین مولوی صاحب کے علاوہ نواب محبوب نواز الدولہ مرحوم مفتی بلدہ۔ اور نواب اقبال یار جنگ مرحوم بھی تھے۔ اعلیحضرت بندگانعالی نے مکان سرائے کسارہٹہ (واقع کسارہٹہ) مین مستقل طور سے مدرسہ کو مرحمت فرمایا۔ اور مدرسہ کو اس باب مین دوسرونکی محتاجی سے نجات دلائی۔ آذر ۱۳۰۶ف سے صیغہ تعلیمات سرکار عالی سے ماما ماہوار بطور امداد ملنے کا پتہ چلتا ہی بعض رؤسا بھی اسکے ممد ہین۔ مدرسہ کی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی اور فارغ التحصیل طلبار کی سالانہ دستار بندی ہوتی ہی جسمین عام طور پر علماء۔ وعہدہ داران۔ وامراء وغیرہ مدعو کیے جاتے ہین۔

مدرسہ اعزہ

رجب ۱۲۹۵ھ م جولائی ۱۸۷۸ء مین مدرسہ قایم ہوا۔ اور نواب مکرم الدولہ بہادر صدر المہام مالگذاری اسکے معتمد قرار پائے۔ اسی موقع پر قیام ودوام کیغرض سے ما‌ـ روپیہ چندہ جمع کیا گیا ۱۹ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ء روز پنجشنبہ کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت نواب سر سالار جنگ اعظم مدار المہام نے قبول فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک سے طلبار کو انعام تقسیم فرمایا۔ اُسوقت طلبار کی تعداد ۸۰ تھی۔ سنہ ۱۲۹۰ف مین مدرسہ کے نام سرکار نے سماہ ماہانہ مقرر کیا ہ۔ ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ م ۱۸۸۴ء کو ۱۸ مرشدزادے تعلیم کیغرض سے مدرسہ مین داخل ہوئے اور اُن سے ع۸ ماہوار فیس مقرر ہوگئی۔ اسکے بعد سرکار عالی سے سو روپیہ اور اضافہ ہوئے۔ اور سرکاری امداد کی مقدار ۲۷ ماہانہ تک ہوگئی جو ابتک جاری ہی۔ مدرسہ کا ذاتی مکان دار الشفا مین واقع ہی۔ اور ایک بورڈ کی نگرانی مین انگریزی فارسی۔ اور اردو کی تعلیم ہوتی ہی۔ مدرسہ کی تعلیم اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی۔ اور مسٹر ٹیٹ اسکے ہیڈ ماسٹر ہین۔

مدرسۂ دینیہ

دینی تعلیم مین روز بروز ضعف محسوس کر کے بعض حیدر آباد کے مسلمان باشندون نے مغلپورہ مین ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور اس باب مین باشندگان شہر کی عام رائے حاصل کرنیکے لیے ۱۳ ذیحجہ ۱۲۹۹ھ کو ایک اشتہار جاری کیا۔ اس پر شہر کے اکثر معززین اور علمانے اتفاق رائے ظاہر فرمایا۔ اور ۱۱ صفر ۱۳۰۰ھ م ۲۲ ڈسمبر ۱۸۸۲ء روز جمعہ کو بعد نماز اندرون مسجد ساجدہ بیگم صاحبہ واقع مغلپورہ مدرسہ مذکور کا افتتاح ہوا۔ مسلمان لڑکے اسمین دینی تعلیم مفت پاتے ہین۔ سالانہ امتحان کے لیے شہر کے لائق لوگ مدعو کیے جاتے ہین جو کامیاب طلبار کو انعام تقسیم فرماتے ہین۔ زمانہ حال مین سعی بلیغ سے جناب مولوی رفیع الدین صاحب کمشنر انعام علاقہ پائگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم اور مولوی سید ابو محمد یحیی صاحب نگران کار وارڈز کورٹ آف وارڈس کے انہی کی مجلس مین چندہ سے مدرسہ کے واسطے ایک مکان تیار ہوا ہی۔ اس مدرسہ کو سرکار سے کسی قسم کی امداد نہین ہی۔ مدرسین کی تنخواہین اور دیگر اخراجات بعض روسار کے چندہ سے پورے ہوتے ہین باوجود اس بے سر و سامانی کے مدرسہ کی تعلیمی اور انتظامی حالت اچھی ہی۔ اور مدرسہ کے اکثر تعلیم یافتہ معزز خدمتون پر مامور ہین۔

مفید الانام

۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ء مین علم دوست کھتریون کے جانب سی یہ مدرسہ افضل گنج مین قایم ہوا۔ اور انگریزی فارسی اور اردو کی باقاعدہ تعلیم دیجانی قرار پائی۔ ۲۵ شعبان ۱۳۰۵ھ کو مدرسہ کے نام سرکار عالی کے صیغہ تعلیمات کی جانب سے ۵۰ روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور ۲۹ تیر ۱۳۱۰ ف کو اس رقم مین ۲۰ روپیہ کا اور اضافہ ہوا اب ۷۰ روپے ماہانہ سرکار سے جاری ہین۔ مدرسہ کا تعلق مدراس یونیورسٹی سے ہی طلبار کی حفظ صحت کیلیے مختلف قسم کی ورزشون کا انتظام کیا گیا ہی۔ مدرسہ ہر طرح سے اچھی حالت مین ہی۔

مدرسۂ آصفیہ

۱۳۰۶ف ۱۳۰۵ھ مین ملک پیٹھ مین مدرسہ جاری ہوا "تعمیر مدرسہ افواج آصفیہ" مادہ تاریخ ہی اسکی تعمیر مین ۱۰۰۰ روپیہ صرف ہوئے۔ اسکی ایک شاخ چھاونی پلٹن صرف خاص مین بھی ہی۔ مگر اس شاخ کی ابتدا ۱۳۰۵ھ سے ہی مدرسۂ آصفیہ ملک پیٹھ مین مڈل تک عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور اردو کی تعلیم دیجاتی ہی۔ نقاشی بھی سکھائی جاتی ہی اور مردانہ کھیلون کا انتظام بھی ہی ۱۳۲۳ھ مین طلبار کی تعداد ۲۰۰ تھی۔ پلٹن کی شاخ مین چوتھے درجہ تک تعلیم ہوتی ہی۔ زبانین وہی پڑھائی جاتی ہین جن کی تعلیم مدرسۂ آصفیہ مین

ہوتی ہی - پلٹن مین ۱۳۰۵ف سے عورتون کا ایک مدرسہ بھی جاری ہوا - اسمین انگریزی - اُردو اور دینیات کی تعلیم لازمی ہی - ورزش موسیقی اور کشیدہ سازی کا انتظام بھی نہایت اعلی پیمانہ پر ہی -

مدرسۂ آصفیہ کے لیے ۹ - اور مدرسہ پلٹن کیلیے ۶ - لایق اُستاد مقرر ہین - اور پلٹن کی شاخ نسوان مین ۳ - اُستانیان پڑھاتی ہین آخرالذکر مدرسون کے طلبا کی تعداد علی الترتیب ۸۵ لڑکے اور لڑکیونکی تعداد ۸۰ ہی تینون مدرسون کی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی - مدرسۂ آصفیہ کو سرکار سے سما بطور امداد کے ماہانہ ملتے ہین -

دہرم ونت اسکول

۱۲۹۷ سنہ ۱۸۸۰ء مین یہہ مدرسہ مال وانوکی ڈیوڑہی مین قایم ہوا ۱۳۰۱ف سے سرکار عالی کے صیغۂ تعلیمات سے اسکے اخراجات کے لیے ـ روپیہ ماہوار جاری ہوئے - اس مدرسہ مین انگریزی - فارسی - اور اُردو کی تعلیم دیجاتی ہی -

ویدک دہرم پرکاشکا

شوال ۱۳۱۳ سنہ م پھاگن فصلی ۱۸۱۰ مین سنسکرت زبان مین دینی تعلیم دینے کے لیے شیورام شاستری گورے کی کوشش سے یہہ مدرسہ شاہ علی بنڈہ پر قایم ہوا چند سال بعد شاستری صاحب بوجوہات چند مدرسہ سے علیحدہ ہوگئے اور مدرسہ کے انتظام کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہوئی - مدرسہ کے اخراجات حیدرآباد کے ہندو علم دوست حضرات کے چندہ سے پورے ہوتے ہین اور سرکار عالی کے صیغۂ تعلیمات سے ـ روپیہ ماہوار بطور امداد ملتے ہین سنسکرت مرہٹی فارسی - اور انگریزی زبانون مین تعلیم ہوتی ہی اور طلبا سے کسی قسم کی فیس نہین لی جاتی - بحالت موجودہ مدرسہ ہر طرح قابل اطمینان ہی - شاہ علی بنڈہ کے قریب بہرانبا داس راہ کے مکان مین موجود ہی -

وید شاستر شالا

شیورام شاستری گورے کی کوشش سے ربیع الاول ۱۳۱۷ سنہ م ساون وود دشمی فصلی ۱۸۲۰ کو شاہ علی بنڈہ پر یہہ شالا قایم ہوا - راجہ شیوراج بہادر دہرم ونت اور راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت نے اسکی سرپرستی قبول فرمائی - مدرسہ کے قیام کی اصل غرض یہہ تھی کہ برہمن لڑکون کو دینی تعلیم دیجائے - بحالت موجودہ شالا مین چند برہمن لڑکے تعلیم پاتے ہین سنستہا لڑکون کی بود و باش اور خورونوش کی متکفل ہی اور سنستہا کے اخراجات عام چندہ سے پورے ہوتے ہین - مگر سنستہا مذکور کی موجودہ حالت

قریب قریب معدوم کے ہی۔

رومن کیتھولک اسکول۔

سب سے پہلے ۱۸۳۴ء مین چرچ آف انگلینڈ کے پادری نے رومن کیتھولک اسکول کھولا۔ اور اُسوقت سے اسوقت تک متعدد اسکول اور مراہب مختلف مقامات مین پائے جاتے ہین اور اچھی ترقی ہو رہی ہی۔

سینٹ جارج گرامر اسکول

لڑکون کو تعلیم دینے کی غرض سے یہہ مدرسہ سینٹ جارج چرچ سکندرآباد مین قایم ہوا۔ باوجود سخت تلاش کے ہمین مدرسہ کی قیام کی تاریخ نہین ملی۔ یوروپین رجمنٹ سے مدرسہ کو ماھ ماہانہ ملا کرتے تھے اس کے سوا سرکار عالی اور علاقہ رزیڈنسی سے بھی کچھہ رقم ملتی تھی۔ ۱۲۶۱ھ ۱۸۴۵ء مین کسی غرض سے مدرسہ سکندرآباد سے سینٹ جارج چرچ چادرگھاٹ مین منتقل ہوا۔ اور اسکا نام پراٹسٹینٹ اسکول رکھا گیا۔

اسی زمانہ مین ایک انتظامی کمیٹی مقرر ہوئی جسکے میر مجلس ڈاکٹر سیتھہ رزیڈنسی سرجن مقرر کیے گئے۔ مسٹر ایفن ٹن مدرسہ کے صدر مدرس قرار پائے۔ اور سرکار عالی کی جانب سے بھی مالی ... دیے جانے لگے۔ جب ۱۸۶۵ء سینٹ جارج چرچ کی جدید عمارت تیار ہوگئی تو قدیم عمارت پراٹسٹینٹ اسکول کو دی گئی۔ اور قدیم نام بدلکر اسکا سینٹ جارج گرامر اسکول رکھا گیا۔ ۱۲۶۹ھ ۱۸۵۲ء کو اس امر کا احساس کیا گیا کہ مدرسہ مین لڑکیونکی تعلیم کا انتظام بھی کیا جائے اسلیے ایک مدرسہ کی بنا ڈالی گئی اور "گرلس سمیٹری" نام رکھا گیا۔ لڑکیونکی تعلیم کا انتظام ایک استانی کے سپرد ہی۔ دونون مدرسے سینٹ جارج چرچ کے ماتحت ہین۔ اور یوروپین اور یوریشین لڑکیونکو اعلی درجہ کی تعلیم دیجاتی ہی۔ ورزش کے لیے مدرسہ کے بازو مین ایک مکان خاص طور پر بنایا گیا ہی۔ اسکول کے نام سرکار عالی کے ماہانہ ... گورنمنٹ ہند سے ماہانہ ... ماہانہ فیس معاف مقرر ہین۔

مورافی اسکول

۱۲۷۱ھ ۱۸۵۵ء مین ڈاکٹر مورفی صاحب نے اپنے نام سے چادرگھاٹ مین یہہ مدرسہ قایم کیا۔

الگزنڈر اسکول

مسٹر اے۔ اے۔ پریرا نے ۱۲ شوال ۱۳۲۱ھ م یکم جنوری ۱۹۰۴ء کو ڈاکٹر اگھور ناتھہ صاحب کے ہاتھہ سے اِس اسکول کا افتتاح کرایا۔ اور میٹرک کے درجے تک تعلیم دیجانی قرار پائی۔

ہندو اگھور ناتھہ اسکول

۱۲۹۸ھ ۱۸۸۱ء مین ڈاکٹر اگھور ناتھہ صاحب نے ترپ بازار مین یہہ مدرسہ قایم کیا۔ اور قیام کے ڈیڑھ سال بعد سرکار سے ... ماہوار بطور امداد مقرر ہوئے۔ یہہ مدرسہ اسوقت اچھی حالت مین ہی۔

مراد ہار کیتنی بائی پاٹھہ شالا۔

۹ رمضان ۱۳۲۲ھ م ۱۸ نومبر ۱۹۰۴ء روز جمعہ گورادھا بائی کالوجی کیتنی بائی ہینگلے کی یادگار مین انکے فرزند

ہوتی ہی۔ پلٹن مین سنہ ۱۳۰۵ھ سے عورتون کا ایک مدرسہ بھی جاری ہوا۔ اسمین انگریزی۔ اُردو اور دینیات کی تعلیم لازمی ہی۔ ورزش موسیقی اور کشیدہ سازیکا انتظام بھی نہایت اعلی پیمانہ پر ہی۔

مدرسۂ آصفیہ کے لیے ۹۔ اور مدرسہ پلٹن کیلیے ۶۔ لایق اُستاد مقرر ہین۔ اور پلٹن کی شاخ نسوان مین ۳۔ اُستانیان پڑھاتی ہین آخرالذکر مدرسون کے طلبا کی تعداد علی الترتیب ۸۵ لڑکے اور لڑکیونکی تعداد ۵۰ ہی ہبنون مدرسون کی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی۔ مدرسۂ آصفیہ کو سرکار سے ۱۰۰ بطور امداد کے ماہانہ ملتے ہین۔

دہرم ونت اسکول سنہ ۱۲۹۷ف ۱۸۸۸ء مین یہہ مدرسہ مال وانوکی ڈیوڑھی مین قایم ہوا سنہ ۱۳۰۷ف سے سرکار عالی کے صیغۂ تعلیمات سے اسکے اخراجات کے لیے ۵ روپیہ ماہوار جاری ہوئے۔ اس مدرسہ مین انگریزی۔ فارسی۔ اور اُردو کی تعلیم دیجاتی ہی۔

ویدک دہرم پرکاشکا شوال ۱۳۱۳ھ م پہاکن سنہ ۱۳۰۵ف مین سنسکرت زبان مین دینی تعلیم دینے کے لیے شیورام شاستری گورے کی کوشش سے یہہ مدرسہ شاہ علی بنڈہ پر قایم ہوا۔ چند سال بعد شاستری صاحب بوجوہات چند مدرسہ سے علیحدہ ہوگئے اور مدرسہ کے انتظام کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔ مدرسہ کے اخراجات حیدرآباد کے ہندو علم دوست حضرات کے چندہ سے پورے ہوتے ہین اور سرکار عالی کے صیغۂ تعلیمات سے ۵ روپیہ ماہوار بطور امداد ملتے ہین سنسکرت مرہٹی فارسی۔ اور انگریزی زبانون مین تعلیم ہوتی ہی اور طلبا سے کسی قسم کی فیس نہین لی جاتی۔ بحالت موجودہ مدرسہ ہر طرح قابل اطمینان ہی۔ شاہ علی بنڈہ کے قریب بہرانباداس رام کے مکان مین موجود ہی۔

وید شاستر پاٹ شالا شیورام شاستری گورے کی کوشش سے ربیع الاول سنہ ۱۳۱۷ھ م ساون وود دشمی سنہ ۱۸۲۰ کو شاہ علی بنڈہ پر یہہ شالا قایم ہوا۔ راجہ شیوراج بہادر دہرم ونت اور راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت نے اسکی سرپرستی قبول فرمائی۔ مدرسہ کے قیام کی اصل غرض یہہ تھی کہ برہمن لڑکون کو دینی تعلیم دیجائے۔ بحالت موجودہ شالا مین چند برہمن لڑکے تعلیم پاتے ہین۔ سونستہا لڑکون کی بود و باش اور خورو نوش کی متکفل ہی۔ اور سونستہا کے اخراجات عام چندہ سے پورے ہوتے ہین۔ مگر سونستہا مذکور کی موجودہ حالت

قریب قریب معدوم کے ہی۔

ردمن کتھولک اسکول۔

سب سے پہلے سنہ ۱۸۳۴ء مین چرچ آف انگلینڈ کے پادری نے ردمن کتھولک اسکول کھولا۔ اور اُسوقت سے اسوقت تک متعدد اسکول اور مدارس مختلف مقامات مین پائے جاتے ہین اور اچھی ترقی ہورہی ہی۔

سینٹ جارج گرامر اسکول

بخصوص انگلش لڑکون کو تعلیم دینے کی غرض سے یہہ مدرسہ سینٹ جارج چرچ سکندر آباد مین قایم ہوا۔ باوجود بحث ہمین مدرسہ کی قیام کی تاریخ نہین ملی۔ یورپین رجمنٹ سے مدرسہ کو ما ۱۰؎ ماہانہ ملا کرتے تھے اس کے سوا سرکار عالی اور علاقہ رزیڈنسی سے بھی کچھہ رقم ملتی تھی۔ سنہ ۱۸۴۵ء/۱۲۶۱ھ مین کسی غرض سے مدرسہ سکندر آباد سے سینٹ جارج چرچ چادر گھاٹ مین منتقل ہوا۔ اور اسکا نام پراٹسٹینٹ اسکول رکھا گیا۔

اسی زمانہ مین ایک انتظامی کمیٹی مقرر ہوئی جسکے میر مجلس ڈاکٹر سیتھہ رزیڈنسی سرجن مقرر کیے گئے۔ مسٹر ہاپ ٹن مدرسہ کے صدر مدرس قرار پائے۔ اور سرکار عالی کی جانب سے بھی ما ۱۰۰؎ دیے جانے لگے۔ جب سنہ ۱۸۶۵ء سینٹ جارج چرچ کی جدید عمارت تیار ہوگئی تو قدیم عمارت پراٹسٹینٹ اسکول کو دی گئی۔ اور قدیم نام بدلکر اسکا سینٹ جارج گرامر اسکول رکھا گیا۔ سنہ ۱۸۵۰ء/۱۲۶۶ھ کو اس امر کا احساس کیا گیا کہ مدرسہ مین لڑکیونکی تعلیم کا انتظام بھی کیا جائے اسلیے ایک مدرسہ کی بنا ڈالی گئی اور "گرلس سمیٹری" نام رکھا گیا۔ لڑکیونکی تعلیم کا انتظام ایک استانی کے سپرد ہی۔ دونون مدرسے سینٹ جارج چرچ کے ماتحت ہین۔ اور یورپین اور یوریشین لڑکیونکو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دیجاتی ہی۔ ورزش کے لیے مدرسہ کے بازو مین ایک مکان خاص طور پر بنایا گیا ہی۔ اسکول کے نام سرکار عالی سے ما ۱۰۰؎ گورنمنٹ ہند سے ما ۱۳ روپیہ ماہانہ فیس ہمام مقرر ہین۔

مورفی اسکول

سنہ ۱۸۵۵ء/۱۲۷۱ھ مین ڈاکٹر مورفی صاحب نے اپنے نام سے چادر گھاٹ مین یہہ مدرسہ قایم کیا۔

الگزنڈر اسکول

مسٹر اے۔ اے۔ پریرا نے ۱۲ شوال سنہ ۱۳۲۱ھ م یکم جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کو ڈاکٹر اگھور ناتھہ صاحب کے ہاتھہ سے اِس اسکول کا افتتاح کرایا۔ اور میٹرک کے درجے تک تعلیم دیجانی قرار پائی۔

ہندو انگلو ورنیکولر اسکول

سنہ ۱۸۸۱ء/۱۲۹۸ھ مین ڈاکٹر اگھور ناتھہ صاحب نے ترپ بازار مین یہہ مدرسہ قایم کیا۔ اور قیام کے ڈیڑہ سال بعد سرکار سے ۵۰؎ ماہوار بطور امداد مقرر ہوئے۔ یہہ مدرسہ سوقت اچھی حالت مین ہی۔

رادہا بائی کیشی بائی کا پاٹھ شالا۔

۹ رمضان سنہ ۱۳۲۲ھ م ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء روز جمعہ کو رادہا بائی کالوجی کیشی بائی پنگلے کی یادگار مین انکی فرزند

رنگ راؤ کالوجی نے چادر گھاٹ مین قایم کیا - مدرسہ مین دو مدرس اور دو اُستانیان تلنگی اور مرہٹی مین لڑکیون کو تعلیم دیتے ہین - لڑکیون کی تعداد ۸۰ ہی جنمین سے نصف تلنگی پڑہتے ہین اور نصف مرہٹی - مندرجۂ ذیل حضرات اسمین ماہانہ چندہ دیکر اپنی علمی دلچسپی کا ثبوت دیرہے ہین - رنگ راؤ کالوجی صاحب عہ کیشور راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ عہ - ین - وہی - رنگ راؤ عہ جاء عہ - لڑکیون سے کسی قسم کی فیس نہین لی جاتی ہی - اور نہ مدرسہ کا ذاتی مکان ہی -

اسلامیہ اسکول بورڈنگ

۲۵ ذیحجہ ۱۳۲۵ھ کو اسکا افتتاح ہوا - اور ۱۷ ذیحجہ ۱۳۲۵ھ سے باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی - فی الحال یہہ مدرسہ مڈل تک ہی - بورڈرز سے عہ ماہانہ فیس لی جاتی ہی جسمین مصارف قیام طعام فیس تعلیم وغیرہ داخل ہین صرف دن بہر رہنے والے طالبعلمون سے عہ ماہانہ لیے جاتے ہین اور ۱۰ سے چار بجے تک رہنے والے طالبعلمون سے ۸ روپیہ ماہانہ فیس لی جاتی ہی - اسمین مذہبی پابندی کے ساتھہ تعلیم عربی - فارسی - انگریزی دیجاتی ہی - اور یہہ اسکول ملک پیٹھہ مین واقع ہی - اسکے منتظم مولوی محمد عبد الحمید صاحب ہین - اور مسٹر گلور باوظیفہ یاب سرکار عالی صدر مدرس ہین -

مدرسہ محبوبیہ شاہ علی بنڈہ

۱۲۷۷ھ مین مولوی محمد زمان خان صاحب شہید مرحوم نے اسکو قایم کیا اور تمام اخراجات تدریس و تعلیم مولوی صاحب اپنی ذات سے دیتے تھے - جب مولوی صاحب ۱۲۸۷ھ مین اعلیحضرت بندگانعالی کے اُستاد مقرر ہوئے تو سرکار سے ایک مکان مدرسہ کے لیے دیا گیا جسمین یہہ مدرسہ آج تک ہی - اسی تاریخ سے اسکا نام مدرسہ محبوبیہ ہوا اور مولوی صاحب بھی اس مکان مین دفن ہین - اس مدرسہ مین تعلیم علوم دینی اور عربی معقول او منقول اور فارسی اردو کی تعلیم دیجاتی ہی ضلع اطراف بلدہ سے ماہی عہ اور سررشتہ امور مذہبی سے ۱۱۸ اور علاقہ صرف خاص سے مالغ عہ ماہانہ مقرر ہین -

باب العلوم

یہہ مدرسہ غرۂ ذیحجہ ۱۳۱۷ھ مین قایم ہوا - اسمین انگریزی - عربی - فارسی کی تعلیم دیجاتی ہی - اور بالخصوص مذہب شیعہ کے لڑکے تعلیم پاتے ہین - سالانہ جلسہ بھی ہوتا ہی - جسمین طلبا کو انعام دیا جاتا ہی تعلیم کی حالت اچھی ہی - مدرسہ چندہ پر چل رہا ہی - اور محلہ دار الشفا مین قایم ہی -

... مذہبی ... ویدک پاٹھ شالا

۱۹۰۴ع مین ونیشنو پنڈت نارائن ڈونگرے نے رزیڈنسی مین اسکو قایم کیا - اور ۲۴ ڈسمبر ۱۹۰۴ع مین

بالکشن راجمندر کر مرگرائس مدرسہ کے شریک ہوئے۔ چند دنون کے بعد اس مدرسہ کا نام شاخ [illegible] رکھا گیا۔ آخر ماہ اپریل ۱۹۰۷ء مین اس مدرسہ کا انتظام ساتو لے کر کے سپرد ہوا۔ اس مدرسہ کے اخراجات چندہ پر چل رہے ہین۔ اسمین مرہٹی اور انگریزی وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور انتظام اچھا ہے۔

مدرسہ زنانہ

اعلیحضرت بندگان عالی کی خاص اجازت سے لڑکیون کے لیے اس مدرسہ کا افتتاح ۲ فروری ۱۹۰۷ء م ۱۸ ذیحجہ ۱۳۲۴ھ کو ہوا۔ اس مدرسہ کا انتظام چند خواتین کے سپرد ہے جسکی صدر نشین مس واکر ہین۔ اور صدر معلمہ مس جعفری ہین۔ اس مدرسہ مین اردو فارسی۔ انگریزی۔ موسیقی۔ سوزن کاری۔ سادہ کاری۔ گل کاری و انتظام خانہ داری وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور اسٹیشن کے قریب یہہ مدرسہ ہے۔ اور سرکاری کہلاتا ہے۔

سکندرآباد کے مدرسے

[illegible] برگیڈ اسکول

یہہ مدرسہ ۱۸۵۹ء ۱۲۷۵ھ مین بمقام سکندرآباد قایم ہوا۔ اسکے طلبار کی بود و باش خورد و نوش اور لباس کا انتظام منتظمان مدرسہ کرتے ہین۔ اور حسب ذیل امداد ماہانہ مدرسہ کو ملتی ہے۔

گورنمنٹ ہند سے [illegible]۔ چھاونی سکندرآباد سے [illegible]۔ از جانب گورنمنٹ [illegible] جملہ [illegible]۔

محبوب کالج

۱۸۶۲ء ۱۲۷۸ھ مین سوم سندر مدلیار نے سکندرآباد مین اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اسی سال انگلو ورناکیولر اسکول کالج کے ماتحت کر دیا گیا۔ ۱۸۸۱ء ۱۲۹۸ھ مین مدرسہ کے منتظمون مین کچھہ شکر رنجی پیدا ہو گئی۔ اس سے وہ کالج علحدہ ہو گیا لیکن ۳ سال بعد ۱۸۸۴ء ۱۳۰۱ھ مین دوبارہ کالج کے ماتحت ہو گیا۔ اسوقت کالج کی تعلیمی و انتظامی حالت قابل اطمینان ہے اور طلبار کی ماہانہ فیس کے علاوہ کالج کو علاقہ سرکار عالی سے [illegible] چھاونی سکندرآباد سے [illegible] جملہ [illegible] امداد ملتی ہے۔

آرفنیز اسکول

۱۸۶۵ء ۱۲۸۲ھ مین یہہ مدرسہ یتیمون کے لیے قایم ہوا۔ ماہ اپریل ۱۸۷۸ء ۱۲۹۵ھ مین سرکار عالی نے اسکو [illegible] مرحمت فرمایا اور [illegible] روپیہ ماہانہ بطور امداد کے مقرر کیا۔

مدرسہ اسلامیہ

۲ مئی ۱۸۸۲ء ۱۲۹۹ھ کو جیمس بازار سکندرآباد مین قایم ہوا۔ مدرسہ کے اخراجات کے متعلق مولوی شیخ حسام الدین صاحب نے ایک مجلس منعقد فرمائی اور مدرسہ کے جانب سے ایک اپیل پیش کی۔ اس پر حاضرین نے [illegible] چندہ مین دیے اور [illegible] روپیہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ متذکرہ بالا رقم مین سیٹھ متھو بھائی سوداگر بمبئی کے [illegible] بھی

شامل ہین مدرسہ مین میٹرک تک تعلیم ہوتی ہی اور اسکی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہی۔ علاقہ رزیڈنسی سے صہ روپیہ اور علاقہ سرکار عالی سے ماعہ روپیہ جملہ ماصہ روپیہ امداد بھی ملتی ہی۔ مدرسہ کی ماہانہ فیس اور خارجی امداد اسکے علاوہ ہی۔

گیرلس پاٹ شالا

سنہ ۱۸۸۰ء/۱۲۹۷ف مین شالہ یعنی مدرسہ مذکور قایم ہوا۔ اسمین لڑکیون کو تعلیم دیجاتی ہی سنہ ۱۸۹۲ء/۱۳۰۲ف سے علاقہ سرکار عالی سے مدرسہ مذکور کے نام ماہانہ ما روپیہ امدادی وظیفہ جاری ہوا۔ بعد ازان وظیفہ مین اور صہ روپیہ کا اضافہ ہوا اب جملہ ماصہ ماہانہ وظیفہ ملا کرتا ہی۔

محبوب مڈیکل اسکول

یہہ اسکول سنہ ۱۳۱۱ف مین قایم ہوا۔ اسکو سرکار سے امداد نہین ہی۔

ذیل مین ہم ایک تختہ کے ذریعہ سے قلمرو نظام کی مردم شماری اور آمدنی کے لحاظ سے تعلیم کے اخراجات درج کرتے ہین۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے ملک کی تعلیمی حالت اسوقت کیا ہی۔

تختہ آمدنی۔ مردم شماری۔ مع اخراجات صیغہ تعلیمات۔

نمبر سلسلہ	سنہ مردم شماری	مردم شماری			تعداد تعلیم یافتہ و نیم تعلیم یافتہ			خالص آمدنی سلطنت	اخراجات تعلیم
		مرد	عورت	جملہ	مرد	عورت	جملہ		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	سنہ ۱۲۹۰ف سنہ ۱۸۸۱ء	۵۰۰۸۱۳۸	۴۸۳۷۴۵۶	۹۸۴۵۵۹۴	۳۱۳۹۱۸	۴۹۴۲	۳۱۸۸۶۰	[illegible]	[illegible]
۲	سنہ ۱۳۰۰ف سنہ ۱۸۹۱ء	۵۸۶۳۱۲۹	۵۶۷۳۹۱۱	۱۱۵۳۷۰۴۰	۳۳۵۷۲۲	۴۹۳۰	۳۴۰۶۵۲	[illegible]	[illegible]
۳	سنہ ۱۳۱۰ف سنہ ۱۹۰۱ء	۵۶۷۳۴۲۹	۵۴۶۷۷۱۳	۱۱۱۴۱۱۴۲	۳۱۰۲۸۶	۱۸۸۸۳	۳۲۹۱۶۹	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۳۱۰ف م سنہ ۱۹۰۱ء کی جملہ مردم شماری کے لحاظ سے ۳۴ مرد عورتوں مین صرف ایک تعلیم یافتہ یا لکھنے پڑہنے کی اوسط ہی - اس سنہ کی مردم شماری کے لحاظ سے ۱۸ - مردونمین ایک لکھا پڑہا ہی - اسیطرح ۲۸۹ عورتون مین ایک عورت لکھی پڑہی ہی - آمدنی کے لحاظ سے سرکار ۳ پائی فی روپیہ تعلیم پر شاہی خزانہ سے صرف کرتی ہی - ذیل مین جو تختہ درج کیا گیا ہی اسمین مدارس علاقہ صرف خاص ودیعلاقہ لوکل فنڈ بھی شریک ہین - علاقہ جاگیرات مستثنیٰ و غیر مستثنیٰ کے مدارس کا بھی کچھ حال معلوم نہو سکا کہ وہان کا کیا حشر ہے - لیکن یقین ہی کہ بحالت موجودہ وہان کی بھی تعلیمی حالت قابل اطمینان نہوگی -

تختہ تعلیمات مدارس وغیرہ علاقہ ممالک محروسہ سرکار عالی من ابتدائے سنہ ۱۲۸۱ف لغایتہ سنہ ۱۳۱۶ف

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارس			تعداد طلباء			آمدنی فیس [illegible]	جملہ اخراجات سالانہ
		جملہ	مدارس سرکاری	[illegible]	جملہ	مدارس سرکاری	[illegible]		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	سنہ ۱۲۸۱ف ۱۲۸۸ھ	۱۳۹	۱۳۹	۰	۵۰۶۵	۵۰۶۵	۰	[illegible]	[illegible]
۲	سنہ ۱۲۸۲ف	۱۴۱	۱۴۱	۰	۵۲۹۲	۵۲۹۲	۰	[illegible]	[illegible]
۳	سنہ ۱۲۸۳ف	۱۴۷	۱۴۷	۰	۵۲۵۵	۵۲۵۵	۰	[illegible]	[illegible]
۴	سنہ ۱۲۸۴ف	۱۵۵	۱۵۵	۰	۶۶۲۷	۶۶۲۷	۰	[illegible]	[illegible]
۵	سنہ ۱۲۸۵ف	۱۵۱	۱۵۱	۰	۶۸۸۰	۶۸۸۰	۰	[illegible]	[illegible]
۶	سنہ ۱۲۸۶ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۷۸۲۲	۷۸۲۲	۰	[illegible]	[illegible]
۷	سنہ ۱۲۸۷ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۶۷۵۲	۶۷۵۲	۰	[illegible]	[illegible]
۸	سنہ ۱۲۸۸ف	۱۶۵	۱۶۵	۰	۷۱۸۳	۷۱۸۳	۰	[illegible]	[illegible]
۹	سنہ ۱۲۸۹ف	۱۷۱	۱۷۱	۰	۸۳۲۰	۸۳۲۰	۰	[illegible]	[illegible]
۱۰	سنہ ۱۲۹۰ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۹۲۳۹	۹۲۳۹	۰	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارس			تعداد طلبار			[illegible]	[illegible]
		جملہ	سرکاری مدارس	خانگی	جملہ	سرکاری مدارس	خانگی		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	سنہ ۱۲۹۱ف	۱۶۲	۱۶۲	۰	۹۷۷۴	۹۷۷۴	۰	[illegible]	[illegible]
۱۲	سنہ ۱۲۹۲ف	۱۶۴	۱۶۴	۰	۹۹۹۴	۹۹۹۴	۰	[illegible]	[illegible]
۱۳	سنہ ۱۲۹۳ف	۱۹۲	۱۹۲	۰	۱۱۶۶۹	۱۱۶۶۹	۰	[illegible]	[illegible]
۱۴	سنہ ۱۲۹۴ف	۲۰۹	۲۰۹	۰	۱۱۸۴۶	۱۱۸۴۶	۰	[illegible]	[illegible]
۱۵	سنہ ۱۲۹۵ف	۲۱۴	۲۱۴	۰	۱۱۴۳۱	۱۱۴۳۱	۰	[illegible]	[illegible]
۱۶	سنہ ۱۲۹۶ف	۲۵۴	۲۵۴	۰	۲۰۶۶۴	۲۰۶۶۴	۰	[illegible]	[illegible]
۱۷	سنہ ۱۲۹۷ف	۴۴۳	۴۴۳	۰	۳۰۱۱۷	۳۰۱۱۷	۰	[illegible]	[illegible]
۱۸	سنہ ۱۲۹۸ف	۴۸۵	۴۸۵	۰	۳۳۴۳۲	۳۳۴۳۲	۰	[illegible]	[illegible]
۱۹	سنہ ۱۲۹۹ف	۴۹۹	۴۹۹	۰	۳۶۵۵۵	۳۶۵۵۵	۰	[illegible]	[illegible]
۲۰	سنہ ۱۳۰۰ف	۴۴۵	۴۴۵	۰	۳۸۷۰۲	۳۸۷۰۲	۰	[illegible]	[illegible]
۲۱	سنہ ۱۳۰۱ف	۵۸۰	۵۸۰	۰	۴۰۹۷۹	۴۰۹۷۹	۰	[illegible]	[illegible]
۲۲	سنہ ۱۳۰۲ف	۵۶۱	۵۶۱	۰	۴۱۴۷۹	۴۱۴۷۹	۰	[illegible]	[illegible]
۲۳	سنہ ۱۳۰۳ف	۵۴۲	۵۴۲	۰	۴۱۶۰۳	۴۱۶۰۳	۰	[illegible]	[illegible]
۲۴	سنہ ۱۳۰۴ف	۵۵۵	۵۵۵	۰	۴۳۰۳۰	۴۳۰۳۰	۰	[illegible]	[illegible]
۲۵	سنہ ۱۳۰۵ف	۲۳۵۰	۷۵۳	۱۵۹۶	۸۷۰۹۰	۵۲۹۰۱	۳۴۱۵۹	[illegible]	[illegible]
۲۶	سنہ ۱۳۰۶ف	۸۱۲	۸۱۲	۰	۵۵۲۴۹	۵۵۲۴۹	۰	[illegible]	[illegible]
۲۷	سنہ ۱۳۰۷ف	۸۰۴	۸۰۴	۰	۵۵۷۹۴	۵۵۷۹۴	۰	[illegible]	[illegible]
۲۸	سنہ ۱۳۰۸ف	۸۵۴	۸۵۴	۰	۵۸۰۱۹	۵۸۰۱۹	۰	[illegible]	[illegible]
۲۹	سنہ ۱۳۰۹ف	۲۶۸۴	۸۴۴	۱۸۴۰	۹۱۴۷۸	۵۱۹۲۴	۳۹۵۵۴	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	سنہ فصلی	تعداد مدارس			تعداد طلباء			[illegible]	[illegible]
		جملہ	مدارس سرکاری	خانگی	جملہ	مدارس سرکاری	خانگی		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۳۰	سنہ ۱۳۱۰ف	۲۶۷۲	۸۳۲	۱۸۴۰	۹۵۵۸۱	۵۶۰۲۷	۳۹۵۵۴	[illegible]	[illegible]
۳۱	سنہ ۱۳۱۱ف	۲۶۸۷	۸۴۷	۱۸۴۰	۹۷۵۲۶	۵۷۹۷۲	۳۹۵۵۴	[illegible]	[illegible]
۳۲	سنہ ۱۳۱۲ف	۲۶۶۷	۸۶۱	۱۸۰۶	۹۴۹۷۹	۵۸۱۵۸	۳۶۸۲۱	[illegible]	[illegible]
۳۳	سنہ ۱۳۱۳ف	۲۶۲۰	۸۶۴	۱۷۵۶	۹۵۸۵۱	۶۰۰۳۰	۳۵۸۲۱	[illegible]	[illegible]
۳۴	سنہ ۱۳۱۴ف	۲۳۰۲	۸۶۶	۱۴۳۶	۸۹۵۳۱	۶۰۶۴۵	۲۸۸۸۶	[illegible]	[illegible]
۳۵	سنہ ۱۳۱۵ف	۲۳۲۲	۸۸۲	۱۴۴۰	۸۸۸۲۷	۵۹۸۳۱	۲۸۹۹۶	[illegible]	[illegible]
۳۶	سنہ ۱۳۱۶ف	۲۳۴۹	۹۰۹	۱۴۴۰	۹۰۳۱۳	۶۱۳۱۷	۲۸۹۹۶	[illegible]	[illegible]

تختہ طلباء کامیاب شدہ مدارس علاقہ سرکار عالی من ابتدائی سنہ ۱۸۷۹ء لغایت سنہ ۱۹۰۷ء

نشان سلسلہ	سنہ عیسوی	ٹدل		میاٹرک		یف۔اے		بی۔اے					
								انگلش		سیکنڈ لینگویج		سائنس	
		تعداد شریک شدہ	کامیاب	شریک شدہ	کامیاب	شریک شدہ	کامیاب	شریک شدہ	کامیاب	شریک شدہ	کامیاب	شریک شدہ	کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۱	سنہ ۱۸۷۹ء ۱۲۹۶	۰	۰	۲۲	۸	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲	سنہ ۱۸۸۰ء	۰	۰	۲۲	۱۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳	سنہ ۱۸۸۱ء	۰	۰	۳۶	۱۴	۴	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴	سنہ ۱۸۸۲ء	۰	۰	۵۶	۱۳	۶	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵	سنہ ۱۸۸۳ء	۰	۰	۵۴	۹	۱۴	۲	۴	۱	۴	۱	۴	۱
۶	سنہ ۱۸۸۴ء	۰	۰	۵۹	۷	۱۵	۱	۳	۱	۳	۱	۳	۱

نشان سلسلہ	سنہ تعلیمی	مڈل		میاٹرک		ایف اے		بی اے					
								انگلش		سیکنڈ لینگویج		سائنس	
		تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۷	سنہ ۱۸۸۵ء ۱۳۰۲ھ	۰	۰	۵۲	۱۵	۱۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸	سنہ ۱۸۸۶ء	۰	۰	۴۵	۱۴	۱۱	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۹	سنہ ۱۸۸۷ء	۰	۰	۴۹	۱۹	۸	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	سنہ ۱۸۸۸ء	۰	۰	۶۰	۱۳	۷	۳	۴	۳	۴	۳	۳	۰
۱۱	سنہ ۱۸۸۹ء	۰	۰	۷۸	۳۱	۸	۰	۰	۰	۲	۰	۲	۰
۱۲	سنہ ۱۸۹۰ء	۰	۰	۱۱۱	۳۶	۱۴	۲	۴	۳	۴	۳	۲	۰
۱۳	سنہ ۱۸۹۱ء	۲۷۴	۷۶،	۱۵۱	۴۲	۱۸	۳	۲	۱	۲	۱	۰	۰
۱۴	سنہ ۱۸۹۲ء	۳۱۱	۱۳۳	۹۳	۱۲	۱۳	۶	۲	۰	۲	۱	۱	۰
۱۵	سنہ ۱۸۹۳ء	۳۸۹	۱۳۹	۵۹	۲۱	۲۰	۸	۴	۳	۳	۳	۴	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۶	۳	۵	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶	سنہ ۱۸۹۴ء	۵۷۰	۱۵۴	۸۳	۹	۱۲	۲	۵	۳	۵	۴	۴	۴
	اورنگ آباد	۰	۰	۸	۱	۳	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۷	سنہ ۱۸۹۵ء	۷۱۳	۲۱۱	۹۶	۲۸	۲۰	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸	سنہ ۱۸۹۶ء	۶۹۴	۱۸۳	۹۶	۲۰	۲۵	۹	۳	۲	۳	۳	۲	۲
	اورنگ آباد	۰	۰	۸	۲	۳	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۹	سنہ ۱۸۹۷ء	۶۵۵	۳۱۶	۹۷	۳۰	۲۵	۱	۴	۴	۱	۱	۴	۱
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۲	۳	۴	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۰	سنہ ۱۸۹۸ء	۷۶۳	۲۴۰	۱۰۹	۳۱	۳۰	۷	۸	۶	۸	۵	۱۳	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۷	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	سنہ تعلیمی	مڈل: تعداد شریک امتحان	مڈل: تعداد کامیاب	میاٹرک: تعداد شریک امتحان	میاٹرک: تعداد کامیاب	ایف اے: تعداد شریک امتحان	ایف اے: تعداد کامیاب	بی اے انگلش: تعداد شریک امتحان	بی اے انگلش: تعداد کامیاب	بی اے سکینڈ لینگویج: تعداد شریک امتحان	بی اے سکینڈ لینگویج: تعداد کامیاب	بی اے سائنس: تعداد شریک امتحان	بی اے سائنس: تعداد کامیاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۲۱	سنہ ۱۸۹۹ء	۶۰۹	۱۸۰	۱۰۴	۴	۳۴	۱۴	۲	۲	۴	۴	۹	۶
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۰	۱	۲	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲	سنہ ۱۹۰۰ء	۵۶۶	۱۸۹	۱۱۹	۱۳	۲۴	۳	۶	۲	۷	۶	۸	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۱۲	۴	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۳	سنہ ۱۹۰۱ء	۵۹۸	۱۵۸	۱۰۵	۱۴	۱۳	۴	۱۲	۷	۱۳	۱۱	۱۰	۳
	اورنگ آباد	۰	۰	۷	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۴	سنہ ۱۹۰۲ء	۶۲۵	۲۲۷	۱۲۸	۳۴	۱۷	۴	۷	۵	۴	۳	۱۱	۶
۲۵	سنہ ۱۹۰۳ء	۶۹۹	۲۱۸	۱۰۵	۱۳	۱۷	۳	۵	۴	۵	۲	۵	۲
۲۶	سنہ ۱۹۰۴ء	۵۵۵	۱۰۸	۱۲۱	۲۳	۱۷	۷	۴	۲	۵	۳	۵	۴
۲۷	سنہ ۱۹۰۵ء	۶۶۴	۱۹۲	۱۳۱	۱۶	۱۶	۵	۶	۴	۶	۵	۲	۲
۲۸	سنہ ۱۹۰۶ء	۷۰۳	۱۸۷	۱۰۸	۲۶	۱۷	۵	۵	۳	۵	۵	۵	۴
۲۹	سنہ ۱۹۰۷ء	۸۵۴	۱۵۱	۹۶	۴	۰	۵	۰	۴	۰	۵	۰	۲

نقشہ طلباء کامیاب شدہ پنجاب یونیورسٹی مدرسہ دارالعلوم بلدہ و مدارس اضلاع سرکار عالی۔

سنہ	مولوی فاضل: تعداد شریک امتحان	مولوی فاضل: تعداد کامیاب	مولوی عالم: تعداد شریک امتحان	مولوی عالم: تعداد کامیاب	مولوی: تعداد شریک امتحان	مولوی: تعداد کامیاب	منشی فاضل: تعداد شریک امتحان	منشی فاضل: تعداد کامیاب	منشی عالم: تعداد شریک امتحان	منشی عالم: تعداد کامیاب	منشی: تعداد شریک امتحان	منشی: تعداد کامیاب	مجموعی تعداد شریک امتحان	تعداد کامیاب	[illegible]
سنہ ۱۳۰۰ف تا ۱۳۰۸ف	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۴	۰	۱۲	۰